

فضائل دُرود و سلام

فصل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ

تالیف
(امام) اسماعیل بن اسحاق القاضی رحمہ اللہ

ترجمہ و تحقیق
حافظ زبیر عثمانی

محکم دلائل و براہین

فضائل دُرِّ دُوسلا

فصل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ

تالیف

(امام) اسماعیل بن (سحاق) (القاضی) رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

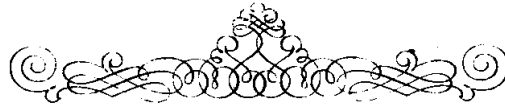
حافظ زبیر علی زئی



مکمل شاپ اسلامیه

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب فضائل ذر و دوسلام
تالیف (امام) اسماعیل بن اسحاق (القاضی) رحمہ اللہ
اشاعت فروری 2010ء
قیمت



ملنے کا پتا
مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973
بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256
E-mail: maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

صفحہ ۶	حرفِ اول
۷	رحمۃ للعالمین پر درود و سلام
۹	درود و سلام کی صحیح روایات
۱۵	درود و سلام کی ضعیف روایات
۲۴	درود و سلام کے بعض مسائل
۳۰	سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ کے چند پہلو
۳۳	امام اسماعیل بن اسحاق القاضی اور کتاب کی سند کی تحقیق
۳۷	فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ [آغاز اصل کتاب]
۳۹	نبی ﷺ پر ایک دفعہ درود پڑھنے کی فضیلت
۵۳	دعا میں درود
۵۶	نبی ﷺ پر درود نہ پڑھنے والے کے لئے وعید
۶۲	نبی ﷺ تک فرشتوں کا درود پہنچانا
۶۵	جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنا
۶۷	انبیاء علیہم السلام کا جسم اقدس اور زمین
۶۷	درود پہنچانے کے لئے فرشتے کا تقرر
۶۸	کیا نبی ﷺ پر امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں؟
۸۲، ۷۰	جمعہ کا دن اور درود
۷۴	بخیل کون؟
۸۳	جو درود پڑھنا بھولا وہ جنت کا راستہ بھول گیا

- ۸۶ تمام انبیاء علیہم السلام پر درود پڑھنا
- ۸۷ درود حصولِ پاکیزگی کا ذریعہ ہے
- ۸۹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ”مقامِ وسیلہ“ مانگنے کی فضیلت
- ۹۵ موجبِ حسرتِ مجالس
- ۹۸ درود کے الفاظ
- ۱۱۸ درود کے بغیر دعا معلق رہتی ہے
- ۱۱۸ درود صرف انبیاء کے لئے ہے
- ۱۲۰ غیر نبی پر ”صلی اللہ“ کا استعمال اور اس کا مفہوم
- ۱۲۲ تلبیہ (لبیک) کے بعد درود پڑھنا
- ۱۲۳ مساجد کے پاس سے گزرتے وقت درود پڑھنا
- ۱۲۴ صفا اور مروہ پر درود
- ۱۲۵ مسجد میں داخل ہوتے وقت درود
- ۱۲۹ صفا و مروہ پر تکبیرات اور درود کا اہتمام
- ۱۳۰ تکبیراتِ عمید اور درود
- ۱۳۲ نمازِ جنازہ میں درود
- ۱۳۷ اللہ کی طرف ”صلوٰۃ“ کی نسبت اور اس کا مفہوم
- ۱۳۹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر درود
- ۱۴۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر فرشتوں کا درود پڑھنا
- ۱۴۴ آیت: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کا مفہوم
- ۱۴۶ خطبہ و عظ اور درود ہے
- ۱۴۷ نماز میں دعا اور درود
- ۱۴۸ قنوت میں درود

- ۱۴۹ اصل کتاب کا اختتام
- ۱۵۰ محدثینِ کرام نے ضعیف روایات کیوں بیان کیں؟
- ۱۵۱ اطراف الاحادیث والآیات
- ۱۵۶ فہرس الرواة



حرفِ اول

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الامين، أما بعد :
مسائل ہوں یا فضائل وہی بات لائق التفات اور قابلِ حجت ہے جو باسند صحیح ثابت ہو علاوہ
ازیں ضعیف، موضوع اور من گھڑت روایات و آثار کی کوئی وقعت و حیثیت نہیں ہے۔

امام اسماعیل بن اسحاق القاضی رحمہ اللہ (۱۹۹-۲۸۲ھ) کی کتاب ”فضل الصلوٰۃ
على النبي ﷺ“ درود کے موضوع پر ایک بہترین تصنیف ہے، جس کا اردو ترجمہ اور
تحقیق کرنے کی سعادت فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے حاصل کی ہے، یوں اب
”فضائل درود و سلام“ کا مجموعہ محققہ ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ والحمد للہ

ترجمہ و تحقیق کرنے میں شیخ محترم کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ درود کے سلسلے کی
احادیث صحت و سقم کے اعتبار سے لوگوں تک پہنچیں تاکہ صرف صحیح احادیث پر عمل ہو اور غیر
ثابت روایات کو ترک کر دیا جائے لہذا انھوں نے قارئین کی سہولت کے پیش نظر کتاب کے
مقدمے میں ”درود کی صحیح احادیث“ اور ”درود کی ضعیف روایات“ کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ زیر نظر کتاب میں صرف عام فہم ترجمہ اور مختصر مگر جامع تحقیق
ہی کو ترجیح دی گئی ہے البتہ بعض وضاحت طلب مقامات پر توضیح کر دی ہے، طویل مباحث
سے قصداً اعراض کیا گیا ہے، کیونکہ فضائل پر مبنی کتاب اس کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔ قارئین
کی آسانی کے لئے ایک موضوع کی احادیث پر اسی مناسبت سے باب باندھ دیا گیا ہے اور
تبویب کے لحاظ سے بھی بہترین فہرست ترتیب دی ہے۔

آخر میں راقم الحروف دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے استاذ محترم کی تمام تر وہ کاوشیں جو
انھوں نے دین اسلام کی خدمت و سر بلندی کے لئے انجام دی ہیں، قبول فرمائے اور انھیں
صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے تاکہ اس طرح کے مزید علمی و تحقیقی امور جو زیرِ قلم
ہیں پایہ تکمیل تک پہنچ سکیں۔ (آمین)

حافظ ندیم ظہیر (۵/نومبر ۲۰۰۹ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحمۃ للعالمین پر درود و سلام: صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ الامین : رحمۃ
للعالمین ورضی اللہ عن أصحابہ أجمعین ورحمۃ اللہ علی التابعین و من
تبعہم إلی یوم الدین، صلی اللہ علی محمد رسول اللہ و خاتم النبیین :
صلی اللہ علیہ و أزواجه وذریئہ وأصحابہ و آلہ وسلم . أما بعد :

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے انسانوں کی ہدایت و نجات اور تمام
جہانوں کے لئے اپنا آخری رسول رحمت بنا کر بھیجا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾

اور ہم نے آپ کو رحمۃ للعالمین ہی بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء: ۱۰۷)

یعنی رسول اللہ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں اور یہ آپ کی صفتِ خاصہ ہے جس میں
مخلوقات میں سے دوسرا کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾

آپ کہہ دیں! اے (ساری دنیا کے) لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بنا کر بھیجا
گیا) ہوں۔ (الاعراف: ۱۵۸)

رسول اللہ ﷺ (فداہ الی وائی وروجی و جسدی) نے فرمایا:

((وكان النبي يبعث إلى قومه خاصّة وبعثت إلى الناس عامة.))

اور (مجھ سے پہلے) نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے عام انسانوں (یعنی تمام

انسانیت) کے لئے (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے۔ (صحیح بخاری: ۳۳۵، صحیح مسلم: ۵۲۱)

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ کے بھیجے ہوئے آخری رسول پر ایمان لائے اور دین اسلام
قبول کر کے صراطِ مستقیم پر گامزن ہو گئے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ﴾
 اللہ نے یقیناً مومنوں پر احسان کیا، جب اُن میں انھی میں سے رسول بھیجا جو اُن کے سامنے اللہ کی آیات پڑھتا ہے، اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور انھیں کتاب (قرآن) اور حکمت (حدیث) سکھاتا ہے۔ (ال عمران: ۱۶۴)

اللہ تعالیٰ کے عظیم احسان اور نبی آخر الزمان (ﷺ) پر ایمان کا یہ لازمی تقاضا ہے کہ اللہ کے بعد سب سے زیادہ رحمۃ للعالمین سے محبت کی جائے، آپ کی مکمل اطاعت کی جائے اور آپ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! اُس (نبی) پر صلوٰۃ بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔ (الاحزاب: ۵۶)

اس کی تشریح میں امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری السنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۰ھ) نے فرمایا: ”أَنَّ مَعْنَى ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَرْحَمُ النَّبِيَّ وَتَدْعُو لَهُ مَلَائِكَتُهُ وَيَسْتَغْفِرُونَ“
 اس کا معنی یہ ہے کہ نبی پر اللہ رحم کرتا ہے اور اس کے فرشتے نبی کے لئے دعا و استغفار کرتے ہیں۔ (تفسیر طبری ج ۲ ص ۳۱)

نیز دیکھئے صحیح بخاری (قبل ج ۹ ص ۴۷۹)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب رحمتیں (اور برکتیں) نازل فرمانا ہے اور فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب رحمت کی دعائیں مانگنا ہے۔



درود و سلام کی صحیح احادیث و آثار

نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کے بارے میں بعض صحیح احادیث و آثار درج ذیل ہیں:

(۱) نماز میں التحیات پڑھنے کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .))

تمام تحفے (زبانی عبادتیں) نمازیں (بدنی عبادتیں) اور پاک چیزیں (مالی عبادتیں) اللہ کے لئے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ (صحیح البخاری: ۱۲۰۲)

روایت مذکورہ میں ”علیک“ سے مراد حاضر نہیں بلکہ غائب ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو ہم ”اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ“ (نبی پر سلام ہو) پڑھتے تھے۔

(مسند احمد ۴/۳۱۴ ح ۳۹۳۵ و سندہ صحیح واللفظ لہ: صحیح البخاری: ۶۲۶۵)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد میں ”اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ“ پڑھتے تھے۔ (موطأ امام مالک، ردیۃ یحییٰ ۱/۹۱ ح ۲۰۱ و سندہ صحیح)

مشہور ثقہ تابعی امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی ﷺ جب زندہ تھے تو صحابہ السلام علیک ایہا النبی کہتے تھے پھر جب آپ فوت ہو گئے (فلما مات) تو انھوں نے ”اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ“ کہا۔ (عبدالرزاق بحوالہ فتح الباری ۳/۳۱۴ ح ۸۳۱ و قال ابن حجر:

”وهذا إسناد صحيح“، کنز العمال ۸/۱۵۴-۱۵۵ ح ۲۲۳۵۶)

مشہور تابعی امام طاؤس رحمہ اللہ ”اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ“ پڑھتے تھے۔

(دیکھئے مسند السراج: ۸۵۲ و سندہ صحیح)

۲) التحیات کے سکھانے کے بعد، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو (نماز میں) درود پڑھنے کا حکم دیا، فرمایا: کہو

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .))

اے اللہ! محمد اور آل محمد (ﷺ) پر درود (رحمتیں) بھیج، جس طرح کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمتیں نازل فرمائیں، اے اللہ! محمد اور آل محمد (ﷺ) پر برکتیں نازل فرما، جس طرح کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکتیں بھیجیں۔

(صحیح البخاری: ۳۳۷۰، لمبقتی فی السنن الکبریٰ ۲/۱۳۸ ح ۲۸۵۶، عن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ)

نیز دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ (یہی کتاب: ۵۶)

۳) سیدنا ابو طلحہ زید بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا تو اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص آپ پر (ایک دفعہ) صلوٰۃ (درود) پڑھے تو میں اُس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماؤں اور آپ پر کوئی شخص (ایک دفعہ) سلام کہے تو میں دس دفعہ اس پر سلامتی نازل فرماؤں؟ (فضل الصلوٰۃ: ۲ و سندہ حسن)

۴) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر (ایک دفعہ) درود پڑھے گا تو اللہ اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(فضل الصلوٰۃ: ۸ و سندہ صحیح، صحیح مسلم: ۴۰۸)

درود کے بارے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دیگر روایات صحیحہ کے لئے دیکھئے فضل الصلوٰۃ

علی النبی ﷺ (۹، ۱۱، ۱۶-۱۸، ۵۴، ۹۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لا تجعلوا بیوتکم قبوراً و لا تجعلوا قبری عیداً و صلّوا علیّ فإن صلّوتم تبغنی حیث کنتم)) اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید (بار بار آنے کی جگہ) نہ بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا۔

(سنن ابی داؤد: ۲۰۴۲ و سندہ حسن)

درود پہنچنے سے مراد یہ نہیں کہ آپ ﷺ بنفس نفیس درود سنتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ فرشتوں کے ذریعے سے آپ کی خدمت میں درود پہنچایا جاتا ہے۔ دیکھئے فقرہ: ۶:

۵) سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے تو کہا: ...دور ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو پھر وہ آپ پر درود نہ پڑھے، تو میں نے کہا: آمین۔ (فضل الصلوٰۃ: ۱۹، و سندہ حسن)

نیز دیکھئے فقرہ: ۲:

۶) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے فرشتے زمین میں سیر کرتے ہیں، وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

(فضل الصلوٰۃ: ۲۱ و سندہ صحیح)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((أولی الناس بی یوم القيامة، أكثرهم علیّ صلوة.)) قیامت کے دن وہ لوگ سب سے زیادہ میرے قریب ہوں گے جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتے ہیں۔

(سنن الترمذی: ۳۸۴ و سندہ حسن وقال الترمذی: "حسن غریب")

ایک اور روایت کے لئے دیکھئے سنن الترمذی (۵۹۳ و سندہ حسن وقال الترمذی: "حسن صحیح")

۷) سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((ما قعد قوم مقعداً، لا یذكرون فیہ اللہ عزوجل ویصلّون علی النبی إلا

كان علیهم حسرة یوم القيامة وإن دخلوا الجنة للثواب.))

جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں جس میں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے اور نبی (ﷺ) پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن یہ مجلس (اجر عظیم سے محرومی کی وجہ سے) اُن کے لئے حسرت کا باعث ہوگی، اگرچہ وہ ثواب کے لئے جنت میں بھی داخل ہو جائیں۔

(مسند احمد ۲/۳۶۳ ح ۹۹۶۵ مفہوماً و سندہ صحیح)

اس مفہوم کی روایت موقوفاً بھی ثابت ہے۔ دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی (ﷺ) (۵۵، ۵۴)

۸) سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(فضل الصلوٰۃ: ۳۲) نیز دیکھئے فقرہ: ۱۱، حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ

۹) سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نماز میں اللہ کی بزرگی بیان نہیں کی اور نہ نبی ﷺ پر درود ہی پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے جلدی کی ہے۔ پھر آپ نے اسے بلایا تو اسے یا دوسرے شخص سے کہا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی بزرگی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر نبی ﷺ پر درود پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگ لے۔ (فضل الصلوٰۃ: ۱۰۶، سندہ حسن)

۱۰) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((من صلی علی صلوٰۃ واحده صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات و رفعت له عشر درجات.)) جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس شخص کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

(سنن النسائی ۵۰۶۳ ح ۱۲۹۸، سندہ صحیح، عمل الیوم واللیلۃ: ۶۲، السنن الکبریٰ للنسائی: ۹۸۹۰)

۱۱) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((البخیل الذی من ذکرک عنده فلم یصل علی.)) بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(سنن الترمذی: ۳۵۴۶ و سندہ حسن وقال الترمذی: "حسن غریب صحیح")

نیز دیکھئے فقرہ: ۸: حدیث سیدنا حسین الشہید رضی اللہ عنہ

(۱۲) نبی ﷺ پر صلوٰۃ (درود) کے مختلف صیغوں کے لئے دیکھئے:

فضل الصلوٰۃ (۵۹، ۶۳، ۶۱) عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

فضل الصلوٰۃ (۷۰) عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

فضل الصلوٰۃ (۶۹) عن زید بن خارجه رضی اللہ عنہ

فضل الصلوٰۃ (۶۸) عن طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

نبی ﷺ پر درود و سلام کے جتنے صیغے بھی صحیح احادیث اور آثارِ سلف صالحین سے ثابت ہیں، پڑھنے جائز ہیں لیکن یاد رہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک یا مسجد نبوی سے دور السلام علیک ایہا النبی یا اس جیسے مشابہ الفاظ پڑھنا سلف صالحین سے ثابت نہیں ہیں۔

(۱۳) یزید بن عبد اللہ بن الشخیر رحمہ اللہ (ثقتہ تابعی کبیر) نے فرمایا:

لوگ "اللہم صلّ علی محمد النبی الأمی (علیہ السلام)" کہنا پسند کرتے تھے۔ (فضل الصلوٰۃ: ۶۰ و سندہ صحیح)

(۱۴) عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ نبیوں پر درود پڑھیں اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔ (فضل الصلوٰۃ: ۶۰ و سندہ صحیح)

(۱۵) مشہور تابعی محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی ﷺ کی اگلی اور پچھلی تمام لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں اور مجھے آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (فضل الصلوٰۃ: ۷۸ و سندہ صحیح)

(۱۶) عبد اللہ بن ابی عتبہ رحمہ اللہ نے منیٰ (مکہ) میں اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، نبی ﷺ پر درود پڑھا اور دعائیں مانگیں پھر انھوں نے اُٹھ کر نماز پڑھائی۔

(دیکھئے فضل الصلوٰۃ: ۹۰ و سندہ صحیح)

(۱۷) سیدنا ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ

کی قراءت کی جائے اور نبی ﷺ پر درود پڑھا جائے۔ الخ (فضل الصلوٰۃ: ۹۴، سندہ صحیح)

(۱۸) عامر الشعمی رحمہ اللہ نے فرمایا: نماز جنازہ کی پہلی تکبیر میں اللہ پر ثنا (یعنی سورہ فاتحہ) ہے اور دوسری میں نبی ﷺ پر درود ہے اور تیسری میں میت کے لئے دعا ہے اور چوتھی میں سلام ہے۔ (فضل الصلوٰۃ: ۹۱، سندہ صحیح)

(۱۹) سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلّوا عليّ فإنه من صلّى عليّ صلوٰۃ صلّى اللہ علیہ بها عشرًا ...)) جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اُسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ الخ

(صحیح مسلم: ۳۸۴، ترقیم دار السلام: ۸۴۹)

(۲۰) مطرف بن عبد اللہ بن اشیر رحمہ اللہ نے فرمایا: ”کنا نعلّم التشهد فإذا قال: وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله: يحمد ربه بما شاء ويثنى عليه ثم يصلّي على النبي صلى الله عليه (وآله وسلم) ثم يسأل حاجته“ ہمیں تشہد سکھایا جاتا تھا پھر جب و أشهد أن محمدًا عبده ورسوله کہے تو اپنے رب کی حمد و ثنا میں سے جو چاہے کہے پھر نبی ﷺ پر درود پڑھے پھر اپنی ضرورت مانگے یعنی دعا کرے۔

(تہذیب الآثار للطبری: الجزء المفقود ص ۲۶۰ ح ۴۴۲، سندہ صحیح، فتح الباری ۱۱/۱۶۲ تحت ح ۶۳۵۷، ۶۳۵۸)

وقال: ”بند صحیح“

(۲۱) سیدنا ابو حمید الساعدی یا سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم على النبي ﷺ)) الخ

جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام کہے۔ الخ

(سنن ابی داود: ۴۶۵، سندہ صحیح)



درود و سلام کی ضعیف روایات

سیدنا رسول اللہ ﷺ کی مبارک شان میں قرآن مجید کی آیات، صحیح و ثابت احادیث، عظیم الشان معجزے اور آثارِ صحیحہ بکثرت و بے شمار ہیں۔

آپ ﷺ کی شان اقدس بیان کرنے کے لئے ضعیف و غیر ثابت روایات کا سہارا لینے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: ”حالانکہ صحیح احادیث ثقہ راویوں سے اور ایسے رواۃ سے جنکی روایت پر قناعت و اعتماد کیا جاسکتا ہے اتنی کثرت سے مروی ہیں کہ کسی غیر ثقہ اور غیر معتمد راوی کی روایات کی طرف کوئی احتیاج بھی نہیں ہے... اور جن لوگوں نے اس قسم کی ضعیف اور مجہول الاسناد احادیث روایت کرنے کی ٹھانی ہے اور ان ضعیف احادیث کے ضعف اور خرابی کو جاننے کے باوجود اسے روایت کرنے کی عادت میں مبتلا ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے اکثر وہ لوگ ہیں جنہیں ایسی روایات و احادیث کی روایت کرنے اور اس کی عادت بنانے پر اس بات نے آمادہ کیا کہ وہ اس طریقہ سے عوام الناس کے سامنے اپنا کثیر العلم والحدیث ہونا ثابت کریں....“

(مقدمہ صحیح مسلم، بحوالہ ماہنامہ الحدیث: ۵۳، ص ۲۳، ۲۴)

امام مسلم کے اس قول کی تشریح میں ابن رجب حنبلی نے لکھا ہے: اس کا ظاہری معنی یہ ہے کہ ترغیب و ترہیب (فضائل و غیرہ) میں بھی انھی راویوں سے روایتیں بیان ہونی چاہئیں جن سے احکام کی روایتیں بیان کی جاتی ہیں۔ (شرح علل الترمذی ج ۱ ص ۷۷)

حافظ ابن حبان نے کہا: گویا جو ضعیف روایت بیان کرے اور جس روایت کا وجود ہی نہ ہو وہ دونوں حکم میں برابر ہیں۔ (کتاب المجرحین ۱/۳۲۸، الحدیث حضور: ۵ ص ۱۵)

حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا: ”و لا فرق فی العمل بالحدیث فی الأحکام أو فی الفضائل إذا کمل شرع“ احکام ہوں یا فضائل: حدیث پر عمل کرنے میں کوئی فرق نہیں

ہے کیونکہ (یہ) سب شریعت ہے۔ (تبیین العجب لما ورد فی فضل رجب ص ۷۳)
 اس اصول کے خلاف علامہ نووی وغیرہ بعض علماء نے فضائل و مناقب میں ضعیف روایات عمل کے جواز کا دعویٰ کیا ہے لیکن یہ دعویٰ بے بنیاد ہونے کی بنا پر غلط ہے۔
 تفصیلی رد کے لئے ماہنامہ الحدیث حضرو (عدد: ۵۳) کا مطالعہ کریں۔

حافظ ابن حجر العسقلانی نے لکھا ہے: ”وفی الباب أحادیث كثيرة ضعيفة وواهية و أما ما وضعه القصاص في ذلك فلا يحصى كثرة و فی الأحایث القویة غنیة عن ذلك“ اور اس باب میں بہت سی ضعیف اور کمزور روایتیں ہیں اور جو روایتیں قصہ گو خطیبوں نے بنائی ہیں تو ان کی کثرت کا شمار ہی نہیں ہے اور قوی احادیث میں ان سے بے نیازی ہے۔ (فتح الباری ۱۱/۶۸ تحت ح ۶۳۵۷، ۶۳۵۸)

کتاب فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں ضعیف روایات کے علاوہ دیگر کتابوں کی چند ضعیف و مردود روایات درج ذیل ہیں:

۱) العلاء بن عمرو الحنفی عن محمد بن مردان (السدي الصغير: ابی عبد الرحمن) عن الأعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرہ کی سند کے ساتھ سیدنا رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے: ((من صلی علیّ عند قبري سمعته و من صلی علیّ نائياً أبلغته)). جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا تو میں اُسے سنوں گا اور جس نے مجھ پر دُور سے درود پڑھا تو وہ مجھے پہنچایا جائے گا۔ (کتاب الضعفاء للعقيلي ۴/۱۳۷، شعب الایمان للبیہقی: ۱۵۸۳، دوسرا نسخہ: ۱۳۸۱)

اس روایت کی سند چار وجہ سے مردود ہے:

اول: علاء بن عمرو سخت مجروح اور متروک راوی تھا۔

دیکھئے المجرحین لابن حبان (۱۷۳/۲) اور میزان الاعتدال (۱۰۳/۳) تاریخ بغداد (۲۹۲-۲۹۳ ت ۱۳۷۷) اور الموضوعات لابن الجوزی (۳۰۳/۱) میں علاء بن عمرو کی متابعت عبد الملک بن قریب الاصمعی سے مروی ہے لیکن اس سند میں اصمعی کا شاگرد محمد بن یونس بن موسیٰ الکدیمی مشہور کذاب ہے لہذا یہ متابعت کا عدم ہے۔

دوم: محمد بن مروان السدی کذاب راوی تھا۔ (دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۲۳ ص ۵۰-۵۲) محمد بن مروان السدی، کلبی اور ابوصالح تینوں کے بارے میں بیہقی نے کہا: وہ سب محدثین کے نزدیک ضعیف تھے، منکر روایتوں کی کثرت کی وجہ سے ان کی کسی روایت سے حجت نہیں پکڑی جاتی اور ان کی روایتوں میں جھوٹ ظاہر ہے۔

(الاسماء والصفات ص ۴۱۲، دوسرا نسخہ ۵۲۱، ملخصاً مترجماً)

سوم: اعمش مشہور ثقہ مدلس تھے (اور قول راجح میں اُن کا شمار طبقہ ثالثہ کے مدلسین میں ہوتا ہے) اور یہ روایت عن سے ہے۔

چہارم: قدیم محدثین کرام نے اس روایت پر شدید جرح کی ہے اور کسی نے بھی اسے صحیح یا حسن نہیں کہا۔ عقیلی نے کہا: ”لا أصل له من حديث الأعمش و ليس بمحفوظ ولا يتابعه إلا من هو دونه“ اس حدیث کی اعمش سے کوئی اصل نہیں ہے اور یہ محفوظ نہیں ہے اور اس میں اُسی نے اس (سدی صغیر) کی متابعت کی ہے جو اُس سے زیادہ نچلے درجے کا (یعنی کذاب) ہے۔ (الضعفاء الکبیر ۴/۱۳۷)

حافظ ابن الجوزی نے اس روایت کو کتاب الموضوعات (من گھڑت روایتوں کی کتاب) میں بیان کر کے کہا: یہ حدیث صحیح نہیں ہے... الخ (ج ۱ ص ۳۰۳ ح ۵۶۲) فائدہ: ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے کہا: جب کتب الضعفاء یا کتب الموضوعات میں لا یصح یا لا یثبت کہتے ہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ یہ موضوع ہے اور اگر کتب الاحکام میں یہ کہیں تو اس کا معنی اصطلاحی صحت (یعنی صحیح) کی نفی ہے۔

(تواعد فی علوم الحدیث ص ۲۸۲، اعلاء السنن ج ۱۹، مترجماً)

ابونعہ عبد الفتاح الکوثری نے کہا: موضوعات کے باب میں لا یصح یا لا یثبت کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ حدیث اس قائل کے نزدیک باطل اور موضوع ہے، جس کے بارے میں یہ کلمات کہے گئے ہیں۔ (حاشیہ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعديل ص ۱۹۴، مترجماً)

شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے کہا: جب ضعیف و موضوع احادیث کی کتابوں

میں لا یصح کہیں تو اُن کی مراد شدید ضعف ہوتا ہے... الخ

(سوالات ابی عبد اللہ احمد بن ابراہیم ابن ابی العینین للالبانی ص ۱۲۹ جواب ۳۱: مترجم)

علامہ البانی نے مزید کہا: موضوع احادیث والی کتابوں میں لا یصح کا مطلب موضوع ہوتا ہے اور وہ کتابیں جو موضوع احادیث کے لئے نہیں لکھی گئی (مثلاً) کتب السنن تو ان میں لا یصح کا مطلب یہ ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ (الدرر فی مسائل المصطلح والاثر/ مسائل

ابی الحسن الماربی للالبانی ص ۲۰۸، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۵۱ جواب سوال ۱۲۲: ملخصاً مترجم)

تنبیہ: حافظ ابن القیم نے ابوالشیخ الاصبہانی کی کتاب: الصلوٰۃ علی النبی ﷺ (?) سے روایت مذکورہ (من صلی علی عند قبري سمعته و من صلی علی من بعید أعلمته) کی ایک اور سند دریافت کی ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص ۵۴)

جبکہ یہ دریافت شدہ روایت بھی تین وجہ سے مردود ہے:

اول: ابوالشیخ کا استاذ عبدالرحمن بن احمد الاعرج مجہول الحال ہے، اس کا ثقہ ہونا معلوم نہیں ہے۔ دوم: اعمش مدلس تھے اور یہ روایت عن سے ہے۔

روایات مذکورہ کی ایک سند پر جرح کرتے ہوئے محمد عباس رضوی بریلوی نے لکھا ہے: ”اس روایت میں ایک راوی امام اعمش ہیں جو کہ اگرچہ بہت بڑے امام ہیں لیکن مدلس ہیں اور مدلس راوی جب عن سے روایت کرے تو اس کی روایت بالاتفاق مردود ہوگی۔“ (واللہ آپ زندہ ہیں ص ۳۵۱)

سوم: اس روایت کو دریافت کرنے والے حافظ ابن القیم نے بذات خود لکھا ہے:

”و هذا الحديث غريب جداً“ اور یہ حدیث سخت غریب ہے۔ (جلاء الافہام ص ۵۴)

خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت اپنی دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف و مردود ہے۔

۲) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”من صلی علی بلغتنی صلاتہ و صلیت علیہ و کتبت لہ سوی ذلک عشر حسنات“ جو شخص مجھ پر صلوٰۃ (درود) پڑھتا ہے تو اس کا درود مجھ تک پہنچتا ہے اور میں اُس

پر درود پڑھتا ہوں اور اس کے سوا اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی ۲/۳۸۰ ج ۱۶۶۳)

اس روایت کی سند تین وجہ سے ضعیف ہے:

اول: طبرانی کا استاذ احمد بن النضر بن بصر العسکری نام معلوم ہے۔

(نیز دیکھئے کتاب الدعاء للطبرانی کا مقدمہ ۱۵۳، قال الدكتور محمد سعید بن محمد حسن البخاری: لم أقف عليه)

دوم: العسکری کے استاذ اسحاق بن زید بن عبد الکریم الخطابی کی توثیق نام معلوم ہے۔

نیز دیکھئے کتاب الجرح والتعديل لابن ابی حاتم (۲۲۰/۲)

سوم: ابو جعفر الرازی صدوق حسن الحدیث تھے لیکن خاص ربیع بن انس رحمہ اللہ (صدوق

حسن الحدیث) سے اُن کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ (دیکھئے تخریج فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ج ۹۵)

۳) سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”لیس من عبد یصلی علیّ إلا بلغنی صوته حیث کان۔“

مجھ پر جو بندہ بھی درود پڑھتا ہے تو وہ جہاں بھی ہو، اُس کی آواز (صوت) مجھ تک پہنچ جاتی

ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی؟ بحوالہ جلاء الافہام ص ۱۲۷، دوسرا نسخہ تحقیق مشہور حسن ص ۱۸۱ ج ۱۳۳)

اول: سعید بن ابی مریم کی خالد بن یزید سے ملاقات ناممکن ہے لہذا سند منقطع ہے۔

دوم: سعید بن ابی ہلال کی سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات ناممکن ہے، کیونکہ وہ اُن کی

وفات کے بہت بعد میں پیدا ہوئے تھے لہذا سند منقطع ہے۔

سخاوی نامی ایک صوفی نے بھی اس روایت پر (عراقی کی) جرح نقل کی ہے۔

دیکھئے القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الشفیع (ص ۱۵۸، ۱۵۹، دوسرا نسخہ ص ۳۳۴)

یہ سخاوی وہی ہے، جس کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ ”حی علی الدوام“ یعنی زندہ

جاوید ہیں۔ دیکھئے القول البدیع (ص ۱۶۷)

اسی کے رد میں سیوطی (متاہل و حاطب اللیل) نے اکاوی (داغ لگانے والی، جلانے والی)

کتاب لکھی ہے۔ دیکھئے کشف الظنون (۲/۱۳۸۲)

بعض علماء نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ روایت مذکورہ میں صوتہ کی بجائے صلاتہ کا لفظ ہے، اور یہی رائج معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

(۴) سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ بے شک اللہ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے، جب میری اُمت میں سے کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا تو یہ فرشتہ مجھے کہے گا: اے محمد! فلاں شخص کے فلاں بیٹے نے اس وقت آپ پر درود بھیجا ہے۔

(السلسلة الصحيحة للالبانی ۴/۴۳۳، ۴۳۴ ج ۴، ۱۵۳۰)

اس روایت کی دو سندیں ہیں اور دونوں ضعیف ہیں۔ پہلی سند میں محمد بن عبد اللہ بن صالح المروزی مجہول ہے، جس کے بارے میں خود البانی نے کہا: میں نے اسے نہیں پہچانا۔ دوسرے یہ کہ محمد بن عبد اللہ تک مکمل سند بھی نامعلوم ہے۔

دوسری سند میں نعیم بن ضمیم مجہول ہے، جسے ہمارے علم کے مطابق کسی محدث نے بھی ثقہ نہیں کہا۔ دیکھئے لسان المیزان (۱/۶۹، دوسرا نسخہ ۲۱۳)

بلکہ پیشی نے اُس کے بارے میں لکھا ہے: ”ضعیف“ (مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۲)

اس کا دوسرا راوی عمران بن الحمری مجہول الحال ہے، جسے سوائے ابن حبان کے کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا۔ دیکھئے لسان المیزان (۳/۳۴۵، دوسرا نسخہ ۲۵۴)

ان دو ضعیف سندوں کو جمع تفریق کر کے ”حسن ان شاء اللہ“ کہنا غلط ہے بلکہ حق یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف و مردود ہی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضور: ۵۶ ص ۶-۸

(۵) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر کتاب میں (لکھ کر) درود بھیجے گا، جب تک میرا نام اُس کتاب میں رہے گا تو فرشتے اُس پر درود پڑھتے یعنی اُس کے لئے دعائے استغفار کرتے رہیں گے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی: ۱۸۵۶، شرف اصحاب الحدیث للخطیب: ۶۰ تحقیق عمرو بن عبد المعتم وقال: ”موضوع“)

یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ سخت ضعیف (ضعیف جداً) ہے۔

دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ للالبانی (۳۲۰/۷-۳۲۲ ح ۳۳۱۶)

۶) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر (بھیجا ہوا) درود پل صراط پر نور ہوگا اور جس نے جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) دفعہ درود پڑھا تو اُس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(دیلی بحوالہ الضعیفہ للالبانی ۴۷۸ ح ۲۷۸۰۴)

اس سند میں علی بن زید وغیرہ ضعیف راوی ہیں لہذا یہ سند ضعیف ہے۔ تاریخ بغداد (۱۳/۲۸۹) میں اس کا ایک باطل مردود شاہد بھی ہے۔ دیکھئے فقرہ: ۷

۷) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن اسی (۸۰) دفعہ درود پڑھے گا تو اُس کے اسی (۸۰) سالوں کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (تاریخ بغداد ۱۳/۲۸۹)

یہ روایت وہب بن داود بن سلیمان الضریر کے غیر ثقہ ہونے کی وجہ سے موضوع ہے۔

نیز دیکھئے الضعیفہ للالبانی (۲۱۵ ح ۲۵۱/۱)

۸) ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص مجھ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہیں پڑھتا تو اس کا وضو نہیں ہوتا۔ یہ ضعیف و منکر روایت ہے۔

دیکھئے الضعیفہ (۱۸۶/۵ ح ۲۱۶۷، ۱۰/۳۳۷ ح ۲۸۰۶، اور سنن ابن ماجہ تحقیقی: ۴۰۰)

اس میں عبدالمہم بن عباس بن سہل اور ابی بن عباس دونوں ضعیف و مجروح ہیں۔

۹) ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ما من أحد یسلم علیّ إلا ردّ اللہ علیّ روحی حتی یردّ علیہ السلام“ جو شخص بھی مجھ پر سلام کہے گا تو اللہ

مجھ پر میری روح لوٹا دے گا تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دے دوں۔ (سنن ابی داود: ۲۰۴۱)

بعض علماء نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے لیکن اس روایت کی سند اس وجہ سے ضعیف ہے

کہ اس خاص روایت میں یزید بن عبد اللہ بن قسیط کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت

نہیں ہے اور ابن قسیط کی عام روایات تابعین عن الصحابہ سے ہیں۔

حافظ ابن تیمیہ نے روایت مذکورہ پر کلام کرتے ہوئے کہا: ”... ففي سماعه منه نظر“ پس اُس کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع میں نظر ہے۔ (جلاء الافہام ص ۵۳)

اس قول کا مطلب یہ ہے کہ اس خاص حدیث میں اُن کے سماع میں نظر ہے ورنہ ایک اور روایت میں یزید بن عبد اللہ بن قسیط کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔

(دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۲۲/۱)

اس انقطاع کے شبہ کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

المعجم الاوسط للطبرانی (۳۱۱۶) میں یزید بن عبد اللہ بن قسیط اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابوصالح کا واسطہ موجود ہے لیکن اس سند میں عبد اللہ بن یزید الاسکندرانی کی توثیق نامعلوم ہے، حافظ بیہقی نے کہا: اور میں نے اُسے نہیں پہچانا۔ (مجمع الزوائد ۱۶۲/۱)

بعض علماء کا خیال ہے کہ الاسکندرانی سے مراد عبد اللہ بن یزید المقمری (ثقة) ہیں لہذا یہ سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

تنبیہ: طبرانی کی سند عبد اللہ بن یزید الاسکندرانی تک بکر بن سہل الدمیاطی (وثقة الجہور) اور مہدی بن جعفر کی وجہ سے حسن لذاتہ ہے۔

۱۰) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”من لم یصل علی فلا دین له“ جس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ (جلاء الافہام ص ۵۸)

یہ روایت متعدد علتوں کی وجہ سے ضعیف و مردود ہے مثلاً:

اول: رجل مجہول ہے۔ دوم: سفیان ثوری مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔ سوم: وغیر ذلک

۱۱) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ یہ درود پڑھے:

اللهم صل علی محمد النبی الأمی و علی آلہ و سلم تسلیما .

اُس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کے لئے اسی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (فضائل درود ص ۴۳، القول البدیع للسخاوی ص ۱۹۶)

یہ روایت بے سند، بے اصل اور مردود ہے۔

۱۲) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔“ (الفردوس للذہبی بحوالہ الجامع الصغیر للسيوطی ج ۲ ص ۲۸ ج ۵۸۰، فیض القدير للمناوی ج ۴ ص ۹۱، آب کوثر ص ۳۹ ج ۱۴)

اس روایت کی سند موضوع ہے۔ اس کا راوی ابو بکر محمد بن الحسن بن محمد بن زیاد النقاش جھوٹا تھا۔ حافظ ذہبی نے کہا: ”متهم بالكذب“ اس پر (محدثین کی طرف سے) جھوٹ بولنے کا الزام ہے۔ (دیوان الضعفاء ۲/۲۹۱ ت ۳۶۶)

امام برقانی نے کہا: اُس کی ہر حدیث منکر ہے۔ (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۲۰۵ ت ۶۳۵)

اس کے دوسرے راوی نامعلوم ہیں۔ (دیکھئے الضعیفۃ للالبانی ۱۵۱/۸-۱۵۲ ج ۳ ص ۳۶۷ وقال: موضوع)

۱۳) ایک روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کا جب حواء سے نکاح ہوا تو حق مہر یہ مقرر ہوا کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر بیس دفعہ درود پڑھیں۔

اسے ابن الجوزی نے کتاب ”سلوة الاحزان“ میں (بغیر سند کے) نقل کیا ہے اور سخاوی نے کہا: مجھے اس کی کوئی سند نہیں ملی۔ (القول البدیع نسخہ محققہ ص ۱۳۲)

معلوم ہوا کہ یہ روایت بے سند ہونے کی وجہ سے قابلِ حجت نہیں ہے۔

درود و سلام کے سلسلے میں اور بھی بہت سی ضعیف، منکر، مردود اور موضوع روایات ہیں۔ مثلاً دیکھئے محمد زکریا کاندھلوی کی کتاب: فضائل درود (ص ۲۹، ۴۳....) محمد الیاس قادری بریلوی کی کتاب: فیضان سنت (ص ۲۱۱...) محمد سعید احمد اسعد بریلوی کے والد محمد امین بریلوی کی کتاب: آب کوثر، دیوبندیوں و بریلویوں کی پسندیدہ کتاب: دلائل الخیرات اور حافظ ابن القیم کی کتاب: جلاء الافہام (وغیرہا)

درود و سلام کے بعض مسائل

اس باب میں درود و سلام کے بعض مسائل کی مختصر اور جامع تحقیق پیش خدمت ہے:

(۱) نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ (درود) پڑھنے کے جتنے صیغے بھی صحیح اور حسن لذاتہ احادیث میں آئے ہیں، ان میں سے جو بھی پڑھیں صحیح اور باعث اجر و ثواب ہے۔ نماز میں درود کے مشہور صیغے کے لئے دیکھئے: درود و سلام کی صحیح احادیث و آثار (ص ۹ فقرہ: ۲)

(۲) سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا پھر اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے سلام (التحيات) تو پہچان لیا ہے لہذا جب ہم نماز پڑھیں تو آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے ﷺ نے فرمایا: ((إذا أنتم صليتم عليّ فقولوا: اللهم صلّ عليّ محمد النبي الأمي)) إلخ جب تم مجھ پر درود پڑھو تو کہو: اللهم صلّ عليّ محمد النبي الأمي . إلخ (صحیح ابن خزیمہ: ۱۱۷۱ و سندہ حسن، صحیح ابن حبان: ۱۹۵۶، المستدرک للحاکم ۲/۲۶۸ ح ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹ صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذہبی (!) والدارقطنی ۳۵۴-۳۵۵ ح ۱۳۲۳، وقال: "و هذا إسناد حسن متصل") اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں:

اول: نماز میں درود پڑھنا واجب (یعنی فرض) ہے۔

دوم: درود کے صیغوں والی روایات، جن میں ”درود پڑھو“ کا حکم آیا ہے، کا تعلق نماز کے ساتھ ہے۔

تنبیہ: نماز کے آخری تشهد میں درود پڑھنا واجب یعنی فرض ہے۔

امام ابو بکر محمد بن الحسین الآجری رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ) نے فرمایا:

”واعلموا _ رحمنا الله و إياكم: لو أن مصلياً صلى صلاة فلم يصلّ عليّ

النبي ﷺ فيها في تشهده الأخير وجب عليه إعادة الصلاة“

اور جان لو! اللہ ہم پر اور تم پر رحم کرے، اگر کوئی نمازی ایسی نماز پڑھے، جس کے آخری تشهد میں نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے تو اس پر نماز کا دھرانا (دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔

(کتاب الشریعہ ص ۴۱۵، دوسرا نسخہ ص ۴۲۷-۴۲۸ قبل ح ۹۴۳ تیسرا نسخہ ج ۳ ص ۱۴۰۳)

امام آجری سے بہت پہلے امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

”وإن تشهد ولم يصل على النبي ﷺ أو صلى على النبي ﷺ ولم

يتشهد فعليه الاعادة حتى يجمعهما جميعاً“ اور اگر تشهد پڑھے اور نبی ﷺ پر

درود نہ پڑھے یا نبی ﷺ پر درود تو پڑھے اور تشهد نہ پڑھے تو اسے نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے،

حتیٰ کہ وہ دونوں کو اکٹھا پڑھے۔ (کتاب الام ج ۱ ص ۱۱۷، باب التشهد والصلوة على النبي ﷺ)

بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ آخری تشهد میں درود واجب نہیں بلکہ اُسے واجب سمجھنا شذوذ ہے

لیکن رائج یہی ہے کہ آخری تشهد میں درود واجب ہے۔

۳) دو تشهدوں والی نماز کے پہلے تشهد میں بھی درود پڑھنا افضل اور مستحب ہے۔ اگر صرف

تشہد پڑھے اور درود نہ پڑھے تو بھی جائز ہے۔

تشہد اول میں درود پڑھنے کی افضلیت اور استحباب کی دو دلیلیں ہیں:

اول: عام دلائل (عمومات) سے استدلال۔ دیکھئے ہفت روزہ الاعتصام لاہور (۸/ دسمبر

۱۹۸۹ء) میں شائع شدہ مضمون: التحقيق المستحلي في ثبوت الصلوة على النبي في القعدة الاولى

دوم: خاص دلیل۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ”فیدعو ربہ ویصلی علی

نبیہ ثم ینھض ولا یسلم“ پھر آپ اپنے رب کو پکارتے اور اس کے نبی (یعنی اپنے

آپ پر) درود پڑھتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ کہتے تھے... الخ

(اسنن الکبریٰ للبیہقی ۵۰۰/۲ وسندہ صحیح سنن الترمذی: ۱۷۲۱)

تشہد اول میں درود نہ پڑھنے کے جواز والی وہ روایت ہے، جس میں آیا ہے کہ سیدنا عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تشهد میں التحیات پڑھنے والی حدیث بیان کی پھر اپنے شاگرد سے فرمایا:

”فإذا فعلت هذا فقد قضيت صلاتك، إن شئت أن تقوم فقم وإن شئت أن

تقعہ فاقعد“ جب تو نے یہ کر لیا (التحیات پڑھ لی) تو اپنی نماز پوری کر لی، اگر تو چاہے تو کھڑا ہو جا (اور باقی نماز پڑھ) اور اگر چاہے تو بیٹھ جا۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۴۲۲ ح ۴۰۰۶۲ وسندہ صحیح) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ تشہد میں التحیات پڑھتے، پھر جب نماز کے درمیان والا تشہد ہوتا تو تشہد سے فارغ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے.... الخ

(مسند احمد ج ۱ ص ۴۵۹ ح ۴۳۸۲ وسندہ حسن لذاتہ صحیح ابن خزیمہ بروایتہ: ۷۰۸)

- ۴) درود کا ایک معنی دعا بھی ہے۔ دیکھئے سنن الترمذی (۷۸۰)
- ۵) دوسرے انبیائے کرام کے ناموں کے ساتھ ﷺ کہنا بھی صحیح ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فینزل عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم“ پھر عیسیٰ بن مریم ﷺ نازل ہوں گے۔ (صحیح مسلم در سنن ج ۲ ص ۳۹۲ ح ۲۸۹۷)
- ۶) دعائے قنوت کے آخر میں نبی ﷺ پر درود پڑھنا ثابت ہے۔ دیکھئے صحیح ابن خزیمہ (۱۱۰۰، وسندہ صحیح)
- ۷) اذان کے بعد درود پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ دیکھئے تخریج فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ (ج ۲ ص ۴۸)
- لیکن اذان سے پہلے درود پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔
- ۸) مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی ﷺ پر سلام کہنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ دیکھئے سنن ابی داؤد (۴۶۵ وسندہ صحیح)
- لہذا مسجد میں داخل ہوتے وقت مسجد میں داخل ہونے کی دعا کے بعد یا پہلے السلام علی رسول اللہ پڑھنا مسنون ہے۔
- ۹) فرض نماز کے بعد اجتماعی یا انفرادی طور پر بلند آواز کے ساتھ درود پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ نیز نماز جمعہ کے بعد بھی اجتماعی درود کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔
- ۱۰) مجلس میں کم از کم ایک دفعہ درود پڑھنا بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ (۵۴)

(۱۱) درودِ تاج، درودِ لکھی، درودِ تچینا، درودِ اکبر، درودِ خضر یہ نقشبندیہ مجددیہ، درودِ مابہی اور درودِ مقدس وغیرہ عوامی درودوں کا کوئی ثبوت کسی حدیث یا آثارِ سلف صالحین سے نہیں ہے لہذا ایسے درود نہیں پڑھنے چاہئیں بلکہ وہ درود پڑھیں جو دلیل سے ثابت ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((من أحدث فی دیننا ما لیس فیہ فہو رد)) جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات (بدعت) نکالی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ (جزء وفیہ من حدیث لوین: ۱۷۰ سند صحیح)

بعض لوگ کسی مصیبت کو دور کرنے یا کسی خاص مقصد کے لئے کھجور کی گھلیوں وغیرہ پر ایک لاکھ یا ایک ہزار دفعہ درود پڑھتے ہیں، مجھے اس کا بھی کوئی ثبوت معلوم نہیں ہے۔

(۱۲) نبی کریم پر ”صلی اللہ علیہ وسلم“ والا درود پڑھنا تواتر کے ساتھ کتبِ احادیث میں ثابت ہے۔ نیز دیکھئے اسی باب کا فقرہ: ۵

(۱۳) نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھنے کے لئے دیکھئے فضل الصلوٰۃ: ۹۱، ۹۰ یاد رہے کہ نمازِ جنازہ میں رحمت و ترحمت والا درود پڑھنا کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے بلکہ خفیوں کی کتاب الہدایہ میں ”و یصلی علی النبی ﷺ“ کے حاشیے میں لکھا ہوا ہے:

”کما فی التشہد“ جس طرح تشہد میں (درود پڑھا جاتا ہے)

(الہدایہ مع الدرایہ/ اولین ص ۱۸۰ ج ۱)

یعنی نمازِ جنازہ میں تشہد والا درود پڑھنا چاہئے۔

(۱۴) صحابہ کرام کے ساتھ رضی اللہ عنہم (رضی اللہ عنہ و نحو المعنی) لکھنے کا ثبوت قرآن مجید سے ملتا ہے۔ دیکھئے سورۃ الفتح (۱۸)

کتبِ احادیث میں یہ ترضی (رضی اللہ عنہ وغیرہ) تواتر کے ساتھ موجود ہے۔

(۱۵) تابعین اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کے ساتھ رحمہ اللہ، رحمۃ اللہ علیہ یا رحمہم اللہ (وغیرہ) کے مناسب الفاظ لکھنے یا کہنے چاہئیں۔

(۱۶) علیہ السلام کے الفاظ صرف انبیاء و رسل یا رسول اللہ ﷺ سے پہلے کی برگزیدہ

شخصیتوں کے ساتھ استعمال کرنے چاہئیں۔

شیعہ حضرات کا صرف ائمہ اہل بیت مثلاً سیدنا حسین رضی اللہ عنہ وغیرہ کے ساتھ علیہ السلام لکھنا غلط ہے۔

(۱۷) صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے ص، علیہ السلام کی بجائے ۳، (اور رضی اللہ عنہ کی بجائے ۴) لکھنا صحیح نہیں ہے بلکہ آداب کے منافی ہے۔

ص ۳ کے رد کے لئے دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح (ص ۲۰۸، ۲۰۹، دوسرا نسخہ ص ۲۹۸، ۲۹۹) اور اختصار علوم الحدیث لابن کثیر (بترجمتی و تحقیقی ص ۸۷)

(۱۸) ہر خطبے میں نبی ﷺ پر درود پڑھنا چاہئے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے تو اللہ کی حمد و ثنائیاں کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا۔ الخ
(زوائد عبد اللہ بن احمد علی مسند الامام احمد ۱۰۶ ج ۸۳۷ سندہ صحیح)

نیز دیکھئے فضل الصلوٰۃ: ۱۰۵

فائدہ: ہر خطبے میں تشہد (أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً رسول الله) ضرور پڑھنا چاہئے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((کل خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذماء)) ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو، اس ہاتھ کی طرح ہے جو جذام زدہ (یعنی عیب دار اور ناقص) ہے۔

(سنن ابی داود: ۴۸۴۱ و سندہ صحیح و صحیح الترمذی: ۱۱۰۶، وابن حبان: ۱۹۹۳، ۵۷۹)

تشہد سے مراد کلمہ شہادت ہے۔ دیکھئے عون المعبود (۴۰۹/۴)

(۱۹) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: پھر جب میں بیٹھ گیا تو اللہ کی ثنائیاں کی پھر نبی ﷺ پر درود پڑھا پھر اپنے لئے دعا کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ((سل تعطه، سل تعطه)) مانگو تمہیں ملے گا، مانگو تمہیں ملے گا۔

(سنن ترمذی: ۵۹۳، سندہ حسن، وقال الترمذی: "حسن صحیح")

۲۰) بازار میں بھی نبی ﷺ پر درود پڑھنا چاہئے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۴۰۰)

۲۱) رسول اللہ ﷺ کی قبر پر (یعنی حجرہ مبارکہ کا دروازہ کھل جانے کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر) سلام یا السلام علیکم کہنا صحیح ہے۔ دیکھئے فضل الصلوٰۃ: ۹۸-۱۰۰

یہ دعائیہ کلمات ہیں، جس طرح کہ قبرستان میں: ”السلام علیکم دار قوم مؤمنین و اناکم ما توعدون غداً مؤجلون و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔“ کہنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم (۹۷۴، ترقیم دار السلام: ۲۲۵۵)

اور یہ کلمات خطاب اصل میں کلمات دعائیہ ہیں، جن سے سماع موتی کا مسئلہ ثابت نہیں ہوتا۔ البتہ جن مقامات پر مردوں کا سماع ثابت ہے، جیسا کہ صحیح بخاری (۱۳۳۸) اور صحیح مسلم (۲۸۷۰، دار السلام: ۷۲۱۶) میں ہے کہ مردہ (واپس جانے والے اپنے ساتھیوں کے) جوتوں کی آواز سنتا ہے (وغیرہ) تو اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

۲۲) سعی کے دوران میں صفا و مروہ کی پہاڑی پر چڑھ کر درود پڑھنا ثابت ہے۔

دیکھئے فضل الصلوٰۃ: ۸۷

۲۳) چھینک آنے کے بعد السلام علی رسول اللہ پڑھنا ثابت نہیں بلکہ صرف الحمد للہ کہنا چاہئے۔ دیکھئے سنن الترمذی (۲۷۳۸ و سندہ حسن)



سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ کے چند پہلو

نام و نسب: سیدنا ابوالقاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (شیبہ) بن ہاشم (عمرو) بن عبد مناف (المغیرۃ) بن قصی (زید) بن کلاب بن مُرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ (عامر) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان من ولد اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام۔

آپ کی والدہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہے۔ ولادت: ماہ ربیع الاول (۵۷۱ء) بروز سوموار (جس سال ابرہہ کافر نے اپنے ہاتھی کے ساتھ مکہ پر حملہ کیا تھا اور اللہ نے اُسے اُس کی فوج سمیت تباہ کر دیا تھا) آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کے والد عبد اللہ آپ کی پیدائش سے تقریباً مہینہ یا دو مہینے پہلے فوت ہوئے۔ (دیکھئے السیرۃ النبویہ للذہبی ص ۴۹) اور جب آپ سات سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ فوت ہو گئیں پھر آپ کے دادا عبد المطلب نے آپ کی پرورش کی اور جب آپ آٹھ سال کے ہوئے تو عبد المطلب بھی فوت ہو گئے، ان کی وفات کے بعد آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((... دعوة أبي إبراهيم و بشارة عيسى بي و رؤيا أُمِّي التي رأت.)) إلخ
میں اپنے ابا (دادا) ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا اور (بھائی) عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت (خوش خبری) ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں جسے انھوں نے دیکھا تھا۔

(مسند احمد ۴/۱۲۷ ح ۱۷۱۵۰، سندہ حسن لذاتہ)

حلیہ مبارک: آپ ﷺ کا چہرہ چاند جیسا (خوبصورت، سرخی مائل سفید اور پُر نور) تھا۔ آپ کا قد درمیانہ تھا اور آپ کے سر کے بال کانوں یا شانوں تک پہنچتے تھے۔

نکاح: سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی رضی اللہ عنہا سے آپ کی شادی

ہوئی اور جب تک خدیجہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں آپ نے دوسری شادی نہیں کی۔

اولاد: قاسم، طیب، طاہر (اور ابراہیم رضی اللہ عنہم)

بنات: رقیہ، زینب، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن

پہلی وحی: غار حراء میں جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور سورۃ العلق کی پہلی تین آیات

کی وحی آپ کے پاس لائے۔ ۶۱۰ء (اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی۔)

عام الحزن: ہجرت مدینہ سے تین سال قبل ابوطالب اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہما فوت ہو گئے۔

ہجرت: ۶۲۲ء میں آپ اپنے عظیم ساتھی سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو لے کر مکہ سے

ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔

مکی دور: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ (۱۳) سال رہے۔

مدنی دور: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ میں دس (۱۰) سال رہے اور پھر وفات کے

بعد الرفیق الاعلیٰ کے پاس تشریف لے گئے۔

غزوہ بدر: ۲ھ کو بدر میں اسلام اور کفر کا پہلا بڑا معرکہ ہوا جس میں ابو جہل مارا گیا۔

غزوہ احد: ۳ھ، اس غزوے میں ستر کے قریب صحابہ کرام مثلاً سیدنا حمزہ بن

عبدالطلب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے۔

غزوہ خندق: ۵ھ (احزاب کفار نے مدینہ پر حملہ کیا اور ناکام واپس گئے)

صلح حدیبیہ: ۶ھ، اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے۔

غزوہ خیبر: ۷ھ، خیبر فتح ہوا۔

فتح مکہ: ۸ھ، مکہ فتح ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو معاف کر دیا۔

اس سال غزوہ حنین بھی ہوا تھا۔

غزوہ تبوک: ۹ھ

حجۃ الوداع: ۱۰ھ

دعوت: قرآن، حدیث، توحید اور سنت آپ کی دعوت ہے۔ آپ نے لوگوں کو شرک و کفر

کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر توحید و سنت کے نورانی راستے پر گامزن کر دیا۔ آپ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اُس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس پر ظلم ہونے دیتا ہے۔

(صحیح بخاری: ۲۴۴۲، صحیح مسلم: ۲۵۸۰)

اخلاق: آپ ﷺ اخلاق کے سب سے اعلیٰ درجے پر فائز تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ اور آپ عظیم اخلاق پر ہیں۔ (سورۃ نون: ۴)

آپ نے فرمایا: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَاءِهِمْ خُلُقًا.)) مومنوں میں مکمل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

(سنن الترمذی: ۱۱۶۲، وقال: هذا حديث حسن صحيح)

معلم انسانیت: ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ سے بہترین معلم (استاذ) اچھے طریقے سے تعلیم دینے والا کوئی نہیں دیکھا، نہ پہلے اور نہ بعد۔ اللہ کی قسم!

آپ نے مجھے نہ ڈانٹا، نہ مارا اور نہ برا بھلا کہا۔ (صحیح مسلم: ۵۳۷)

معاملات: آپ ﷺ نے فرمایا: ((إِنْ خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.)) تم میں سے

بہترین لوگ وہ ہیں جو بہتر طریقے سے قرض ادا کریں۔ (صحیح بخاری: ۲۳۰۵، صحیح مسلم: ۱۶۰۱)

نیز فرمایا: ((دَعِ مَا يَرِيكَ إِلَىٰ مَا لَا يَرِيكَ فَإِنَّ الصَّدَقَ طَمَآنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيَّةٌ.))

شک والی چیز کو چھوڑ دو اور یقین والی چیز کو اختیار کرو کیونکہ یقیناً سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ

شک و شبہ ہے۔ (سنن ترمذی: ۲۶۱۸، وقال: هذا حديث صحيح)

نبی ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں نقص نہیں نکالا، اگر پسند فرماتے تو کھا لیتے اور اگر

پسند نہ فرماتے تو چھوڑ دیتے تھے۔ (صحیح بخاری: ۵۴۰۹)

وفات: ۱۱ھ بروز سوموار، ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین و رحمۃ للعالمین

اس دنیا سے تشریف لے گئے، اس وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔

صلی اللہ علیہ و آلہ و أصحابہ و أزواجه وسلم

امام اسماعیل بن اسحاق القاضی اور کتاب کی سند کی تحقیق

امام ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درہم الازدی البصری البغدادی ۱۹۹ھ یا ۱۹۷ھ کو بصرہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

عبد اللہ بن مسلمہ القعنسی، سلیمان بن حرب، مسدد بن مسرہد، ابو مصعب الزہری، مسلم بن ابراہیم الفراءہیدی، حجاج بن منہال الانماطی، علی بن المدینی، احمد بن عبد اللہ بن یونس، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوالنعمان محمد بن الفضل السدوسی، محمد بن المثنیٰ، احمد بن المعذل الفقیہ المالکی، نصر بن علی الجہضمی، اور قاری عیسیٰ بن میناء: قالون وغیرہم۔ رحمہم اللہ

یہ سارے اپنے اپنے فن کے امام اور قابل اعتماد راوی تھے۔

آپ کے شاگردوں میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

ابو القاسم البغوی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، اسماعیل بن محمد الصفار، ابوبکر الشافعی، موسیٰ بن ہارون الحافظ، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، قاضی حسین بن اسماعیل الحاملی، ابراہیم بن محمد بن عرفہ النخوی: نبطویہ، ابوبکر بن الانباری، محمد بن خلف بن حیان القاضی، ابوبکر بن النجاد اور ابو القاسم اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن البختری البغدادی وغیرہم۔ رحمہم اللہ

آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں، جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:

احکام القرآن، معانی القرآن، کتاب فی القراءات، کتاب الرد علی محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی، کتاب الرد علی ابی حنیفہ، جزء فیہ احادیث ایوب السختیانی، مسند حدیث مالک بن انس اور فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ۔

محدثین کرام اور ہر فن کے علماء آپ کی تعریف و توثیق میں رطب اللسان تھے۔ مثلاً امام ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی نے انھیں ثقہ صدوق کہا ہے۔ (الجرح والتعذیل ۱۵۸/۲)

حافظ ابن حبان نے انھیں کتاب الثقات (۱۰۵/۸) میں ذکر کیا۔
خطیب بغدادی نے کہا: ”و کان إسماعیل فاضلاً متقناً فقیہاً علی مذهب مالک
ابن أنس، شرح مذهبه ولخصه و احتج له ...“ اور اسماعیل فاضل عالم ثقہ (اور)
مالک بن انس کے مذہب (مسلک) پر فقیہ تھے، اُن کے مذہب کی شرح اور تلخیص کی اور اُن
کے لئے دلائل جمع کئے۔ الخ (تاریخ بغداد ۶/۲۸۴)

یہی بات حافظ ابن الجوزی نے لکھی ہے۔ دیکھئے المنتظم (۳۲۶/۱۲)
حافظ ابن کثیر نے انھیں حافظ فقیہ مالکی کہا۔ دیکھئے البدایہ والنہایہ (۳۴۱/۱۱)
حافظ ذہبی نے کہا: ”الإمام العلامة الحافظ، شیخ الإسلام ..“

امام علامہ حافظ، شیخ الاسلام (سیر اعلام النبلاء ۱۳/۳۳۹)
فائدہ: یہاں مالکی ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ امام مالک کے مقلد تھے۔
دیکھئے التقریر و التخمیر (۴۵۳/۳) تقریرات الرافعی (۱۱/۱) النافع الکبیر (ص ۷) اور دین
میں تقلید کا مسئلہ (۴۶)

اگر کوئی کہے کہ ابن نقطہ نے تكملة الاكمال (۲۲۹/۴) میں قاضی اسماعیل بن اسحاق
سے نقل کیا ہے کہ ”ما قلدت مالکاً قط فی مسئله حتی علمت وجه صوابها“
میں نے مالک (بن انس) کی کسی مسئلے میں تقلید نہیں کی، حتیٰ کہ مجھے اس کی صحیح دلیل معلوم
ہو گئی۔ دیکھئے مقدمۃ احکام القرآن للدکثور عامر حسن صبری (ص ۲۸)

عرض ہے کہ یہ قول امام اسماعیل سے باسند صحیح یا حسن ثابت نہیں ہے بلکہ اس کی سند
میں ابوالمعالی الحسن بن علی بن اسماعیل الصفر اوی، ابو الحسن علی بن عبد الرحمن بن عمر بن حفص
الفارض، ابو القاسم عبد الحمید بن علی بن خلف التجیبی، خلف بن الحسن اور عمرو بن عیسون الاندلسی
سب مجہول العین یا مجہول الحال تھے اور قاضی بکر بن العلاء غالی مقلد تھا، جس کے اسماعیل
بن اسحاق القاضی سے سماع میں کلام ہے، لہذا یہ قول ثابت نہ ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔
امام اسماعیل بن اسحاق ذوالحجہ کے مہینے میں ۲۸۲ھ کو اچانک فوت ہو گئے۔ رحمہ اللہ

امام اسماعیل بن اسحاق سے اس کتاب کے راویوں کا مختصر اور مفید تذکرہ درج ذیل ہے:

۱: آپ کے شاگرد ابوالقاسم اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن البختری المعروف بابن الجراب ثقہ تھے۔ (تاریخ بغداد ۶/۳۰۴ تا ۳۳۵)

آپ ۳۳۵ھ میں ۸۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

۲: اسماعیل بن یعقوب کے شاگرد ابو محمد عبد الرحمن بن عمر بن محمد بن سعید التجیبی البزار المعروف بابن النحاس ”الشیخ الإمام الفقیہ المحدث الصدوق مسند الدیار المصرية“ تھے۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء (۱۷/۳۱۳) آپ ۴۱۶ھ میں فوت ہوئے۔

۳: عبد الرحمن بن عمر النحاس کے شاگرد ابوالقاسم ابراہیم بن سعید بن عبد اللہ الحبالی ثقہ ثبت تھے۔ دیکھئے الاکمال لابن ماکولا (۲/۳۷۹) ثبت تھے۔

حافظ ذہبی نے کہا: ”الإمام الحافظ المتقن العالم“ (النبلاء ۱۸/۴۹۵) آپ ۴۸۲ھ میں فوت ہوئے۔

۴: ابراہیم بن سعید الحبالی کے شاگرد ابوصادق مرشد بن یحییٰ بن القاسم المدینی ”المحدث الثقة العالم“ تھے۔ دیکھئے النبلاء (۱۹/۴۷۵) آپ ذوالقعدہ ۵۱۷ھ میں فوت ہوئے۔

۵: مرشد بن یحییٰ کے شاگرد ابوالحسن علی بن ہبۃ اللہ بن عبد الصمد الکاملی المصری تھے، جن سے جلیل القدر شاگردوں کی ایک تعداد نے روایتیں بیان کی ہیں مثلاً:

حافظ عبد الغنی، حافظ عبد القادر، ابن رواحہ اور محمد بن اشم وغیرہم۔ دیکھئے تاریخ الاسلام للذہبی (۴۰/۳۳۳ و فیات ۵۷۱ تا ۵۸۰ھ) آپ کا مقام ”محلہ الصدق“ ہے۔

کئی مقامات پر دوسرے راویوں نے آپ کی متابعت کی ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صدوق تھے۔ یاد رہے کہ آپ پر کسی قسم کی کوئی جرح نہیں ہے اور امام عبد الغنی المقدسی

رحمہ اللہ کا کسی جرح کے بغیر آپ کو ”الشیخ“ کہنا بھی آپ کی توثیق کی طرف اشارہ ہے۔
 ۶: علی بن ہبۃ اللہ کے شاگرد حافظ عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی بن سرور المقدسی رحمہ اللہ
 بہت بڑے امام تھے۔ حافظ ذہبی نے کہا: ”الإمام العالم الحافظ الكبير الصادق
 القدوة العابد الأثري المتبع عالم الحفاظ“ (النبلاء ۲۱، ۲۲، ۲۳-۲۴)
 خلاصہ یہ ہے کہ یہ سند حسن ہے۔

روایات کی تخریج سے معلوم ہوتا ہے کہ علی بن ہبۃ اللہ صدوق تھے، کیونکہ یہی روایات
 دوسری کتابوں میں بھی کثرت کے ساتھ موجود ہیں لہذا یہ سند صحیح لغیرہ ہے۔ والحمد للہ
 آخر میں عرض ہے کہ راقم الحروف نے اس کتاب کی تحقیق میں شیخ محمد ناصر الدین الالبانی
 رحمہ اللہ کے مطبوعہ نسخے کو پیش نظر رکھا ہے اور استاذ عبد الحق الترمذی کے نسخے سے بھی فائدہ
 اٹھایا ہے۔ متن کی اصلاح کر دی ہے اور مفید تخریج کے ساتھ ہر حدیث اور اثر پر تحقیقی حکم لگا
 دیا ہے تاکہ عام لوگوں کے سامنے بھی صحیح اور ضعیف روایات واضح ہو جائیں۔
 اللہ سے دعا ہے کہ وہ میرے اس عمل کو قبول فرمائے اور مجھے نبی کریم ﷺ کی
 شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین .

حافظ زبیر علی زئی

(۱۰/ اکتوبر ۲۰۰۹ء)



فضل الصلاة على النبي ﷺ

بسم الله الرحمن الرحيم
ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم ،
اللهم صل على سيدنا محمد وآله وسلم .
ہمیں شیخ امام عالم حافظ عبدالغنی بن
عبدالواحد بن علی بن سرور المقدسی نے
(اس کتاب کی) خبر دی ^۱ اللہ ان کی مدد
فرمائے۔ انھوں نے کہا: ہمیں شیخ ابوالحسن
علی بن ہبہ اللہ بن عبدالصمد الکاملی نے
ربیع الاول کے مہینے میں ۵۹۱ [ہجری] کو
قصر بنی عبید - قاہرہ (مصر) میں خبر دی ،
انھوں نے کہا: ہمیں ابو صادق مرشد بن
یحییٰ بن القاسم المدینی نے مصر میں خبر دی
(انھوں نے کہا): ہمیں ابواسحاق ابراہیم
بن سعید بن عبد اللہ الحبال نے خبر دی ،
انھوں نے کہا: ہمیں ابو محمد عبدالرحمن بن عمر
بن محمد بن سعید التحیمی البزاز المعروف بابن

بسم الله الرحمن الرحيم
ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم
اللهم صل على سيدنا محمد وآله وسلم .
أخبرنا الشيخ
الإمام العالم الحافظ عبدالغني بن
عبدالواحد بن علي بن سرور
المقدسي أيده الله قال : أخبرنا
الشيخ أبو الحسن علي بن هبة الله
ابن عبد الصمد الكامل بالقاءرة
في شهر ربيع الأول من سنة إحدى
و تسعين ^۱ و خمسمائة بقصر بني
عبيد ، قال : أنبأنا أبو صادق مرشد
ابن يحيى بن القاسم المديني في
مصر : أنبأنا أبو إسحاق إبراهيم بن
سعيد بن عبد الله الحبال ، قال :
أنبأنا أبو محمد عبد الرحمن بن

۱ یعنی حدیث یا کتاب پڑھ کر یا زبانی سنائی۔

۲ وقال اسعد سالم تميم: "و الصواب : احدى و سبعين كما في الأصل" (بيان اوهام الالباني ص ۹)

عمر بن محمد بن سعید التجیبی النحاس نے خبر دی، انھوں نے کہا: ابوالقاسم
 البزار، المعروف بابن النحاس قال: اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد
 قریء علی ابی القاسم اسماعیل بن البختری البغدادی المعروف بابن
 یعقوب بن ابراہیم بن أحمد بن الجراب کے سامنے ۳۳۹ (ھ) کو ربیع
 الآخر کے مہینے میں (یہ کتاب) پڑھی گئی
 الجراب، و أنا أسمع فی شهر ربیع
 الآخر من سنة تسع و ثلاثین و
 ثلاثمائة: أنبأنا إسماعیل بن إسحاق
 ابن إسماعیل بن حماد بن زید فرمایا:
 القاضي قال:

فائدہ سلف صالحین کی تصنیفات کے مطالعے سے یہ بات واضح ہے کہ کتاب
 کے شروع میں کسی ”خطبہ مسنونہ“ کے ضروری یا مسنون ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے مثلاً
 امام بخاری، امام مسلم وغیرہما نے اپنی کتب صحیحہ میں کوئی مقرر شدہ خطبہ مسنونہ نہیں لکھا، بلکہ
 تسمیہ کے بعد جس نے جیسے مناسب سمجھا، اللہ کی حمد و ثنا اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام سے
 اپنی کتابوں کا آغاز کیا۔ یاد رہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب خطبہ الحاجہ
 (خطبہ الزکاح) دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: ابواسحاق عن ابی الاحوص عن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ اس کی سند ابواسحاق السبعی کے عدم
 تصریح سماع کی وجہ سے ضعیف ہے اور اسے امام شعبہ کا اس سند کے ساتھ روایت کرنا ثابت
 نہیں ہے۔

دوم: ابواسحاق عن ابی عبیدہ عن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔
 مسند احمد (۳۹۳/۱) میں ایک متور معلول سند بھی ہے۔ دیکھئے نیل المقصود (۲۱۱۸)

[نبی ﷺ پر ایک دفعہ درود پڑھنے کی فضیلت]^①

[۱] أنبأنا إسماعيل بن أبي أويس : ہمیں اسماعیل بن ابی اویس نے خبر دی حدثني أخيه عن سليمان بن بلال (کہا:) مجھے میرے بھائی (ابو بکر عبد الحمید عن عبید اللہ^② بن عمر عن ثابت بن عبد اللہ بن ابی اویس) نے حدیث البنانی: قال أنس بن مالك: قال أبو طلحة: إن رسول الله ﷺ خرج عليهم يوماً يعرفون البشر في وجهه فقالوا: إنا نعرف الآن في وجهك البشر يا رسول الله! قال: ((أجل! أتاني الآن آتٍ من ربي فأخبرني أنه لن يصلي عليّ أحد من أمتي إلا ردّها الله عليه عشر أمثالها.))

سنائی، انھوں نے سلیمان بن بلال سے، انھوں نے عبید اللہ بن عمر (العمری المکبر) سے، انھوں نے ثابت (بن اسلم) البنانی سے (روایت کی) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ابو طلحہ (الانصاری زید بن سہل رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ اُن (صحابہ رضی اللہ عنہم) کے پاس تشریف لائے، وہ آپ (ﷺ) کے چہرے پر خوشی کے اثرات) دیکھ رہے تھے۔ انھوں (صحابہ) نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اب آپ کے چہرے پر خوشی دیکھ رہے ہیں! آپ (ﷺ) نے فرمایا: جی ہاں! میرے رب کی طرف سے ایک آنے والے (فرشتے)

① دو بریکٹوں [] کے درمیان تمام عنوانات کا اضافہ بطور تجویب ہماری طرف سے ہے۔

② اصل میں عبد اللہ بن عمر ہے لیکن عبد الحق الترمذی والے نسخے (فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ) میں عبید اللہ بن عمر ہے۔ دیکھئے ص ۹۲

نے ابھی آکر مجھے بتایا ہے کہ میری اُمت
میں سے جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھے گا تو
اللہ اسے اُس پر دس دفعہ لوٹا دے گا۔ [یعنی
اُسے دس نیکیاں عطا فرمائے گا یا اس پر دس
رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے گا۔]

﴿تحقیق﴾ اس کی سند حسن ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۲۶، دوسرا نسخہ ص ۱۰۸)
اسے امام بیہقی (شعب الایمان: ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، دوسرا نسخہ: ۱۳۶۱) نے اسماعیل بن
اسحاق القاضی سے اور ابوالقاسم الطبرانی نے اسماعیل بن ابی اویس کی سند سے مختصر روایت
کیا ہے۔

(دیکھئے المعجم الکبیر ۵/۹۹ ح ۴۷۱، المعجم الاوسط ۵/۱۲۱، ۱۲۲ ح ۴۲۲۸، المعجم الصغیر ۱/۲۰۹ ح ۵۶۵، ترمذی)
المعجم الکبیر میں عبید اللہ بن عمر اور المعجم الاوسط والمعجم الصغیر میں عبد اللہ بن عمر لکھا ہوا ہے
لیکن المعجم الاوسط میں طبرانی کے کلام میں عبید اللہ بن عمر ہے۔ الموسوعة الحدیثیہ کی تخریج،
عبد الحق الترمذی کے نسخے اور شعب الایمان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں عبید اللہ بن عمر
راجح ہے۔ واللہ اعلم نیز دیکھئے کتاب العلل للدارقطنی (۹/۶)
اسماعیل بن ابی اویس مختلف فیہ راوی ہیں لیکن علامہ نووی نے کہا:

”... ولكن وثقه الأكثرون واحتجوا به واحتج به البخاري و مسلم في
صحيحيهما“ لیکن اکثر (جمہور) نے اسے ثقہ اور حجت قرار دیا ہے اور بخاری و مسلم
دونوں نے اس کی حدیث کے ساتھ حجت پکڑی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱۴ ص ۷۲ تحت ح ۲۰۹۴)
لہذا اسماعیل بن ابی اویس حسن الحدیث ہیں۔ والمحمد للہ

[۲] حدثنا سليمان بن حرب قال: ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی،
 أنبأنا حماد بن سلمة عن ثابت أنہوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی،
 البناني عن سليمان مولى الحسن أنہوں نے ثابت البنانی سے، انہوں نے
 ابن علي عن عبد الله بن أبي طلحة حسن بن علی کے مولی: سلیمان سے، انہوں
 عن أبيه: أن رسول الله ﷺ جاء نے عبد اللہ بن ابی طلحہ سے، انہوں نے اپنے
 يوماً والبشرى فى وجهه، فقالوا: ابا (ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) سے (حدیث بیان
 يا رسول الله! إنا نرى فى وجهك کی): ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف
 بشراً لم نكن نراه، قال: ((أجل إنه لائے اور آپ کے چہرے پر بشارت (اور
 أتاني ملك فقال: يا محمد! إن ربك خوشی) نظر آ رہی تھی، لوگوں نے کہا: یا رسول
 يقول: أما يرضيك ألا يصلي عليك اللہ! ہم آپ کے چہرے پر ایسی خوشی دیکھ
 أحد من أمتك إلا صليت عليه رہے ہیں کہ پہلے کبھی نہیں دیکھی! آپ
 عشرًا، ولا سلم عليك إلا سلمت (ﷺ) نے فرمایا: جی ہاں! میرے پاس
 عليه عشرًا)) ایک فرشتہ آیا تو اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)!

آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ اس پر راضی
 نہیں کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص
 آپ پر (ایک دفعہ) درود پڑھے تو میں اس پر
 دس رحمتیں نازل فرماؤں اور آپ پر کوئی شخص
 (ایک دفعہ) سلام کہے تو میں اس پر دس دفعہ
 سلامتی نازل فرماؤں؟

تحقیق اس کی سند حسن ہے۔

① یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فرشتوں کا یا محمد کہہ کر پکارنا تو جائز ہے لیکن امتیوں کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں
 ہے، جیسا کہ آپ کے ادب کا لازمی تقاضا ہے۔

اسے داری (۲۷۷، دوسرا نسخہ: ۲۸۱۵) نے سلیمان بن حرب سے، نسائی (المجتبیٰ ۳/۳۴۳ ح ۱۲۸، ص ۵۰ ح ۱۲۹۶) اور احمد (۳/۲۹، ۳۰) وغیرہا نے حماد بن سلمہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابن حبان (الاحسان: ۹۱۱ یا ۹۱۵، الموارد: ۲۳۹۱) حاکم (۲/۳۲۱-۳۲۰ ح ۳۵۷) اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔ اس کے راوی سلیمان مولیٰ الحسن کو ابن حبان اور حاکم نے ثقہ قرار دیا ہے لہذا وہ مجہول نہیں بلکہ حسن الحدیث تھے۔

فائدہ امام دارقطنی نے اسی سند کو ترجیح دی ہے۔ (دیکھئے کتاب العلل ۶/۱۰۷ اس ۹۴۳)

[۳] حدثنا إسحاق بن محمد الفروي قال: ثنا أبو طلحة الأنصاري عن أبيه عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أبيه عن جدّه قال قال رسول الله ﷺ: ((من صلّى عليّ واحدة صلّى الله عليه عشرًا، فليكثر عبد^① ذلك، أو ليقل.))

ہمیں اسحاق بن محمد الفروی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو طلحہ الانصاری نے حدیث بیان کی، اس نے اپنے ابا سے، اُس نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے، انھوں نے اپنے ابا (عبد اللہ بن ابی طلحہ) سے، انھوں نے اُن (اسحاق) کے دادا (سیدنا ابو طلحہ الانصاری رضی اللہ عنہ) سے (روایت بیان کی) انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے، اللہ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے لہذا جو بندہ چاہے کثرت سے درود پڑھے یا (اُس کی مرضی ہے) تعداد میں کمی کرے۔

① اصل میں غلطی سے ”عدّ“ چھپ گیا ہے جبکہ صحیح ”عبد“ ہے۔ دیکھئے نسخہ عبد الحق الزرکائی (ص ۹۷) اور شعب الایمان للبیہقی بتحقیق عبد العلی (۳/۱۲۷ ح ۱۳۵۹)

تحقیق ﴿﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے بیہقی نے شعب الایمان (۱۵۵۹، دوسرا نسخہ: ۱۳۵۹) میں اسحاق بن اسحاق کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس میں اسحاق بن محمد الفروی (جمہور محدثین کے نزدیک) ضعیف ہے۔ ابوطحہ الانصاری اور اس کے باپ کے حالات نہیں ملے۔ امام عبدالرحمن بن ابی حاتم الرازی نے کسی عبداللہ بن حفص ابوطحہ القاص المدینی کا ذکر بغیر جرح و تعدیل کے کیا ہے۔ دیکھئے کتاب الجرح والتعدیل (۳۶۵/۵ تا ۱۵۸)

یہ مجہول الحال ہے اور اس کا شاگرد ابوثابت محمد بن عبید اللہ المدینی مذکور ہے۔ اس روایت کو حافظ المنذری کا حسن کہنا صحیح نہیں ہے۔ نیز دیکھئے ج ۲

[۴] حدثنا عبد الله بن مسلمة قال: هميس عبد الله بن مسلمة (القنعني) نے ثنا سلمة بن وردان قال: سمعت أنس بن مالك قال: خرج النبي ﷺ يتبرز فلم يجد أحداً يتبعه فهرع عمر فاتبعه بمطهرةٍ يعني إداوةٍ فوجدته ساجداً في شربة، فتنحى عمر فجلس وراءه حتى رفع رأسه، قال فقال: ((أحسن يا عمر! حين وجدتهني ساجداً فتنحيت عني، إن جبريل عليه السلام أتاني فقال: من صلى عليك واحدة صلى الله عليه عشرة، ورفعته عشرة درجات.))

ہمیس عبداللہ بن مسلمہ (القنعنی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلمہ بن وردان نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے سنا، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ (ایک دفعہ) قضائے حاجت کے لئے نکلے، آپ کو اپنے ساتھ (خدمت کے لئے) جانے والا کوئی بھی نہ ملا تو (سیدنا) عمر (بن الخطاب رضی اللہ عنہ) تیز چلتے ہوئے آئے، وہ اپنے ساتھ (وضو کے لئے) پانی کا برتن لائے تھے، پھر انھوں نے آپ (ﷺ) کو ایک ایسی جگہ سجدے کی حالت میں دیکھا جو گھاس والی (اور نشیبی) زمین تھی۔ عمر (رضی اللہ عنہ) دُور ہو کر

آپ کی پشت کی طرف بیٹھ گئے، حتیٰ کہ آپ نے (سجدے سے) سر اٹھایا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے عمر! جب تُو نے مجھے سجدے میں دیکھا تو دُور ہٹ کر اچھا کیا ہے۔ بے شک جبریل علیہ السلام نے آکر مجھے بتایا: جو شخص آپ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس درجے بلند فرماتا ہے۔

❖ **تحقیق** ❖ اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر ۵/۲۱۵) اسے امام بخاری نے اپنی دوسری کتاب: الادب المفرد (۶۴۲) میں سلمہ بن وردان کی سند سے روایت کیا ہے اور سلمہ بن وردان ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۲۵۱۴) اور سنن الترمذی (۲۸۹۵ تحقیقی)

[۵] حدثنا يعقوب بن حميد: ہمیں یعقوب بن حمید (بن کاسب) نے حدثني أنس بن عياض عن سلمة حدیث بیان کی (کہا): مجھے انس بن ابن وردان: حدثني مالك بن أوس عیاض نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن الحدثان عن عمر بن الخطاب سلمہ بن وردان سے (اس نے کہا): مجھے قال: خرج النبي ﷺ يتبرز، مالک بن اوس بن الحدثان نے حدیث فاتبعته بإداوة [من ماء] ① فوجدته بیان کی، انھوں نے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) سے

① اضافہ افضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبدالحق الترمذی (ص ۹۹)

قد فرغ و وجدته ساجداً لله في شربة، فتنحيت عنه فلما فرغ رفع رأسه فقال: ((أحسنت يا عمر! حين تنحيت عني، إن جبريل أتاني فقال: من صلى عليك صلاة صلى الله عليه عشرًا، ورفعته عشر درجات.))

سے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ (ایک دفعہ) قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو میں پانی کا برتن لئے آپ کے پیچھے گیا، پھر میں نے دیکھا کہ آپ (طہارت سے) فارغ ہو چکے ہیں اور آپ ایک گھاس والی نشیبی زمین پر اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہیں، میں دور چلا گیا پھر جب آپ فارغ ہوئے، سر اٹھایا تو فرمایا: اے عمر! تم نے مجھ سے دُور جا کر اچھا کیا ہے، بے شک جبریل میرے پاس آئے تو کہا: جو شخص آپ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے اللہ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔

❖ **تحقیق** ❖ اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۴۔

اس کے مردود و باطل شاہد کے لئے دیکھئے مجمع الزوائد (۲/۲۸۸) اور فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبدالحق الترمذی (ص ۹۹-۱۰۰)

[۶] حدثنا عاصم بن علي قال: ثنا
شعبة بن الحجاج عن عاصم بن
عبيد الله [قال سمعت عبد الله] ①
ہمیں عاصم بن علی نے حدیث بیان کی،
کہا: ہمیں شعبہ بن الحجاج نے حدیث
بیان کی، انھوں نے عاصم بن عبید اللہ سے،

① دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبدالحق الترمذی (ص ۱۰۰)

جبکہ اصل میں غلطی سے عاصم بن عبید اللہ بن عامر بن ربیعہ چھپ گیا ہے۔

ابن عامر بن ربیعۃ عن أبیه قال: أَسْ نَ [کہا: میں نے سنا] عبد اللہ بن سمعت النبی ﷺ يقول: ((ما من عبد یصلّی علیّ إلا صلّت علیہ الملائکۃ ما صلّی علیّ، فلیقل من ذلك أو لیکثر.))

جو بندہ بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ درود پڑھتا رہتا ہے لہذا جس کی مرضی ہے وہ تھوڑا درود پڑھے اور جس کی مرضی ہے وہ زیادہ درود پڑھے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ابن ماجہ (۹۰۷ تحقیقی) اور احمد بن حنبل (۴۴۵/۳) وغیرہما نے شعبہ عن عاصم بن عبید اللہ عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن أبیه عامر بن ربیعۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے مسند الطیالسی (ج ۱۱، ۱۱۲۲، دوسرا نسخہ: ۱۲۳۸) عاصم بن عبید اللہ کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد (۱۵۰/۸) مصنف عبد الرزاق (۳۱۱۵، دوسرا نسخہ: ۳۱۲۰) اور حلیۃ الاولیاء (۱۸۰/۱) میں اس کی ضعیف متابعت بھی ہے۔ مصنف عبد الرزاق کی سند میں عبد اللہ بن عمر العمری (ضعیف عن غیر نافع) ہے اور حلیہ کی سند میں عبد اللہ بن عمر بن عبد الرحمن بن القاسم (!) ہے۔ دونوں سندوں میں عبد الرزاق مدلس ہیں اور سندیں عن سے ہیں لہذا یہ متابعت مردود ہے۔

[۷] حدثنا يحيى بن عبد الحميد قال: ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن أبي عمرو^① عن عبد الواحد بن محمد عن عبد الرحمن بن عوف قال: أتيت النبي ﷺ وهو ساجد فأطال السجود، قال: ((أتاني جبريل قال: من صلى عليك صليت عليه، ومن سلم عليك سلمت عليه، فسجدت لله شكراً)).

ہمیں یحییٰ بن عبد الحمید کی، کہا: ہمیں عبد العزیز بن محمد (بن عبید الدراوردی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن ابی عمرو سے، انھوں نے عبد الواحد بن محمد (بن عبد الرحمن بن عوف) سے، انھوں نے عبد الرحمن بن عوف (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سجدے میں تھے، پس آپ نے لمبا سجدہ کیا (اور) فرمایا: میرے پاس جبریل نے آکر کہا: جو شخص آپ پر درود پڑھے گا تو میں اس کے لئے دعا کروں گا اور جو آپ پر سلام پڑھے گا تو میں اس کے لئے سلامتی کی دعا کروں گا۔ پھر میں نے (یہ سن کر) اللہ کے لئے سجدہ شکر کیا۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے عبد بن حمید (۱۵۷) اور حاکم (المستدرک ۵۵۰/۱ ج ۲۰۱۹) وغیرہما نے سلیمان بن بلال سے، انھوں نے عمرو بن ابی عمرو سے، انھوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ (من المزیدی متصل الاسانید) سے، انھوں نے عبد الواحد بن محمد بن عبد الرحمن بن عوف سے، انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے اسے صحیح کہا ہے لیکن عبد الواحد بن

① اصل میں غلطی سے ”عمرو بن ابی عمرہ“ چھپ گیا ہے جو کہ غلط ہے۔ دیکھئے نسختہ الترمذی (ص ۱۰۴)

محمد کی اپنے دادا سے ملاقات یا سماع ثابت نہیں ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے۔
اس تخریج و تحقیق سے معلوم ہوا کہ عبدالعزیز الدر اور دی کی روایت میں عاصم بن عمر بن قتادہ
(ثقة) کا واسطہ رہ گیا ہے۔

❖ **فائدہ** ❖ اسے محمد بن نصر المروزی نے تعظیم قدر الصلوٰۃ (۱/۲۵۰ ح ۲۳۷) میں صحیح
سند کے ساتھ عبدالعزیز بن محمد الدر اور دی سے ”أنا عمرو بن أبي عمرو عن عبد الواحد
بن محمد بن عبد الرحمن بن عوف عن أبيه عن جدّه“ کی سند سے روایت کیا
ہے۔ اس سند میں محمد بن عبد الرحمن بن عوف مجہول الحال ہیں، جنہیں ابن حبان کے علاوہ کسی
نے بھی ثقہ قرار نہیں دیا لہذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔

❖ **تنبیہ** ❖ مسند احمد (۱/۱۹۱ ح ۱۶۶۲، ۱۶۶۳) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

[۸] حدثنا أبو ثابت قال: ثنا
عبد العزيز بن أبي حازم عن
العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه
عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ
قال: ((من صلى عليّ صلى الله
عليه عشراً))
ہمیں ابو ثابت (محمد بن عبید اللہ بن محمد
المدنی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان
کی، انھوں نے علاء بن عبد الرحمن (بن
یعقوب) سے، انھوں نے اپنے ابا
(عبدالرحمن بن یعقوب) سے، انھوں
نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر (ایک
دفعہ) درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس دفعہ
رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

❖ **تحقیق** ❖ اس کی سند صحیح ہے۔

اسے امام مسلم (ترقیم فواد عبد الباقی: ۴۰۸، ترقیم دار السلام: ۹۱۲) نے إسماعیل بن

جعفر عن العلاء عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه في سند من ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: ((من صلی علیّ واحدة صلی الله علیه عشرين)).

[۹] حدثنا عيسى بن ميناء قال: هميس عيسى بن ميناء (قالون المدنی ثنا محمد بن جعفر عن العلاء عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: ((من صلی علیّ واحدة صلی الله علیه عشرين)).

ہمیس عیسیٰ بن میناء (قالون المدنی ثنا محمد بن جعفر عن العلاء عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: ((من صلی علیّ واحدة صلی الله علیه عشرين)).

القاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیس محمد بن جعفر (بن ابی کثیر) نے حدیث بیان کی، انھوں نے علاء (بن عبد الرحمن بن یعقوب) سے، انھوں نے اپنے ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے، انھوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے (حدیث بیان کی کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

تحقیق صحیح ہے۔

اس میں قاری عیسیٰ بن میناء: قالون حسن الحدیث ہیں اور باقی سند صحیح ہے۔

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۸

[۱۰] حدثنا علي بن عبد الله قال: هميس علي بن عبد الله (بن جعفر المدینی ثنا زيد بن الحباب: حدثني موسى ابن عبيدة قال: أخبرني قيس بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن سعد بن إبراهيم عن أبيه عن جده

ہمیس علی بن عبد اللہ (بن جعفر المدینی ثنا زيد بن الحباب: حدثني موسى ابن عبيدة قال: أخبرني قيس بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن سعد بن إبراهيم عن أبيه عن جده

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیس زید بن الحباب نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے موسیٰ بن عبیدہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے قیس بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے

عبد الرحمن بن عوف قال: كان لا يفارق في النبي ﷺ بالليل والنهار خمسة نفر من أصحابه أو أربعة لما ينوبه من حوائجهم، قال: فجئت فوجدته قد خرج فتبعته، فدخل حائطاً من حيطان الأسواق^① فصلّى فسجد سجدة أطال فيها، فحزنت و بكيت فقلت: لأرى رسول الله ﷺ قد قبض الله روحه قال: فرفع رأسه وتراءيت له فدعاني فقال: ((مالك؟)) قلت: يا رسول الله! سجدت سجدة أطلت فيها فحزنت و بكيت، و قلت: لأرى رسول الله ﷺ قد قبض الله روحه قال: ((هذه سجدة سجدتها شكراً لربي فيما آتاني في أمّتي: من صلّى عليّ صلاة كتب الله له عشر حسنات.))

خبر دی، انھوں نے سعد بن ابراہیم (بن عبد الرحمن بن عوف) سے، انھوں نے اپنے ابا (ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف) سے انھوں نے اُن (سعد) کے دادا عبد الرحمن بن عوف (رضی اللہ عنہ) سے (روایت بیان کی کہ) انھوں نے فرمایا: رات ہو یا دن، نبی ﷺ کے سائے سے آپ کے تین چار صحابہ جدا نہیں ہوتے تھے تاکہ آپ کی ضروریات پوری کرتے رہیں۔ انھوں (سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے کہا: پھر جب میں آیا تو دیکھا کہ آپ باہر تشریف لے گئے ہیں تو میں آپ کے پیچھے چلا، پھر آپ اسواف (مدینہ کی ایک جگہ کا نام/ یا بازار) کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے تو آپ نے نماز پڑھی پھر لمبا سجدہ کیا تو مجھے پریشانی لاحق ہوئی اور میں رونے لگا، میں نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کی روح کو قبض کر لیا ہے۔

(رسول اللہ ﷺ نے بعد میں آکر) فرمایا:

① عبد الحق الترمذی کے نسخے میں ”الاسواف“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۰۶

یہ سجدہ شکر ہے جو میں نے اپنے رب کے لئے کیا ہے کیونکہ اُس نے مجھے میری اُمت کے بارے میں یہ بات عطا فرمائی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر ۵/۲۱۵)

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۲/۳۸۴ ح ۸۳۲۵، ۲/۵۱۷-۵۱۸ ح ۷۰۷۸) اور ابو یعلیٰ (المسند: ۸۵۸) وغیرہا نے بھی زید بن الحباب کی سند سے روایت کیا ہے۔
موسیٰ بن عبیدہ مشہور ضعیف راوی ہے۔

نیز دیکھئے تقریب التہذیب (۶۹۸۹) اور سنن ابن ماجہ (۱۵۵۹، تحقیقی)

[۱۱] حدثنا مسدد قال: ثنا بشر بن المفضل قال: ثنا عبد الرحمن بن إسحاق عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: ((من صلى عليّ مرة واحدة كتب الله له عشر حسنات.))

ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن المفضل نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد الرحمن بن اسحاق (المدنی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے علاء بن عبد الرحمن سے، انھوں نے اپنے ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے، انھوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند حسن لذاتہ، صحیح لغیرہ ہے۔

اسے احمد بن حنبل (۲۶۲/۲ ح ۷۵۶۱) ترمذی (۳۵۴۵، ۴۸۵) اور ابن حبان (الاحسان: ۹۰۵، دوسرا نسخہ: ۹۰۸ من طریق بشر بن المفصل) وغیرہم نے عبد الرحمن بن اسحاق المدنی کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۸

[۱۲] حدثنا عبد الرحمن بن واقد ہمیں عبد الرحمن بن واقد العطار نے العطار قال: ثنا هشيم قال: ثنا العوام بن حوشب: حدثني رجل من بني أسد عن عبد الرحمن بن عمرو قال: من صلى على النبي ﷺ كتب [الله^۱] له عشر لحسنات، و محي عنه عشر سيئات، ورفع له عشر درجات .

ہمیں عبد الرحمن بن واقد العطار نے العطار قال: ثنا هشيم قال: ثنا العوام بن حوشب: حدثني رجل من بني أسد عن عبد الرحمن بن عمرو قال: من صلى على النبي ﷺ كتب [الله^۱] له عشر لحسنات، و محي عنه عشر سيئات، ورفع له عشر درجات .

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عوام بن حوشب نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے بنو اسد کے ایک آدمی نے حدیث بیان کی، اس نے عبد الرحمن بن عمرو سے، انھوں نے کہا: جس نے نبی ﷺ پر درود پڑھا تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور دس درجے بلند فرماتا ہے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۷، ۱۳۸)

عبد الرحمن بن واقد العطار مجہول الحال ہے۔ بنو اسد کا آدمی مجہول العین ہے اور عبد الرحمن بن عمرو کا تعین مطلوب ہے۔

﴿فائدہ﴾ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ (المصنف ۵۱۶/۲ ح ۸۶۹۸) نے ہشیم عن العوام: ثارجل من بني أسد عن عبد الله بن عمر کی سند سے روایت کیا ہے، اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

[دعائیں درود]

[۱۳] حدثنا علي بن عبد الله قال: هميس علي بن عبد الله (بن جعفر المديني) ثنا سفیان عن يعقوب بن زيد بن طلحة التيمي قال قال رسول الله ﷺ: ((أتاني آتٍ من ربي فقال: ما من عبد يصلي عليك صلاة إلا صلى الله عليه بها عشراً)) فقام إليه رجل فقال: يا رسول الله! أجعل نصف دعائي لك؟ قال: ((إن شئت)) قال: ألا^① أجعل ثلثي دعائي لك؟ قال: ((إن شئت)) قال: ألا^① أجعل دعائي لك كله؟ قال: ((إذن يكفيك الله هم الدنيا وهم الآخرة.)) قال شيخ كان بمكة يقال له منيع لسفيان: عمن أسنده؟ قال: لا أدري.

ہمیں علی بن عبد اللہ (بن جعفر المدینی) نے کہا: ہمیں سفیان (بن یعقوب بن زید بن طلحہ التیمی) نے حدیث بیان کی، انہوں نے یعقوب بن زید بن طلحہ التیمی سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والے نے آکر کہا: جو بندہ بھی آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا تو اس کے بدلے میں اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنی آدھی دعا آپ کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو! (یعنی تمہاری مرضی ہے۔) اس نے کہا: کیا میں آپ کے لئے اپنی دعائیں سے دو تہائی مقرر نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو! اس نے کہا: کیا میں اپنی ساری دعائیں آپ کے لئے مقرر نہ کر دوں؟

① عبد الحق الترمذی کے نسخے میں ”الا“ کے بجائے ”لا“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۰۸

آپ نے فرمایا: تو پھر دنیا اور آخرت میں
تمہارے لئے اللہ کافی ہے۔
مکہ کے ایک منبع نامی شیخ نے سفیان (بن
عیینہ) سے پوچھا: اُس (یعقوب بن زید)
نے اس (حدیث) کی سند کس سے بیان
کی تھی؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں
ہے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر ۵/۲۱۵)
اسے عبد الرزاق (المصنف ۲/۲۱۵ ح ۳۱۱۴) نے عن کے ساتھ سفیان بن عیینہ سے،
اور عبد الوہاب بن علی السبکی (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۱/۱۲۸، تحقیق مصطفیٰ عبد القادر عطا)
نے اسماعیل بن اسحاق القاضی کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: یہ مرسل یعنی منقطع روایت ہے۔

دوم: سفیان بن عیینہ مدلس تھے اور یہ روایت معتن ہے لہذا مرسل تک مرسل بھی ثابت
نہیں ہے۔ ابن عیینہ کی تدلیس کے لئے دیکھئے میری کتاب الفتح المبین فی تحقیق طبقات
المدلسین (ص ۲۱ تا ۵۲/۲)

تنبیہ: مصنف عبد الرزاق میں سفیان بن عیینہ کے سماع کی تصریح موجود ہے لیکن یہ سند
امام عبد الرزاق بن ہمام (مدلس) کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[۱۴] حدثنا سعيد بن سلام

العطار قال: ثنا سفیان یعنی الثوري

عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن

الطفيل بن أبي بن كعب عن أبيه

قال: كان رسول الله ﷺ يخرج

في ثلثي^١ الليل فيقول: ((جاء ت

الراحفة تتبعها الرادفة جاء الموت

بما فيه))، وقال أبي: يا رسول الله!

إني أصلي من الليل: أفأجعل لك

ثلث صلاتي؟ قال رسول الله

ﷺ: ((الشطر)) قال: أفأجعل

لك شطر صلاتي؟ قال رسول الله

ﷺ: ((الثلثان أكثر)) قال:

أفأجعل لك صلاتي كلها؟ [قال]:

((إذن يغفر لك ذنبك كله.))

ہمیں سعید بن سلام العطار نے حدیث

بیان کی، کہا: ہمیں سفیان یعنی ثوری نے

حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن محمد

بن عقیل سے، اُس نے طفیل بن ابی بن

کعب سے، انھوں نے اپنے ابا (ابی بن

کعب رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے فرمایا:

رات کے آخری پہر میں رسول اللہ ﷺ

باہر تشریف لاتے تو فرماتے: قیامت کا

زلزلہ آپہنچا، اس کے پیچھے صور کی دوسری

آواز ہوگی، موت اپنے آثار کے ساتھ آگئی

ہے۔ اُبی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: یا رسول اللہ! میں

رات کو نماز پڑھتا ہوں تو کیا میں اپنی نماز کا

ایک تہائی حصہ آپ (پر درود) کے لئے

خاص کر دوں؟ آپ نے فرمایا: آدھا حصہ

میں نے کہا: کیا میں آپ کے لئے اپنی

آدھی نماز مقرر کر دوں؟ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: دو تہائی اکثر ہیں۔

انھوں نے کہا: کیا میں آپ کے لئے اپنی

ساری نماز خاص کر دوں؟

(تو آپ نے فرمایا): ایسا کرو گے تو اللہ

تمہارے سارے گناہ معاف کر دے گا۔

① قال اسعد سالم: ”الصواب: في ثلث الليل، كما في الأصل“ (بیان اوہام الالبانی ص ۱۱)

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے عبد الوہاب بن علی السبکی نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ (۱۲۸/۱) میں اسماعیل بن اسحاق القاضی کی سند سے، ترمذی (۲۳۵۷) احمد بن حنبل (المسند ۵/۱۳۶) اور حاکم (۵۱۳/۲) وغیرہم نے سفیان ثوری کی سند سے روایت کیا ہے۔

سعید بن سلام العطار جمہور کے نزدیک سخت مجروح و متروک راوی ہے۔ لیکن قبیصہ بن عقبہ اور امام وکیع بن الجراح نے اُس کی متابعت کر رکھی ہے۔ یہ سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

- اول: عبد اللہ بن محمد بن عقیل قول راجح میں جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔
- دوم: سفیان ثوری قول راجح میں طبقہ ثالثہ کے مدلس تھے اور یہ روایت عن سے ہے۔
- شعب الایمان (۱۵۸۰) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

[نبی ﷺ پر درود نہ پڑھنے والے کے لئے وعید]

[۱۵] حدثنا عبد الله بن مسلمة همیں عبد اللہ بن مسلمہ (القنعنی) نے قال: ثنا سلمة بن وردان قال: حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلمہ بن وردان سمعت أنس بن مالك يقول: نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے انس بن ارتقى النبي ﷺ على المنبر درجة مالک (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا: فقال: ((آمين)) ثم ارتقى الثانية نبی ﷺ منبر کے ایک درجے پر چڑھے تو فقال: ((آمين)) ثم ارتقى الثالثة فرمایا: آمین۔ فقال: ((آمين)) ثم استوى فجلس پھر دوسرے درجے (زینے) پر چڑھے تو فقال أصحابه: علا^۱ ما أمنت؟ قال: فرمایا: آمین۔

① عبد الحق الترمذی کی نسخے میں ”علی ما أمنت؟“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۱۰

((أتاني جبريل فقال: رغم أنف امرئ ذكرت عنده فلم يصل عليك فقلت: ((آمين)) فقال: رغم أنف امرئ أدرك أبويه فلم يدخل الجنة فقلت: ((آمين)) فقال: رغم أنف امرئ أدرك رمضان فلم يغفر له فقلت: ((آمين))))

پھر تیسرے درجے پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔
 پھر بلند ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ کے صحابہ نے
 پوچھا: آپ نے کس لئے آمین، آمین کہی
 ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے پاس جبریل
 آئے تو کہا: اس آدمی کی ناک خاک آلود
 ہو جس کے سامنے آپ (ﷺ) کا ذکر کیا
 جائے تو پھر وہ آپ پر درود نہ پڑھے، تو
 میں نے کہا: آمین، پھر اس (جبریل) نے
 کہا: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جو
 اپنے والدین کو پائے پھر وہ جنت میں
 داخل نہ ہو تو میں نے کہا: آمین، پھر اس
 (جبریل) نے کہا:
 اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جو
 رمضان کا مہینہ پائے پھر اس کے گناہ نہ
 بخشے جائیں تو میں نے کہا: آمین۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے بزار (کشف الاستار ۴/۴۹۷ ح ۳۱۶۸) اور جعفر الفریابی وغیرہا نے سلمہ بن وردان کی سند سے روایت کیا ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص ۶۷)
 سلمہ بن وردان ضعیف راوی تھا۔ دیکھئے حدیث سابق: ۴
 اس باب میں آنے والی حدیث (۱۶) صحیح ہے۔ والحمد للہ

[۱۶] حدثنا مسدد قال: ثنا بشر بن المفضل قال: ثنا عبد الرحمن بن إسحاق عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يَصِلْ عَلَيَّ وَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ أَبُوهُ عِنْدَ الْكَبِيرِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يَغْفَرَ لَهُ))

ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن المفضل نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد الرحمن بن اسحاق (المدنی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید المقبری سے، انھوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جو اپنے والدین کو (اُن کے) بڑھاپے میں پائے پھر وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکیں اور اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جس کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آئے پھر اُس کی مغفرت سے پہلے (ہی) گزر جائے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند حسن ہے۔

اسے ترمذی (۳۵۴۵) اور احمد (۲۵۴۲) وغیرہما نے عبد الرحمن بن اسحاق المدنی کی سند سے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا: ”حسن غریب“
اسے ابن حبان (الاحسان: ۹۰۵) نے صحیح قرار دیا ہے اور صحیح مسلم (۲۵۵۱) وغیرہ میں اُس کے شواہد بھی ہیں۔

[۱۷] حدثنا المقدمي قال: ثنا
يزيد بن زريع قال: ثنا عبد الرحمن
ابن إسحاق بإسناده نحوه .
ہمیں (محمد بن ابی بکر) المقدمی نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد الرحمن
بن اسحاق (المدنی) نے اسی سند کے
ساتھ اس طرح کی حدیث بیان کی۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند حسن ہے۔

دیکھئے حدیث سابق: ۱۶، اور الصلوٰۃ علی النبی ﷺ لا بن ابی عاصم (۶۵)

[۱۸] حدثنا أبو ثابت قال: ثنا
عبد العزيز بن أبي حازم عن كثير
ابن زيد عن الوليد بن رباح عن
أبي هريرة أن رسول الله ﷺ رقي
المنبر فقال: ((آمين، آمين، آمين))،
ف قيل له: يا رسول الله! ما كنتَ
تصنع هذا؟ فقال: ((قال لي
جبريل: رغم أنف عبد دخل عليه
رمضان لم يغفر له فقلت: آمين ثم
قال: رغم أنف عبد أدرك أبويه أو
أحدهما لم يدخله^① الجنة، فقلت:
آمين ثم قال: رغم أنف عبد ذكرت
آمين، أبو ثابت (محمد بن عبید اللہ بن محمد
المدنی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
عبد العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان
کی، انھوں نے کثیر بن زید سے، انھوں
نے ولید بن رباح سے انھوں نے ابو ہریرہ
(رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر
چڑھے تو آپ نے (تین دفعہ) فرمایا:
آمین، آمین، آمین .
آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے
رسول! آپ اس طرح (پہلے تو) نہیں
کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: مجھے جبریل
نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو

.....

① شیخ البانی کے نسخے میں ”یدخله“ چھپ گیا ہے۔ دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ متحقق الترکمانی ص ۱۱۳

عندہ فلم یصل علیک، فقلت: جو رمضان (کا مہینہ) پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو سکے تو میں نے کہا: آمین پھر اس (جبریل) نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جو اپنے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کو پائے پھر وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکے تو میں نے کہا: آمین پھر اس (جبریل) نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے پھر وہ آپ پر درود نہ پڑھے تو میں نے کہا: آمین .

﴿تحقیق﴾ اس کی سند حسن ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۴۶۲) اسے امام ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (۱۹۲/۳ ح ۱۸۸۸) میں کثیر بن زید کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۱۹] حدثنا محمد بن إسحاق ہمیں محمد بن اسحاق (الصاعانی) نے قال: ثنا ابن أبي مریم قال: ثنا حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سعید بن محمد بن ہلال: حدثني سعد بن الحكم) ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، إسحاق بن كعب بن عجرة عن أبيه کہا: ہمیں محمد بن ہلال (بن ابی ہلال المدنی) نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے سعد بن اسحاق بن كعب بن عجرة نے ((احضروا المنبر)) فحضرنا فلما ارتقى الدرجة قال: حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے ابا ((آمین)) ثم ارتقى الدرجة الثانية (اسحاق بن كعب) سے، انھوں نے كعب

فقال: ((آمین)) ثم ارتقى الدرجة الثالثة فقال: ((آمین)) فلما فرغ نزل عن المنبر قال فقلنا له: يا رسول الله! لقد سمعنا منك اليوم شيئاً ما كنا نسمعه؟ قال:

((إن جبريل عرض لي فقال: بعد من أدرك رمضان فلم يغفر له فقلت: آمین، فلما رقيت الثانية قال: بعد من ذكرت عنده فلم يصل عليك، فقلت: آمین، فلما رقيت الثالثة قال: بعد من أدرك أبويه الكبر أو أحدهما فلم يدخلا الجنة، فقلت: آمین.))

بن عجرہ (رضی اللہ عنہ) سے (حدیث بیان کی) انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منبر لے آؤ“ تو ہم منبر لے آئے پھر آپ جب ایک درجے (زینے) پر چڑھے تو آمین کہی پھر دوسرے درجے پر چڑھے تو فرمایا: آمین، پھر تیسرے درجے پر چڑھے تو کہا: آمین۔ جب آپ (خطبے سے) فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے اتر آئے۔ ہم نے آپ سے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ کو ایسی چیز کہتے ہوئے سنا ہے جو اس سے پہلے ہم نہیں سنتے تھے؟ آپ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے تو کہا: دُور ہو جائے وہ شخص جو رمضان پائے پھر اس کی مغفرت نہ کی جائے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں دوسرے زینے پر چڑھا تو جبریل نے کہا: دُور ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو پھر وہ آپ پر درود نہ پڑھے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں تیسرے زینے پر چڑھا تو اس (جبریل) نے کہا: دُور ہو جائے وہ شخص جو اپنے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کو پائے پھر وہ اسے جنت

میں داخل نہ کرا سکیں تو میں نے کہا: آمین۔

تحقیق اس کی سند حسن ہے۔ اسے حاکم (۱۵۳/۴-۱۵۴ ح ۷۵۶) نے سعید بن ابی مریم کی سند سے روایت کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے لہذا اسحاق بن کعب بن مالک کو مجہول کہنا غلط اور مردود ہے۔

تنبیہ اسعد سالم کا خیال ہے کہ سعد بن اسحاق کی اسحاق بن کعب سے روایت منقطع ہے۔ دیکھئے بیان اوہام الالبانی (ص ۳۰، ۳۱)

[نبی ﷺ تک فرشتوں کا درود پہنچانا]

[۲۰] [حدثنا إسماعيل بن أبي] [ہمیں اسماعیل بن ابی اولیس نے حدیث
أويس قال] ^①: حدثنا جعفر بن بیان کی]: ہمیں جعفر بن ابراہیم بن محمد بن
إبراهيم بن محمد بن علي بن علی بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نے
عبد الله بن جعفر بن أبي طالب حدیث بیان کی، اس نے اپنے شہر (یا
عمن أخبره من أهل بلده ^② عن اپنے اہل بیت) کے اس شخص سے جس
علي بن حسين بن علي أن رجلاً نے اُسے خبر بیان کی تھی، اُس نے علی بن
كان يأتي كل غداة فيزور قبر النبي حسين بن علي (بن ابی طالب عرف زین
ﷺ ويصلي عليه ويصنع من العابدین) سے (روایت بیان کی) کہ
ذلك ما اشتهره عليه علي بن ایک آدمی ہر صبح نبی ﷺ کی قبر کی زیارت
الحسين، فقال له علي بن الحسين کرتا تھا اور آپ پر درود پڑھتا تھا اور اس
ما يحملك علي هذا؟ قال: أحب میں سے وہ کچھ کرتا تھا جسے علی بن الحسین

① فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۱۴) اور لسان المیزان (۱۰۷/۲)

② عبد الحق الترمذی کے نسخے میں ”من اهل بيته“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۱۶

التسليم على النبي ﷺ فقال له علي بن حسين^①: هل لك أن أحدثك حديثاً عن أبي؟ قال: نعم! فقال له علي بن حسين: أخبرني أبي عن جدي أنه قال قال رسول الله ﷺ: ((لا تجعلوا قبوري عيداً، و لا تجعلوا بيوتكم قبوراً، و صلّوا عليّ و سلّموا حيثما كنتم، فسيلغني سلامكم و صلاتكم))

نے مشہور کر دیا (یا مشاہدہ فرمایا) تو انھوں نے اس آدمی سے کہا: تم یہ کام کیوں کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں نبی ﷺ پر سلام پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ تو علی بن حسین نے اُسے کہا: کیا میں تجھے اپنے ابا (سیدنا حسین رضی اللہ عنہ) سے ایک حدیث سناؤں؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو علی بن حسین نے اسے کہا: مجھے میرے ابا (حسین بن علی رضی اللہ عنہ) نے خبر دی، وہ میرے دادا (سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قبر کو عید نہ بناؤ (یعنی اس پر میلہ نہ لگانا) اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، اور تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھو، تمھارا صلوٰۃ و سلام مجھ تک پہنچ جائے گا۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر ۲/۲۳۵ تحقیق عبدالرزاق المہدی) اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۲/۵۷۳ ح ۵۳۱) اور ابو یعلیٰ الموصلی (المسند: ۴۶۹) وغیرہا نے جعفر بن ابراہیم کی سند سے سند کے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:
اول: شہر یا اہل بیت کا شخص مجہول العین ہے۔

① عبدالحق ترکمانی کے نسخے میں ”علی بن الحسین“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۱۷

دوم: جعفر بن ابراہیم بن محمد مجہول الحال ہے۔

[۲۱] حدثنا مسدد قال: ثنا يحيى
عن سفيان: حدثني عبد الله بن
السائب عن زاذان عن عبد الله _
هو ابن مسعود _ عن النبي ﷺ
قال: ((إن لله في الأرض ملائكة
سياحين يبلغوني من أمتي السلام))
ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
یحییٰ (بن سعید القطان) نے حدیث بیان
کی، انھوں نے سفيان (ثوری) سے
(انھوں نے کہا: مجھے عبد اللہ بن السائب
نے حدیث بیان کی، زاذان (ابو عمر) سے
انھوں نے عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے،
انھوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے
فرمایا: اللہ کے فرشتے زمین میں سیر کرتے
ہیں، وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے
ہیں۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے نسائی (المجتبیٰ ۳/۴۳۳ ح ۱۲۸۳: الکبریٰ / الملائکۃ من حدیث محمد بن بشار عن یحییٰ
[القطان] بحوالہ تحفۃ الاشراف ۷/۲۱۷ ح ۹۲۰۴) احمد (۴۴۱/۱) اور ابن حبان (الاحسان:
۹۱۰ یا ۹۱۴) وغیرہم نے سفيان ثوری کی سند سے روایت کیا ہے۔

سفيان ثوری نے سماع کی تصریح کر دی ہے اور اہل سنت کے جلیل القدر ثقہ راوی
زاذان ابو عمر الکندی پر ہر قسم کی جرح مردود ہے۔ والحمد للہ

تفصیل کے لئے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب: توضیح الاحکام (۵۵۰-۵۵۶)

فائدہ حاکم (۴۲۱/۲) ذہبی اور ابن القیم (جلاء الافہام ص ۶۰) نے اس حدیث
کو صحیح قرار دیا ہے۔

[جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنا]

[۲۲] حدثنا علي بن عبد الله
قال: ثنا حسين بن علي الجعفي
قال: ثنا عبد الرحمن بن يزيد بن
جابر سمعته يذكر عن أبي
الأشعث الصنعاني عن أوس بن
أوس أن رسول الله ﷺ قال:
(إن من أفضل أيامكم يوم
الجمعة، فيه خلق آدم وفيه قبض و
فيه النفخة وفيه الصعقة، فأكثروا
علي من الصلاة^① فإن صلاتكم
معروضة علي.) قالوا: يا رسول الله!
كيف تعرض عليك صلاتنا وقد
أرمت؟ يقولون: قد بليت _ قال:
(إن الله حرم على الأرض أن
تأكل أجساد الأنبياء.)

ہمیں علی بن عبد اللہ (المدینی) نے
حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں حسین بن علی
الجعفی نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں
عبد الرحمن بن یزید بن جابر (!) نے
حدیث بیان کی ، میں نے اسے ابوالاشعث
الصنعانی (شراحیل بن آدم) سے بیان
کرتے ہوئے سنا ، انھوں (ابوالاشعث)
نے اوس بن اوس (رضی اللہ عنہ) سے (روایت
بیان کی) کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: تمہارے دنوں میں سب سے افضل
جمعہ کا دن ہے ، اس میں آدم (علیہ السلام) پیدا
کئے گئے اور اسی میں فوت ہوئے ، اسی میں
صور پھونکا جائے گا اور اسی میں قیامت کی
بے ہوشی ہے لہذا (اس دن) مجھ پر کثرت
سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر
پیش ہوگا۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارا
درود کس طرح آپ پر پیش ہوگا ، حالانکہ آپ

① اضافہ از نسخہ الترکمانی (ص ۱۱۹) ② قال اسعد سالم: "سقط من المطبوعة قوله: "فيه" وهي ثابتة في الأصل" (بیان ادھام الالبانی ص ۱۳) یعنی قوله: فأكثروا علي من الصلاة فيه ...

کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ نے فرمایا:
اللہ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام کر
دیا ہے کہ وہ انھیں کھائے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔ اسے ابو داؤد (۱۰۴۷، ۱۵۳۱) نسائی (۹۱/۳) ۱۶۳۶۲ اور ابن ماجہ (۱۰۸۵) وغیرہم نے حسین بن علی الجعفی کی سند سے نقل کیا ہے۔
اس روایت میں علتِ قادیہ یہ ہے کہ حسین الجعفی اور ابواسامہ کا استاذ عبد الرحمن بن یزید بن جابر نہیں بلکہ عبد الرحمن بن یزید بن تمیم ہے جیسا کہ امام بخاری، ابوزرعہ الرازی، ابو حاتم الرازی اور دیگر جلیل القدر محدثین کی تحقیق سے ثابت ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے شرح علل الترمذی لابن رجب (۶۸۴-۶۷۹/۲) ذکر من حدّث عن ضعیف وسماء باسم ثقہ) اور میری کتاب: تخریج النہایۃ فی الفتن والملاحم (ج ۵۴۵) سیر اللہ لنا طبعہ)

حافظ دارقطنی، حافظ ابن القیم اور بعض علماء کا یہ کہنا کہ یہ عبد الرحمن بن یزید بن جابر ہی ہے لیکن ان کی تحقیق کبار علماء کی تحقیقات کے مقابلے میں قابلِ سماعت نہیں لہذا یہ روایت عبد الرحمن بن یزید بن تمیم کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

﴿فائدہ﴾ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ انبیائے کرام کے اجسام مبارکہ کو، اُن کی وفات کے بعد زمین کی مٹی نہیں کھاتی۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”وَالْأَرْضُ لَا تَأْكُلُ الْأَنْبِيَاءَ“ اور زمین نبیوں (کے جسموں) کو نہیں کھاتی۔ الخ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۷/۱۳-۲۸/۲۸ ج ۳۳۸۰۸ وسندہ صحیح)

حافظ ابن حجر نے کہا: بے شک آپ (ﷺ) اپنی وفات کے بعد اگرچہ زندہ ہیں لیکن یہ اخروی زندگی ہے جو دنیاوی زندگی کے مشابہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم

(فتح الباری ج ۷ ص ۳۳۹ تحت ج ۴۰۴۲)

تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب: علمی مقالات (ج ۱ ص ۱۹-۲۶)

[انبیاء علیہم السلام کا جسم اقدس اور زمین]

[۲۳] حدثنا سليمان بن حرب ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان
 قال: ثنا جرير بن حازم قال: کی، کہا: ہمیں جریر بن حازم نے حدیث
 سمعت الحسن يقول قال رسول الله بیان کی، کہا: میں نے حسن (بصری) کو
 ﷺ: ((لا تأكل الأرض جسد من کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 كلمه روح القدس)) فرمایا: زمین اس جسم کو نہیں کھاتی، جس سے
 روح القدس (فرشتے) نے کلام کیا ہے۔

تحقیق اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر ۵/۲۲۳)
 حسن بصری رحمہ اللہ تابعی تھے اور تابعی کی رسول اللہ ﷺ سے روایت ضعیف ہوتی
 ہے، الا یہ کہ وہ متصل صحیح سند بیان کر دیں۔
 دیکھئے مقدمہ صحیح مسلم (طبع دار السلام ص ۲۰، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۲۲)
 یہ بات صحیح اور برحق ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجساد مبارکہ
 (جسوں) کو مٹی نہیں کھاتی اور وہ محفوظ رہتے ہیں۔ دیکھئے حدیث سابقہ: ۲۲۔

[درود پہنچانے کے لئے فرشتے کا تقرر]

[۲۴] حدثنا إبراهيم بن الحجاج ہمیں ابراہیم بن الحجاج نے حدیث بیان کی،
 قال: ثنا وهيب عن أيوب قال: کہا: ہمیں وہیب (بن خالد) نے حدیث
 بلغني_والله أعلم_ أن ملكًا موكل بیان کی کہ ایوب (السختیانی) نے کہا:
 بكل من صلى على النبي ﷺ حتى اور اللہ جانتا ہے، مجھے پتا چلا ہے کہ ایک فرشتہ

یبلغہ النبی ﷺ

اس پر مقرر کیا گیا ہے کہ جو شخص نبی ﷺ پر درود پڑھے تو اسے نبی ﷺ تک پہنچا دے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۲۹)

روایت مذکورہ کا جس شخص سے پتا چلا ہے، اُس کا اپنا کوئی اتا پتا نہیں یعنی اس روایت کا قائل مجہول ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے۔

[کیا نبی ﷺ پر امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں؟]

[۲۵] حدثنا سليمان بن حرب
قال: ثنا حماد بن زيد قال: ثنا غالب
القطان عن بكر بن عبد الله
المزني: قال رسول الله ﷺ:
(«حياتي خير لكم تحدثون و
يحدث لكم فإذا أنا مت كانت
وفاتي خيراً لكم، تعرض عليّ
أعمالكم، فإن رأيتُ خيراً حمدت
الله، وإن رأيتُ غير ذلك
استغفرتُ الله لكم.»)

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں غالب القطان نے حدیث بیان کی، انھوں نے بکر بن عبد اللہ المزنی (تابعی) سے (روایت بیان کی) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری زندگی تمھارے لئے بہتر (نمونہ) ہے، تم باتیں کرتے ہو اور تم سے باتیں کی جاتی ہیں، پھر جب میں فوت ہو جاؤں گا تو میری وفات تمھارے لئے بہتر ہوگی، مجھ پر تمھارے اعمال پیش کئے جائیں گے پھر جب میں خیر دیکھوں گا تو اللہ کی حمد و ثناء بیان

کروں گا اور اگر اس کے علاوہ کچھ اور
دیکھا تو اللہ سے تمہارے لئے استغفار
کروں گا۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

مرسل روایت کے بارے میں امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا:

”والمرسال من الروایات فی أصل قولنا وقول أهل العلم بالأخبار ليس بحجة“ ہمارے اصل قول میں اور حدیث کے ماہر علماء کے قول میں مرسل روایتیں حجت نہیں ہیں۔ (مقدمہ صحیح مسلم ص ۲۰ باب صحیح الاحتجاج بالحدیث المعصن... الخ)

﴿فائدہ﴾ مسند البزار میں عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد عن سفیان (الثوری)

عن عبد اللہ بن السائب عن زاذان عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سند سے ایک روایت کے آخر میں اسی قسم کا متن لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے الضعیفہ للالبانی (۲/۴۰۴ ج ۵ ص ۹۷)

یہ سند تین وجہ سے ضعیف ہے:

اول: سفیان ثوری مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔

دوم: عبد المجید بن ابی رواد مدلس ہے اور روایت عن سے ہے۔ دیکھئے الفتح المبین (۳/۸۲)

سوم: عبد المجید بن ابی رواد قول راجح میں جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

دیکھئے الفتح المبین (ص ۵۵) اور تحفۃ الاقویاء (۲۴۲)

[۲۶] حدثنا الحجاج بن المنهال ہمیں حجاج بن المنہال نے حدیث بیان کی،

قال: ثنا حماد بن سلمة عن كثير کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی،

أبي الفضل عن بكر بن عبد الله: انھوں نے ابو الفضل کثیر (بن یسار) سے،

أن رسول الله ﷺ قال: اس نے بکر بن عبد اللہ (المزنی - تابعی)

((حياتي خير لكم، ووفاتي لكم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خیر، تحدّثون فیحدّث لکم، فإذا
 أنا متّ عرضت علیّ أعمالکم فإن
 رأیت خیراً حمدت اللّٰه وإن رأیتُ
 شراً استغفرت اللّٰه لکم.))

میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے، اور
 میری وفات تمہارے لئے بہتر ہے، تم
 باتیں کرتے ہو تو تم سے باتیں کی جاتی
 ہیں۔ جب میں فوت ہو جاؤں گا تو
 تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوں
 گے، پھر جب میں (تمہارے اعمال میں
 سے) خیر دیکھوں گا تو اللہ کی حمد بیان
 کروں گا اور اگر شر دیکھوں گا تو اللہ سے
 تمہارے لئے استغفار کروں گا۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۵

[جمعہ کا دن اور درود]

[۲۷] حدّثنا عبد الرحمن بن
 واقد العطار قال: ثنا هشیم قال: ثنا
 حصین بن عبد الرحمن عن یزید
 الرقاشی [قال] ^۱: إن ملکاً موکل
 یوم الجمعة: من صلی علی النبی
 ﷺ یبلغ النبی ﷺ یقول:
 إن فلاناً من أمتک صلی علیک .

ہمیں عبد الرحمن بن واقد العطار نے
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حصین بن
 عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، انھوں نے
 یزید (بن ابان) الرقاشی (ضعیف تابعی)
 سے (روایت بیان کی): ایک فرشتہ مقرر کیا
 گیا ہے کہ جمعہ کے دن جو شخص نبی ﷺ پر

① اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بتحقیق عبدالحق الترمذی (ص ۱۲۶)

درود پڑھتا ہے تو وہ آپ کو یہ کہتے ہوئے
پہنچا دیتا ہے کہ آپ کی امت میں سے
فلاں آدمی نے آپ پر درود پڑھا ہے۔

تحقیق ضعیف ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف (۵۱۶/۲-۵۱۷ ح ۸۶۹۹) میں ہشیم بن بشیر سے
روایت کیا ہے۔ یزید بن ابان الرقاشی بذاتِ خود ضعیف راوی تھا۔
دیکھئے تقریب التہذیب (۷۶۸۳) اور سنن ابن ماجہ (۴۳۱ تحقیقی)

[۲۸] حدثنا مسلم قال: ثنا مبارك عن الحسن عن النبي ﷺ قال: ((أكثرُوا علي الصلاة يوم الجمعة.))
ہمیں مسلم (بن ابراہیم الازدی
الفراییدی) نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں مبارک (بن فضالہ) نے حدیث
بیان کی، انھوں نے حسن (بصری) سے،
انھوں نے نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا:
جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔ یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: مبارک بن فضالہ مدلس تھے۔ دیکھئے طبقات المدلسین مع الفتح المبین (۳/۹۳)
اور یہ روایت عن سے ہے۔

دوم: یہ مرسل ہے اور مرسل روایت ضعیف ہوتی ہے۔

امام ابو زرہ الرازی اور امام ابو حاتم الرازی دونوں نے فرمایا: ”لا يحتج بالمراسیل“
مرسل روایات کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔ (کتاب الراہل لابن ابی حاتم ص ۷)
درج بالا تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ روایت حسن بصری سے بھی ثابت نہیں ہے اور اگر
ثابت ہوتی تو بھی ضعیف و مردود تھی۔ نیز دیکھئے آنے والی حدیث: ۴۰

[۲۹] حدثنا سلم بن سليمان همیں سلم بن سلیمان الفہمی نے حدیث الضبی قال: ثنا أبو حرة عن الحسن بیان کی، کہا: ہمیں ابو حرہ (الرقاشی واصل قال قال رسول الله ﷺ: بن عبد الرحمن) نے حدیث بیان کی، ((أكثرُوا عليَّ الصلاة يوم الجمعة، انھوں نے حسن (بصری) سے کہ رسول اللہ ﷺ فأنها تعرض عليَّ.))

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ یہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (۲/۵۱۷ ح ۸۷۰۰) نے ہشیم: انا أبو حرة کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: ابو حرہ الرقاشی مدلس تھے۔ دیکھئے الفتح المبین مع طبقات المدلسین (۳/۱۱۵) اور یہ سند عن سے ہے۔

دوم: یہ سند مرسل یعنی منقطع ہے۔

[۳۰] حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: ہمیں ابراہیم بن حمزہ (بن محمد بن حمزہ بن ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل مصعب بن عبد الله بن الزبير الزبيري) قال: جئت أسلم علي النبي ﷺ و نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد العزیز حسن بن حسن^① يتعشي في بيت بن محمد (الدر اور دی) نے حدیث بیان کی، عند [بيت] ^② النبي ﷺ، انھوں نے سہیل (بن ابی سہیل) سے،

① اصل میں ”حسن بن حسین“ چھپ گیا ہے، جبکہ عبد الحق الترمذی کے نسخے میں ”حسن بن حسن“ ہے۔ (دیکھئے ص ۱۲۸) اور یہی صحیح ہے۔

② اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۲۶)

فدعاني فجنّته فقال: اذن فتعش،
 قال قلت: لا أريدہ قال: مالي
 رأيتك وقفت؟ قال: وقفت أسلم
 علي النبي ﷺ، قال:
 إذا دخلت المسجد فسلم عليه، ثم
 قال إن رسول الله ﷺ قال:
 ((صلّوا في بيوتكم ولا تجعلوا
 بيوتكم مقابر، لعن الله يهود،
 اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد و
 صلّوا عليّ فإن صلاتكم تبلغني
 حيثما كنتم))

انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ (کی قبر) پر
 سلام پڑھنے کے لئے آیا اور حسن بن حسن
 نبی ﷺ (کی قبر) کے پاس ایک گھر
 میں رات کا کھانا کھا رہے تھے، انھوں نے
 مجھے بلایا تو میں آگیا پھر انھوں نے کہا:
 قریب آ کر کھانا کھاؤ۔ میں نے کہا: مجھے
 کھانے کی طلب نہیں ہے۔ انھوں نے کہا:
 میں تمھیں کھڑا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں؟
 میں نے کہا: میں نبی ﷺ پر سلام پڑھنے
 کے لئے کھڑا ہوں، انھوں نے کہا: جب تم
 مسجد میں داخل ہو تو آپ پر سلام پڑھو پھر
 انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور اپنے
 گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، یہودیوں پر اللہ
 کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے نبیوں کی
 قبروں کو مسجدیں (سجدہ گاہ) بنا لیا تھا، اور
 مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو
 تمھارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

نیز دیکھئے مصنف عبدالرزاق (۶۷۲۶) اور الصارم المکنی (ص ۱۶۱-۱۶۲)

اس روایت کی سند تین وجہ سے ضعیف ہے:

اول: مرسل یعنی منقطع ہے۔

دوم: حسن بن حسن کا تعین نامعلوم ہے۔

سوم: سہیل بن ابی سہیل مجہول الحال ہے۔

نیز دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری (۱۰۵/۴ تا ۲۱۲۲)

[بخیل کون؟]

[۳۱] حدثنا إسماعيل بن أبي
أويس: حدثني أخيه عن سليمان بن
بلال عن عمرو بن أبي عمرو عن
علي بن حسين عن أبيه: أن رسول الله
ﷺ قال: ((إن البخيل لمن
ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ)).
ہمیں اسماعیل بن ابی اوّیس نے حدیث
بیان کی (کہا): مجھے میرے بھائی (ابوبکر
عبدالحمید بن عبداللہ بن ابی اوّیس) نے
حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان بن
بلال سے، انھوں نے عمرو بن ابی عمرو سے،
انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے
اپنے ابا (سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
بے شک وہ شخص بخیل ہے، جس کے
سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود
نہ پڑھے۔

تحقیق صحیح ہے۔

دیکھئے النکت النظر اف لابن حجر (۶۶/۳ ح ۴۳۱۲)

نیز دیکھئے آنے والی حدیث (۳۲)

اگر کوئی کہے کہ اسماعیل مذکور پر ”کلام یسیر لا یضر“ ہے تو عرض ہے کہ جی نہیں!

بلکہ کلام کثیر یضر ہے۔

تفصیل کے لئے تہذیب التہذیب وغیرہ کی طرف رجوع کریں۔

[۳۲] حدثنا يحيى بن عبد الحميد قال: ثنا سليمان بن بلال عن عمارة بن غزية عن عبد الله بن علي بن الحسين عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: ((البخيل من ذكرت عنده فلم يصل عليّ)).

ہمیں یحییٰ بن عبد الحمید (الحمانی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمارہ بن غزیہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن علی بن حسین سے، انھوں نے اپنے ابا (علی بن حسین) سے، انھوں نے اُن کے دادا (سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قال القاضي: اختلف يحيى الحماني و أبو بكر بن أبي أويس في إسناد هذا الحديث فرواه أبو بكر عن سليمان بن عمرو بن أبي عمرو. ورواه الحماني عن سليمان بن بلال عن عمارة بن غزية، وهذا حديث مشتهر عن عمارة بن غزية، ورواه عنه خمسة بعد سليمان بن بلال و عمرو بن الحارث.

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً

قاضی (اسماعیل بن اسحاق / مولف ہذا کتاب) نے کہا: اس (حدیث) کی سند میں یحییٰ الحمانی اور ابو بکر بن ابی اویس کا اختلاف ہے، ابو بکر نے اسے سلیمان (بن بلال) عن عمرو بن ابی عمرو (کی سند سے) بیان کیا اور حمانی نے اسے سلیمان بن بلال عن عمارہ بن غزیہ (کی سند) سے بیان کیا

اور یہ حدیث عمارہ بن غزیہ سے مشہور

ہے۔

سلیمان بن بلال اور عمرو بن الحارث کے

علاوہ اسے عمارہ بن غزیہ سے پانچ راویوں

نے بیان کیا ہے۔

تحقیق حسن ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۴۱۴)

اسے ترمذی (۳۵۴۶) نسائی (عمل الیوم واللیلۃ: ۵۶) اور احمد (۲۰۱۸۱ ج ۲ ص ۱۷۳۶)

وغیرہم نے سلیمان بن بلال، اور طبرانی (المعجم الکبیر ۳/ ۱۲۷-۱۲۸ ج ۲ ص ۲۸۸۵) نے یحییٰ الحمائی کی سند سے بیان کیا ہے۔

ترمذی نے کہا: ”حسن غریب صحیح“

اسے ابن حبان (۲۳۸۸، الموارد) حاکم (۵۴۹/۱) اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

ترمذی کی سند حسن لذاتہ ہے۔

یحییٰ بن عبد الحمید الحمائی ضعیف و متروک راوی تھا لیکن ابو عامر العقدی وغیرہ ثقہ راویوں نے یہی حدیث سلیمان بن بلال سے بیان کی ہے لہذا یہاں حمائی مذکور پر جرح غیر مضر ہے۔

[۳۳] فحدثنا به أحمد بن عيسى

قال: ثنا عبد الله بن وهب: أخبرني

عمرو - وهو ابن الحارث بن

يعقوب - عن عمارة - يعني ابن

غزيرة - أن عبد الله بن علي بن

حسين حدثه أنه سمع أبا ه

پس ہمیں (عمرو بن الحارث کی) یہ حدیث

احمد بن عیسیٰ (بن حسان المصری) نے

بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن وہب نے

حدیث بیان کی (کہا): مجھے عمرو نے

حدیث بیان کی۔ وہ ابن الحارث بن

یعقوب ہیں، انھوں نے عمارہ یعنی ابن

قال رسول الله ﷺ: غزیه سے کہ عبد اللہ بن علی بن حسین نے
 ((إن البخیل من ذکرت عنده فلم یصل علی))
 انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے ابا (علی بن حسین بن علی) کو کہتے ہوئے سنا

قال: هکذا رواه عمرو بن الحارث، أرسله عن علي بن حسين عن النبي صلى الله عليه وسلم.
 کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ شخص بخیل ہے، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(اسماعیل بن اسحاق القاضی نے) کہا:
 عمرو بن الحارث نے اسے علی بن الحسین
 عن النبي ﷺ (کی سند) سے اسی طرح
 مرسل بیان کیا ہے۔

تحقیق حسن ہے۔

نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۵۰، ۴۴۲)

اسے امام بخاری نے التاریخ الکبیر (۱۴۸/۵ تا ۲۵۲) میں مختصر اُذکر کیا ہے اور بیہقی
 (شعب الایمان: ۱۵۶۵، دوسرا نسخہ: ۱۴۶۴) نے أحمد بن عمرو: ثنا ابن وهب
 عن عمرو عن عمارة بن غزیه عن عبد الله بن علي بن الحسين أنه سمع
 أبا هريرة يقول... الخ کی سند سے بیان کیا ہے۔

اس کی سند ضعیف ہے لیکن سنن ترمذی (۳۵۴۶) وغیرہ کی روایت کے ساتھ یہ حسن
 ہے۔ دیکھئے حدیث سابق ۳۲۔

[۳۴] قال القاضي: و ثنابه
 إبراهيم بن حمزة قال: ثنا عبد
 العزيز_ يعني ابن محمد
 الدراوردي_ عن عمارة_ وهو ابن
 غزية_ عن عبد الله بن [علي بن] ❶
 حسين قال قال علي بن أبي طالب:
 قال رسول الله ﷺ:
 ((إن البخيل الذي إذا ذكرت
 عنده لم يصل علي.)) ﷺ
 هكذا رواه الدراوردي، أرسله عن
 عبد الله بن علي بن حسين عن
 علي رضي الله عنه .
 قاضي (اسماعيل بن اسحاق / صاحب
 کتاب) نے کہا: اور ہمیں ابراہیم بن حمزہ
 نے یہ حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں
 عبدالعزیز یعنی ابن محمد الدراوردي نے
 حدیث بیان کی، انھوں نے عمارہ بن
 غزیہ سے، انھوں نے عبداللہ بن (علی بن)
 حسین سے، انھوں نے (سیدنا) علی بن
 ابی طالب (رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا:
 بے شک بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا
 ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔
 صلی اللہ علیہ وسلم .
 دراوردی نے اسے عبداللہ بن علی بن حسین
 عن علی رضی اللہ عنہ (کی سند) سے اسی طرح
 مرسل (یعنی منقطعاً) روایت کیا ہے۔

تحقیق حسن ہے۔

اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن دوسری سندوں کی وجہ سے یہ حدیث
 حسن ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۳۲

❶ اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بتحقیق عبدالحق الترکمانی (ص ۱۳۲)

[۳۵] و حدثنا به إسحاق بن محمد الفروي قال: ثنا إسماعيل ابن جعفر عن عماره بن غزیه أنه سمع عبد الله بن علي بن حسين يحدث عن أبيه عن جده أن رسول الله ﷺ قال: ((إن البخيل من ذكرت عنده فلم يصل عليّ)) ﷺ

اور ہمیں اسحاق بن محمد الفروی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمارہ بن غزیہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن علی بن حسین کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے اپنے ابا (علی بن حسین) سے، انھوں نے اُن کے دادا (سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

تحقیق حسن ہے۔

اس کی سند اسحاق بن محمد الفروی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن دوسری اسانید کی وجہ سے یہ حسن ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۳۲

[۳۶] حدثنا به علي بن عبد الله ابن جعفر بن نجيع قال قال أبي: ثنا عماره ابن غزیه أنه سمع عبد الله ابن علي بن حسين يحدث عن أبيه عن جده عن رسول الله ﷺ بمثله. قال القاضي: وصل عبد الله بن جعفر إسناده كما: ثنا به الفروي

ہمیں یہ حدیث علی بن عبد اللہ بن جعفر بن نجیح نے بیان کی، کہا: میرے ابا (عبد اللہ بن جعفر بن نجیح) نے کہا: ہمیں عمارہ بن غزیہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن علی بن حسین کو اپنے ابا (علی بن حسین) سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے اُن کے دادا (سیدنا حسین

عن إسماعيل بن جعفر و كما ثنا به بن علي رضي الله عنه (سے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس جیسی حدیث بیان کی۔
 الحمانی عن سلیمان بن بلال . قاضی (اسماعیل بن اسحاق) نے کہا: جس طرح ہمیں (اسحاق بن محمد) الفروی نے اسماعیل بن جعفر سے اور (یحییٰ بن عبد الحمید) الحمانی نے سلیمان بن بلال سے حدیث بیان کی، اسی طرح عبد اللہ بن جعفر نے موصولاً بیان کی۔

تحقیق حسن ہے۔

اس کی سند عبد اللہ بن جعفر بن نجیح کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن یہ حدیث دوسری سندوں کی وجہ سے حسن ہے۔ دیکھئے حدیث سابق ۳۲:

[۳۷] حدثنا حجاج بن المنهال قال: ثنا حماد بن سلمة عن معبد ابن هلال العنزي قال: حدثني رجل من أهل دمشق عن عوف بن مالك عن أبي ذر أن رسول الله ﷺ قال: ((إن أبخل الناس من ذكرت عنده فلم يصل عليّ.)) ﷺ

ہمیں حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے معبد بن ہلال العنزی سے، کہا: مجھے اہل دمشق میں سے ایک آدمی نے حدیث بیان کی، اُس نے عوف بن مالک (الاشجعی رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے (سیدنا) ابو ذر (الغفاری رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ

پڑھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۲۰) اور تفسیر ابن کثیر (۲/۲۵۹، الاحزاب: ۵۶، دوسرا نسخہ ۲۱۸/۵)

اہل دمشق کا آدمی مجہول ہے۔

ابن ابی عاصم کی کتاب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں اس کا ایک ضعیف و مردود شاہد بھی ہے، جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

﴿فائدہ﴾ امام اسماعیل بن اسحاق القاضی کی روایت کردہ درج بالا حدیث کو امام اسحاق بن راہویہ اور حارث بن محمد بن ابی اسامہ نے مختلف الفاظ و مفہوم کے ساتھ بیان کیا ہے۔ دیکھئے المطالب العالیہ (۳۳۳۹)

[۳۸] حدثنا سليمان بن حرب ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان
قال: ثنا جرير بن حازم قال: کی، کہا: ہمیں جریر بن حازم نے حدیث
سمعت الحسن يقول قال رسول الله بیان کی، کہا: میں نے حسن (بصری) کو یہ
ﷺ: ((بحسب امرئ من کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے
البخل أن أذكر عنده فلا يصلي فرمایا: آدمی کے بخیل ہونے کے لئے یہی
علي.)) کافی ہے کہ میرا ذکر اُس کے پاس کیا
جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۱۳۰)
مرسل و منقطع کے مردود ہونے کے لئے دیکھئے حدیث سابق: ۲۵، ۲۸

① اصل میں ”فی البخل“ ہے، جبکہ عبدالحق الزکامانی والے نسخے میں ”من البخل“ ہے۔ (دیکھئے ص ۱۳۵)
اور اسے ہی اصل میں اختیار کیا گیا ہے۔

[۳۹] حدثنا سلم بن سليمان ہمیں سلم بن سلیمان الضبی نے حدیث
الضبی قال: ثنا أبو حرة عن الحسن بیان کی، کہا: ہمیں ابو حرہ (واصل بن
قال قال رسول الله ﷺ: عبدالرحمن الرقاشی) نے حدیث بیان
(كفى به شحاً أن يذكرني قوم فلا کی، انھوں نے حسن (بصری) سے،
يصلون عليّ.)) ﷺ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: آدمی کے کنجوس ہونے کے لئے یہی
کافی ہے کہ کچھ لوگ میرا ذکر کریں تو وہ مجھ
پر درود نہ پڑھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

❖ **تحقیق** ❖ اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ابو بکر ابن ابی شیبہ (المصنف ۲/۵۱۷ ح ۸۷۰۱) نے ہشیم: انا أبو حرة عن الحسن
کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں ابو حرہ الرقاشی مدلس ہیں۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۹
لیکن روایت سابقہ (۳۸) میں جریر بن حازم نے اُن کی متابعت کر رکھی ہے لہذا اس
میں بھی وجہ ضعف صرف ارسال ہے۔

[۴۰] حدثنا عارم قال: ثنا جرير ہمیں (ابوالنعمان محمد بن الفضل السدوسی)
ابن حازم عن الحسن قال: عارم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں جریر
قال رسول الله ﷺ: ((أكثروا بن حازم نے حدیث بیان کی، انھوں نے
عليّ من الصلاة يوم الجمعة.)) حسن (بصری) سے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا:

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔

❖ **تحقیق** ❖ اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۸

محمد بن الفضل السدوسی رحمہ اللہ پر اختلاط کی جرح مردود ہے، کیونکہ انھوں نے اختلاط کے بعد کوئی (منکر) حدیث بیان نہیں کی تھی۔ (دیکھئے اکاشف للذہبی ۳/۷۹۷ ت ۵۱۹۷)

[جو درود پڑھنا بھولا وہ جنت کا راستہ بھول گیا]

[۴۱] حدثنا إسماعيل بن أبي
أويس قال: ثنا سليمان بن بلال
عن جعفر عن أبيه أن النبي ﷺ
قال: ((من ينسى^۱ الصلاة عليّ
خطيء أبواب الجنة.))
ہمیں اسماعیل بن ابی
اویس قال: ثنا سلیمان بن بلال
حدیث بیان کی، انھوں نے جعفر (بن محمد
بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب)
سے، انھوں نے اپنے ابا (محمد بن علی
الباقر) سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس
شخص نے مجھ پر درود بھیجنا بھلا دیا تو اس
نے جنت کا راستہ خطا کر دیا/ یعنی وہ جنت
کا راستہ بھول گیا۔

❖ تحقیق ❖ اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (۵۰۷/۱۱ ح ۸۴۷۳) نے حفص بن غیاث عن جعفر عن ابیہ کی
سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور تفسیر ابن کثیر (۲۱۹/۵)
اس روایت میں وجہ ضعف ارسال یعنی مرسل و منقطع ہونا ہے۔ اس روایت کی
دوسری ضعیف سندوں کے لئے دیکھئے سنن ابن ماجہ (۹۰۸ تحقیقی) اور السنن الکبریٰ للبیہقی
(۲۸۶/۹) وغیرہما

① قال اسعد سالم: "كذا في المطبوعة والصواب: من نسي الصلاة عليّ، كما في الأصل"

(بیان اوہام الالبانی ص ۱۳)

[۴۲/۱] حدثنا علي بن عبد الله هميس علي بن عبد الله (بن جعفر المديني) قال: ثنا سفیان قال: قال عمرو عن محمد بن علي بن حسين قال قال رسول الله ﷺ: ((من ينسى الصلاة [علي] خطيء طريق الجنة)).

ہميس علي بن عبد الله (بن جعفر المديني) نے حدیث بیان کی، کہا: ہميس سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: عمرو (بن دینار) نے محمد بن علی بن حسین سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر درود پڑھنا بھلا دیا، اُس نے جنت کا راستہ خطا کر دیا۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق: ۴۱

[۴۲/۲] قال سفیان: قال رجل بعد عمرو: سمعت محمد بن علي يقول: قال رسول الله ﷺ: ((من ذكرت عنده فلم يصل علي خطيء طريق الجنة)).

سفیان (بن عیینہ) نے کہا: عمرو (بن دینار) کے علاوہ دوسرے آدمی نے کہا: میں نے محمد بن علی (بن حسین) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پھر اُس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔

پھر سفیان نے اس آدمی کا نام بتایا کہ وہ بسام الصیرفی ہیں۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند مرسل یعنی منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق: ۴۱

[۴۳] حدثنا سليمان بن حرب وعارم قالوا: ثنا حماد بن زيد عن عمرو بن محمد بن علي قال قال رسول الله ﷺ: ((من نسي الصلاة عليّ خطيئة طريق الجنة))

ہمیں سلیمان بن حرب و عارم (محمد بن الفضل السدوسی ابو النعمان) نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو (بن دینار) سے، انھوں نے محمد بن علی (بن الحسین الباقر) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے مجھ پر درود پڑھنا بھلا دیا تو اس نے جنت کا راستہ خطا کر دیا۔

تحقیق اس کی سند مرسل ہونے کے وجہ سے ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق: ۳۱

[۴۴] حدثنا إبراهيم بن حجاج قال: ثنا وهيب عن جعفر بن محمد عن أبيه أن النبي ﷺ قال: ((من ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ^۱ فقد خطيئة طريق الجنة))

ہمیں ابراہیم بن الحجاج (بن زید السامی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں وهیب (بن خالد) نے حدیث بیان کی، انھوں نے جعفر بن محمد (بن علی بن الحسین) سے، انھوں نے اپنے ابا (محمد بن علی الباقر) سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پھر اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔

① عبدالحق الترمذی کے نسخے میں بریکٹوں کے بغیر، اصل متن میں ”علیّ“ لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے ص ۱۳۱

﴿تحقیق﴾ اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اسے امام بیہقی (شعب الایمان: ۱۵۷۳، دوسرا نسخہ: ۱۴۷۲) نے وہیب بن خالد عن جعفر عن اُبیہ کی سند سے روایت کر کے کہا: ”هذا مرسل...“۔
نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۱) اور حدیث سابق: ۴۱

[تمام انبیاء علیہم السلام پر درود پڑھنا]

[۴۵] حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي قال: ثنا عمر بن هارون عن موسى بن عبيدة عن محمد بن ثابت عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال: ((صَلُّوا عَلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِي)).
ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمر بن ہارون (البلخی) نے حدیث بیان کی، اس نے موسیٰ بن عبیدہ سے، اس نے محمد بن ثابت سے، اس نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے (روایت بیان کی) کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر درود پڑھو کیونکہ انھیں بھی اللہ نے بھیجا تھا، جیسے مجھے بھیجا ہے۔
السلام۔

صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم السلام

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۴۶۲)

عمر بن ہارون بن یزید البلخی کے بارے میں حافظ ابن حجر العسقلانی نے بطور خلاصہ لکھا ہے: ”متروک وکان حافظاً“ متروک ہے اور وہ حافظ تھا۔ (تقریب التہذیب: ۴۹۷۹)
اگر حافظ راوی ضعیف و متروک ہو تو یہ اس کی دلیل ہے کہ وہ سخت ضعیف اور ساقط

العدالت راوی ہے۔ نیز دیکھئے سنن الترمذی (۲۷۶۲ تحقیقی)

یاد رہے کہ عمر بن ہارون اس روایت میں منفرد نہیں تھا بلکہ ابواسامہ (مسند ابن ابی عمر بحوالہ المطالب العالیہ: ۱/۳۳۵۰) اور ابوسعید مولیٰ بنی ہاشم (مسند احمد بن منیع بحوالہ المطالب العالیہ: ۲/۳۳۵۰) وغیرہما (مثلاً دیکھئے شعب الایمان للبیہقی: ۱۳۰) نے اسے موسیٰ بن عبیدہ الربذی سے بیان کیا تھا۔

موسیٰ بن عبیدہ ضعیف تھا اور محمد بن ثابت مجہول الحال ہے۔

حافظ ابن حجر نے اس روایت کو ”بسند ضعیف“ قرار دیا ہے۔

(دیکھئے فتح الباری ۱۱/۶۹۱ تحت ح ۶۳۵۹)

اس روایت کے ضعیف و مردود شواہد کے لئے دیکھئے جلاء الافہام (ص ۴۶۲) اور

انیس الساری (۱/۳۹۷-۳۹۹ ح ۲۶۰)

فائدہ

اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں پر درود پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

مثلاً دیکھئے صحیح مسلم (ج ۲ ص ۳۹۲ ح ۲۸۹۷، ترقیم دار السلام: ۷۲۷۸)

[درود حصول پاکیزگی کا ذریعہ ہے]

[۴۶] حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا سعيد بن زيد عن ليث عن كعب عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: ((صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنْ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ)) قال: ((وَسَلُّوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ))۔

ہمیں سلیمان بن حرب کی، کہا: ہمیں سعید بن زید نے حدیث بیان کی، اس نے لیث (بن ابی سلیم) سے، اس نے کعب (المدنی) سے، اس نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود

قال: فإما حدثنا وإما سألناه؟ _ پڑھو کیونکہ کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا
 قال: ((الوسيلة أعلى درجة في الجنة، لا ينالها إلا رجل و أرجو أن أكون أنا ذلك الرجل.)) تمہارے لئے پاکی ہے، فرمایا: اور اللہ
 سے میرے لئے الوسیلہ مانگو۔
 کہا: یا آپ نے ہمیں بتایا یا ہم نے آپ سے پوچھا (تو) آپ نے فرمایا: الوسیلہ
 جنت کا اعلیٰ مقام ہے جو صرف ایک آدمی کو ہی ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ آدمی میں
 ہوں گا۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ترمذی (۳۶۱۲) اور احمد (۲۶۵/۲ ح ۵۹۸، ۷۳۶۵/۲ ح ۸۷۷۰) وغیرہما نے لیث بن ابی سلیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے اور کعب معروف نہیں ہے... الخ (ص ۸۲۲)
 لیث بن ابی سلیم جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی تھا اور کعب مجہول ہے لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

﴿فائدہ﴾ سنن ترمذی والی روایت کے متن میں کچھ اختلاف ہے اور وہ شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ مثلاً دیکھئے صحیح مسلم (۳۸۴)

[۴۷] حدثنا محمد بن أبي بكر قال: ثنا معتمر عن ليث عن كعب عن النبي ﷺ قال: ((صلوا عليّ فإن صلاتكم عليّ زكاة لكم وسلوا الله لي الوسيلة)) فأما أن
 ہمیں محمد بن ابی بکر (المقدمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معتمر (بن سلیمان) نے حدیث بیان کی، انھوں نے لیث (بن ابی سلیم) سے، اس نے کعب (المدنی) سے، اس نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا:

يكونوا سألوه وإما أن يكون
أخبرهم، قال: ((إنها أعلى درجة
في الجنة، لا ينالها إلا رجل واحد
و أرجو أن أكون أنا هو.))

مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود
پڑھنا تمہارے لئے پاکی ہے، اور اللہ سے
میرے لئے الوسیلہ مانگو۔
تو لوگوں نے آپ سے پوچھا یا آپ نے
خود بتا دیا کہ یہ (الوسیلہ) جنت کا سب
سے اعلیٰ درجہ ہے جو کہ صرف ایک آدمی کو
ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں
گا۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

مسند ابن ابی شیبہ بحوالہ جلاء الافہام (ص ۴۹)
نیز دیکھئے حدیث سابق: ۴۶

[نبی ﷺ کے لئے ”مقام وسیلہ“ مانگنے کی فضیلت]

[۴۸] حدثنا محمد بن أبي بكر
قال: ثنا الضحاك بن مخلد قال: ثنا
موسى بن عبيدة: أخبرني محمد بن
عمرو بن عطاء عن ابن عباس قال
قال رسول الله ﷺ: ((سلوا الله
لي الوسيلة، لا يسألها لي مسلم أو
مؤمن إلا كنت له شهيداً أو شفيعاً،
أو شفيعاً أو شهيداً.))

ہمیں محمد بن ابی بکر (المقدمی) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں ضحاک بن مخلد نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن عبیدہ
نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے محمد بن
عمرو بن عطاء نے خبر دی، انھوں نے
(عبداللہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے میرے
لئے الوسیلہ مانگو، جو مسلمان یا مومن یہ

(میرے لئے) مانگتا ہے تو میں اس پر گواہ یا
سفارشی ہوں گا یا (آپ نے فرمایا:) تو
میں اس کا سفارشی یا اس پر گواہ ہوں گا۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۴۹)

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۳۵۳/۱۰ ح ۲۹۵۸۱) نے موسیٰ بن عبیدہ کی سند سے
روایت کیا ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ کے ضعف کے لئے دیکھئے حدیث سابق: ۴۵
﴿فائدہ﴾ صحیح مسلم (۳۸۴) کی حدیث اس روایت سے غنی (بے نیاز) کر دیتی
ہے، جس میں آیا ہے کہ جب تم موزن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا
ہے پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں
نازل فرماتا ہے پھر میرے لئے الوسیلہ (مقام) مانگو، بے شک یہ جنت کا ایک مقام (محل)
ہے جو صرف اللہ کے ایک بندے کو ہی ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں لہذا جس
نے میرے لئے الوسیلہ کا سوال کیا تو میری شفاعت (سفارش) اس کے لئے حلال ہوگئی۔
[یعنی میں اس کے لئے سفارش کروں گا۔ ان شاء اللہ]

[۴۹] حدثنا إسحاق بن محمد ہمیں اسحاق بن محمد الفروی نے حدیث
الفروی قال: ثنا إسماعيل بن بیان کی، ہمیں اسماعیل بن جعفر نے
جعفر عن عمارة _ وهو ابن غزوة حدیث بیان کی، انھوں نے عمارہ بن غزیہ
_ عن موسى بن وردان أنه سمع سے، انھوں نے موسیٰ بن وردان سے،
أبا سعيد الخدري يقول قال انھوں نے ابوسعید الخدری (رضی اللہ عنہ) سے سنا
رسول [اللہ] ^① ﷺ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بتحقیق عبدالحق الزکامی (ص ۱۴۶)

((إن الوسيلة درجة عند الله ليس بے شک اللہ کے پاس الوسیلہ ایسا مقام فوقہا درجہ، فسلوا الله أن يؤتيني ہے کہ اس سے اوپر کوئی مقام نہیں ہے لہذا الوسيلة على خلقه)) اللہ سے دعا کرو کہ اپنی مخلوق میں سے وہ مجھے یہ وسیلہ دے دے۔

﴿تحقیق﴾ حسن ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۴۸)

اس روایت کی سند میں اسحاق الفروی ضعیف ہے لیکن محمد بن جہضم بن عبد اللہ البصری نے اس کی متابعت تامہ کر رکھی ہے۔ دیکھئے المعجم الاوسط للطبرانی (۲/۲۷۷-۲۷۸ ج ۱۳۸۹، وسندہ حسن، احمد بن محمد بن عبد اللہ بن صدقة البغدادی ثقہ مشہور و باقی السند حسن لذاتہ) اس حدیث کے دیگر شواہد کے لئے دیکھئے مسند احمد (۳/۸۳) اور الموسوعة الحديثية (۳۰۶/۱۸-۳۰۷)

[۵۰] حدثنا محمد بن أبي بكر ہمیں محمد بن ابی بکر (المقدمی) نے حدیث قال: ثنا عمر بن علي عن أبي بكر بیان کی، کہا: ہمیں عمر بن علی (المقدمی) الجشمي عن صفوان بن سليم نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو بکر عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله الجشمي (عيسى بن طهمان) سے، انھوں نے صفوان بن سليم سے، انھوں نے عبد الله بن عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول الله ﷺ نے فرمایا: الوسيلة، حقت عليه شفاعتي يوم القيامة.))

جس نے مجھ پر درود پڑھایا میرے لئے الوسیلہ (کا مقام) مانگا، اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازمی ہو گئی۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔

نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۲)

اس روایت میں دو علتیں ہیں:

اول: عمر بن علی المقدمی مدلس تھے۔ (دیکھئے طبقات المدلسین ۴/۱۲۳)

دوم: صفوان بن سلیم کی سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات معلوم نہیں ہے اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ان کی روایت کا تذکرہ تہذیب الکمال میں موجود ہے۔ واللہ اعلم

اس روایت سے بے نیازی کے لئے دیکھئے صحیح مسلم (۳۸۴) اور حدیث سابق: ۴۸ کی تخریج۔

﴿فائدہ﴾ حافظ ابن القیم نے روایت مذکورہ بالا کو الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات میں ذکر کیا ہے۔ (جلاء الافہام ص ۱۳۲)
اس میں یہ اشارہ ہے کہ یہ روایت منقطع و مرسل ہے۔

[۵۱] حدثنا محمد قال: ثنا عبد الله
ابن جعفر: أخبرني عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد القاري عن عون
ابن عبد الله أن النبي ﷺ قال:
(إن في الجنة مجلساً لم يعطه أحد
قبلي و أنا أرجو أن أعطاه، فسلوا
الله الوسيلة.)

ہمیں محمد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
عبداللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی
(کہا:) مجھے عبدالرحمن بن (عبداللہ بن)
عبد القاری نے خبر دی، انھوں نے عون
بن عبداللہ (بن عتبہ بن مسعود الہذلی
رحمہ اللہ) سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
جنت میں ایک ایسا مقام ہے جو مجھ سے
پہلے کسی کو بھی نہیں دیا گیا اور مجھے امید ہے
کہ وہ مجھے ہی ملے گا لہذا اللہ سے (میرے

لئے (الوسیلہ کا سوال کرو۔

❖ **تحقیق** ❖ اس کی سند ضعیف ہے۔

اس کی سند کئی وجہ سے ضعیف ہے۔ مثلاً

اول: سند مرسل ہے۔

دوم: عبداللہ بن جعفر کا تعین معلوم نہیں ہے۔

سوم: محمد نامی راوی کا تعین معلوم نہیں ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد محمد بن ابی بکر المقدمی ہو۔ واللہ اعلم

[۵۲] حدثنا علي بن عبد الله قال: هميس علي بن عبد الله (المديني) نے

ثنا سفیان: حدثني معمر عن [ابن]^① حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن

طاوس عن أبيه قال: سمعت ابن عیینہ) نے حدیث بیان کی، (کہا: مجھے

عباس يقول: اللهم تقبل شفاعة معمر (بن راشد) نے حدیث بیان کی،

محمد الكبرى و ارفع درجته العليا انھوں نے (عبداللہ بن) طاؤس سے،

و أعطه سؤله في الآخرة والأولى، انھوں نے اپنے ابا (طاؤس) سے، انھوں

كما آتيت إبراهيم و موسى . نے کہا: میں نے (عبداللہ) بن عباس

(عليهم [الصلاة و] ^① السلام) (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم) کی شفاعتِ کبریٰ قبول فرما اور

آپ کا درجہ بلند فرما اور آپ کو دنیا اور

آخرت میں دعا (شفاعت) عطا فرما جس

① اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق عبدالحق الترمذی (ص ۱۴۹)

تنبیہ: اصل میں غلطی سے ”معمر عن طاوس عن أبيه“ الخ چھپ گیا ہے، جس کی اصلاح جلاء الافہام

وغیرہ سے کردی گئی ہے۔

طرح تو نے ابراہیم اور موسیٰ (علیہم السلام) کو عطا فرمایا تھا۔

❖ تحقیق ❖ اس کی سند صحیح ہے۔

اسے عبدالرزاق (المصنف ۲۱۱/۲ ح ۳۱۰۴) نے عن معمر بن ابن طاوس عن ابیہ عن ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے۔ (نیز دیکھئے جلاء الافہام ص ۱۳۸، اور تفسیر ابن کثیر ۲۲۱/۵)

[۵۳] حدثنا يحيى قال: ثنا زيد
ابن حباب: أخبرني ابن لهيعة:
حدثني بكر بن سوادة المعافري
عن زياد بن نعيم الحضرمي عن ابن
شريح قال: حدثني رويفع
الأنصاري أنه سمع النبي ﷺ
يقول: ((من قال اللهم صلّ على
محمد، وأنزله المقعد المقرب منك
يوم القيامة، وجبت له الشفاعة.))
همیں یحییٰ^۱ نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں زید بن حباب نے حدیث بیان کی
(کہا): مجھے (عبداللہ) ابن لہیعہ نے خبر
دی (کہا): مجھے بکر بن سوادہ العافری نے
حدیث بیان کی، انھوں نے زیاد بن
(ربیعہ بن) نعیم الحضرمی سے، انھوں نے
(وفاء) ابن شریح (الحضرمی) سے، انھوں
نے کہا: مجھے رویفع (بن ثابت)
الانصاری (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ
انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
جس نے ”اللهم صلّ علی محمد و
أنزله المقعد المقرب منك يوم
القيامة“ [اے اللہ! محمد پر درود بھیج اور
قیامت کے دن آپ کو اپنے قریب مجلس

❶ ممکن ہے کہ یحییٰ سے مراد یہاں یحییٰ بن عبدالحمید الحماني (ضعیف، ساقط العدالہ) ہو۔ واللہ اعلم

عطا فرما[کہا، اُس کے لئے شفاعت
واجب ہوگئی۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے احمد بن حنبل (۱۰۸/۴ ح ۱۶۹۹۱) اور طبرانی (المعجم الکبیر ۵/۲۵ ح ۴۲۸) وغیرہما
نے ابن لہیعہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی (۱۱/۳۳۹ ح ۵۱۴۲)

اس روایت میں وجہ ضعف دو ہیں:

اول: ابن لہیعہ اختلاط کی وجہ سے ضعیف تھے اور یہ روایت قبل از اختلاط ثابت نہیں ہے۔

دوم: وفاء بن شریح مجہول الحال تھا، اُس کی توثیق صرف ابن حبان نے کی ہے۔

﴿فائدہ﴾ امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ابن لہیعہ (کے اختلاط سے پہلے والی

روایت کی سند سے نقل کیا ہے کہ ”حدثني ابن هبيرة عن زياد بن نعيم عن وفاء بن

شريح عن رويفع بن ثابت أن النبي ﷺ قال: من قال: اللهم صلّ على

محمد و أنزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة ، شفعت له“

اس کی سند وفاء بن شریح کے علاوہ حسن ہے لہذا وجہ ضعف صرف وفاء بن شریح کا مجہول

الحال ہونا ہی ہے۔ واللہ اعلم

[موجب حسرت مجالس]

[۵۴] حدثنا محمد بن كثير قال: هميس محمد بن كثير^① نے حدیث بیان کی،

ثنا سفیان بن سعید عن صالح مولیٰ کہا: ہمیں سفیان بن سعید (الثوری) نے

التوأمة عن أبي هريرة قال قال حدیث بیان کی، انھوں نے صالح مولیٰ

① ہو سکتا ہے کہ ان سے مراد العبدی البصری ہو۔ واللہ اعلم

رسول اللہ ﷺ: ((ما جلس قوم
مجلساً لم يذكروا الله ولم يصلوا
على نبيهم ﷺ) إلا كان
مجلسهم عليهم ترة يوم القيامة،
إن شاء عفا عنهم وإن شاء
أخذهم.))

التوأمہ سے انھوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)
سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
لوگ جس مجلس میں بیٹھتے ہیں، اگر اُس میں
اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور اپنے نبی (ﷺ)
پر درود نہیں پڑھتے تو اُن کی مجلس قیامت
کے دن اُن کے لئے (باعثِ) حسرت ہو
گی، اگر (اللہ نے) چاہا تو انھیں معاف کر
دے گا اور اگر چاہا تو پکڑ لے گا۔

تحقیق حسن حدیث ہے۔

اسے ترمذی (۳۳۸۰) احمد بن حنبل (۲/۴۲۶، ۴۸۱، ۴۸۴) اور بیہقی (السنن الکبریٰ
۲/۲۱۰) وغیرہم نے سفیان ثوری کی سند سے روایت کیا ہے۔
سفیان ثوری رحمہ اللہ امامت و جلالت کے باوجود مشہور مدلس ہیں اور یہ روایت
معنعن ہے لیکن اُن کے علاوہ محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب المدنی رحمہ اللہ نے یہی
روایت ”إلا كان عليهم ترة“ تک بیان کی ہے۔ (مسند احمد ۲/۴۵۳ سند حسن)
اس روایت کے دیگر شواہد کے لئے دیکھئے میری کتاب: تخریج سنن الترمذی (۳۳۸۰)
امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

تنبیہ اس روایت میں ”إن شاء عفا عنهم وإن شاء أخذهم“ کے
الفاظ محل نظر ہیں۔ واللہ اعلم

[۵۵] حدثنا عاصم بن علي
وحفص بن عمر وسليمان بن
حرب قالوا: ثنا شعبة عن سليمان
هميس عاصم بن علي، حفص بن عمر (بن
الحارث الحوضي) وسليمان بن حرب نے
حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ

عن ذکوان عن أبي سعيد قال: (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، انھوں نے
 ما من قوم يقعدون ثم يقومون ولا یصلّون علی النبی ﷺ إلا کان
 ذکوان (ابو صالح) سے، انھوں نے
 ابوسعید (الخدری رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے
 کہا: جو لوگ بھی (کسی مجلس میں) بیٹھتے
 ہیں پھر اُٹھتے ہیں اور نبی ﷺ پر درود نہیں
 پڑھتے تو قیامت کے دن اُن پر حسرت
 (چھائی) ہوگی، اگرچہ ثواب کے لئے وہ
 جنت میں داخل ہو جائیں۔ یہ الفاظ الحوضی
 کے ہیں (جو اوپر لکھے گئے ہیں۔)

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے حاکم (۴۹۲/۱ ح ۱۸۱۰) نے دوسری سند کے ساتھ الاعمش عن ابی صالح عن
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔
 نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۹) تفسیر ابن کثیر (۲۱۹/۵-۲۲۰ تحقیق عبدالرزاق المہدی)
 اور مسند علی بن الجعد (ح ۷۱، دوسرا نسخہ: ۷۳۹)

فائدہ یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے۔ دیکھئے مسند احمد (۴۶۳/۲) و سندہ صحیح

مرفوع کو حافظ ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے الاحسان (۵۹۰، ۵۹۱)

ہمارے نزدیک موقوف اور مرفوع دونوں صحیح ہیں۔ والحمد للہ

[درود کے الفاظ]

[۵۶] حدثنا سليمان قال: ثنا
 شعبة عن الحكم (عن[☆]) ابن أبي
 ليلى عن كعب بن عجرة أنه قال: ألا
 أهدى لك هدية؟ إن رسول الله
 ﷺ خرج علينا قال فقلنا: يا
 رسول الله! قد علمنا كيف نسلم
 عليك فكيف نصلي [عليك]^①؟
 قال: ((قولوا: اللهم صلّ على
 محمد وعلى آل محمد كما
 صليت على آل إبراهيم إنك
 حميد مجيد.))
 ہمیں سلیمان (بن حرب) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے
 حدیث بیان کی، انھوں نے حکم (بن
 عتیبہ) سے (انھوں نے عبدالرحمن) ابن
 ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ
 (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے فرمایا:

کیا میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں؟ بے شک
 رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف
 لائے تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم یہ سمجھ
 چکے ہیں کہ (نماز میں) آپ پر سلام کس
 طرح پڑھیں لہذا (ہمیں اب یہ بتائیں
 کہ) ہم درود کس طرح پڑھیں؟
 آپ نے فرمایا: کہو: ((اللهم صلّ
 علی محمد و علی محمد کما
 صلیت علی آل ابراہیم انک
 حمید مجید.)) [اے اللہ! محمد اور آل
 محمد پر درود بھیج، جس طرح کہ تو نے آل
 ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں، بے شک

① اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بتحقیق عبدالحق الترمذی (ص ۱۵۷) ☆ کذا فی الاصل .

تو حمد و ثنا والا اور بزرگی والا ہے۔]

صحیح حدیث ہے۔ **تحقیق**

اسے بخاری (۶۳۵۷) اور مسلم (۴۰۶) وغیرہما نے امام شعبہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

فائدہ صحیحین میں تمام مدلسین کی تمام روایات سماع، متابعات معتبرہ اور شواہد قویہ پر محمول ہونے کی وجہ سے صحیح ہیں۔

[۵۷] حدثنا مسدد قال: ثنا هشيم عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب ابن عجرة قال: لما نزلت هذه الآية: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ قلنا: يا رسول الله! قد علمنا السلام عليك فكيف الصلاة؟ قال: ((قولوا: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد مجيد و بارك على محمد و على آل محمد كما باركت و صليت

ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے یزید بن ابی زیاد سے، اُس نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [۱] قلنا: یا رسول اللہ! قد علمنا السلام عليك فكيف الصلاة؟ قال: ((قولوا: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد مجيد و بارك على محمد و على آل محمد كما باركت و صليت

ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے یزید بن ابی زیاد سے، اُس نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [۱] قلنا: یا رسول اللہ! قد علمنا السلام عليك فكيف الصلاة؟ قال: ((قولوا: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد مجيد و بارك على محمد و على آل محمد كما باركت و صليت

ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام (پڑھنا) تو معلوم کر لیا ہے، پس درود کس طرح پڑھیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)

① اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق عبدالحق الترمذی (ص ۱۵۷)

علیٰ ابراہیم و آل ابراہیم، إنک نے فرمایا: کہو ((اللہم صل علی حمید مجید)) و کان ابن ابي صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم، إنک حمید مجید و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت و صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم، إنک حمید مجید ((راوی نے کہا: اور (عبدالرحمن) بن ابی لیلیٰ کہتے تھے: ”و علینا معهم“ اور ان کے ساتھ ہم پر بھی۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے احمد (۲۴۴/۴) اور حمیدی (۱۱ تحقیقی) وغیرہا نے یزید بن ابی زیاد کی سند سے روایت کیا ہے۔ یزید بن ابی زیاد مشہور ضعیف راوی تھا۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۷۷۱) اس روایت کو شواہد کے ساتھ صحیح قرار دیا جاسکتا ہے مگر حجیت کے لئے حدیث سابق (۵۶) ہی کافی ہے۔

[۵۸] حدثنا مسدد قال: ثنا أبو الأحوص قال: ثنا يزيد بن أبي زياد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة قال قلت: يا رسول الله! قد عرفنا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قال: ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو الاحوص (سلام بن سلیم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن ابی زیاد نے حدیث بیان کی، اُس نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے کہا: میں نے کہا:

((تقولون: اللهم صلّ على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد مجيد))
 قال ونحن نقول: وعلينا معهم .
 يا رسول الله! ہم نے آپ پر سلام تو معلوم کر لیا ہے، پس آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: تم کہو:
 ((اللهم صلّ على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد مجيد))
 (عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے) کہا: اور ہم کہتے ہیں: ”وعلینا معهم“ اور اُن کے ساتھ ہم پر بھی (رحمتیں نازل فرما۔)

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

تحقیق کے لئے دیکھئے حدیث سابق: ۵۷

[۵۹] حدثنا أحمد بن عبد الله بن يونس قال: ثنا زهير قال: ثنا محمد بن إسحاق قال: ثنا محمد بن إبراهيم بن الحارث عن محمد بن عبد الله بن زيد^① عن عقبة بن عمرو قال: أتى رسول الله رجل حتى جلس بين يديه، فقال: يا رسول الله! أما السلام عليك فقد
 ہمیں احمد بن عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہیر (بن معاویہ الجعفی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن ابراہیم بن الحارث نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن زید سے، انھوں نے عقبہ بن عمرو سے، انھوں نے رسول اللہ (ﷺ) سے، انھوں

① اصل میں ”بن یزید“ چھپ گیا ہے، جبکہ صحیح ”بن زید“ ہے، جیسا کہ عبدالحق الترکمانی کے نسخے میں لکھا ہوا

عرفناه و أما الصلاة فأخبرنا بها
 كيف نصلي عليك؟ قال: فصمت
 رسول الله ﷺ حتى وددنا أن
 الرجل الذي سأله لم يسأله، ثم قال:
 ((إذا صليتم علي فقولوا: اللهم
 صلّ على محمد النبي الأمي، و
 على آل محمد كما صليت على
 إبراهيم و على آل إبراهيم وبارك
 على محمد النبي الأمي و على آل
 محمد كما باركت على إبراهيم و
 على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.))

نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک
 آدمی آیا، حتیٰ کہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا،
 پھر اُس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام
 تو ہم نے پہچان لیا ہے اور ہمیں درود کے
 بارے میں بتائیں کہ کس طرح آپ پر
 درود پڑھیں؟
 (عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر رسول اللہ
 ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے یہ
 خواہش کی کہ سوال کرنے والے آدمی نے
 سوال ہی نہ کیا ہوتا۔ پھر آپ (ﷺ)
 نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود پڑھو تو کہو:

((اللهم صلّ على محمد النبي
 الأمي، و على آل محمد كما
 صليت على إبراهيم و على آل
 إبراهيم وبارك على محمد النبي
 الأمي و على آل محمد كما
 باركت على إبراهيم و على آل
 إبراهيم، إنك حميد مجيد.))

تحقیق اس کی سند حسن ہے۔

اسے ابو داؤد (۹۸۱) اور حاکم (۲۶۸/۱) وغیرہما نے محمد بن اسحاق بن یسار کی سند
 سے بیان کیا ہے۔ حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح علی شرط مسلم قرار دیا ہے (!) لیکن صحیح یہ ہے کہ

اس حدیث کی سند حسن ہے۔

[۶۰] حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا حماد بن سلمة قال: ثنا سعيد الجريري عن يزيد^① بن عبد الله: أنهم كانوا يستحبون أن يقولوا: اللهم صلّ على محمد النبي الأمي . (عليه السلام)

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید الجریری نے حدیث بیان کی، انھوں نے یزید بن عبد اللہ (بن اشعر) سے کہ لوگ اللہم صلّ علی محمد النبی الامی (علیہ السلام) کہنا پسند کرتے تھے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۲)

فائدہ حماد بن سلمہ نے سعید الجریری سے اُن کے اختلاط سے پہلے حدیثیں سنی تھیں۔ دیکھئے الکواکب النیرات (ص ۱۸۳)

☆ اصل میں یزید بن عبد اللہ لکھا ہوا ہے لیکن جلاء الافہام میں یزید بن عبد اللہ ہے۔ سعید بن ایاس الجریری کے اساتذہ میں ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن اشعر کا نام ہے۔ دیکھئے تہذیب الکمال (۱۳۶/۳) اور یہاں وہی مراد ہیں۔

① اصل میں ”عن زید“ چھپ گیا ہے، جبکہ صحیح ”عن یزید“ ہے، جیسا کہ عبد الحق الترمذی کے نسخے میں لکھا

ہوا ہے۔ دیکھئے ص ۱۶۱

[۶۱] حدثنا عاصم بن علي قال: ثنا المسعودي عن عون بن عبد الله عن أبي فاختة عن الأسود عن عبد الله أنه قال: إذا صليت على النبي ﷺ فأحسنوا الصلاة عليه، فإنكم لا تدرون لعل ذلك يعرض عليه. قالوا: فعلّمنا قال قولوا: اللهم اجعل صلاتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين وإمام المتقين وخاتم النبيين، محمد عبدك ورسولك، إمام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة، اللهم ابعثه مقاماً محموداً، يغبطه به الأولون والآخرون، اللهم صلّ على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم و[علي] ^① آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.

① اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بتحقیق عبدالحق الترکمانی (ص ۱۶۴)

إبراهيم و علي آل إبراهيم، إنك
حميد مجيد، اللهم بارك علي
محمد و علي آل محمد كما
باركت علي إبراهيم و [علي] آل
إبراهيم، إنك حميد مجيد .

﴿تحقيق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ابن ماجہ (۹۰۶) نے عبد الرحمن المسعودی کی سند سے روایت کیا ہے۔
اس میں وجہ ضعف مسعودی رحمہ اللہ کا اختلاط ہے اور اختلاط سے پہلے اُن کا اس حدیث کو
بیان کرنا ثابت نہیں ہے۔

[۶۲] حدثنا يحيى الحماني قال: ثنا هشيم قال: ثنا أبو بلج: حدثني
يونس مولى بني هاشم قال قلت
لعبد الله بن عمرو أو ابن عمر:
كيف الصلاة على النبي ﷺ؟
قال: اللهم اجعل صلواتك و
بركاتك ورحمتك على سيد
المسلمين و إمام المتقين و خاتم
النبين محمد عبدك و رسولك،
إمام الخير و قائد الخير، اللهم
ابعثه يوم القيامة مقاماً محموداً
يغبطه الأولون و الآخرون و صل

ہمیں یحییٰ (بن عبد الحمید) الحماني نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو بلج (یحییٰ بن
سلیم) نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے بنو
ہاشم کے مولیٰ یونس نے حدیث بیان کی،
اس نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو یا
عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے کہا: نبی ﷺ
پر درود کس طرح پڑھنا ہے؟ انھوں نے
فرمایا: اللهم اجعل صلواتك و
بركاتك ورحمتك على سيد
المسلمين و إمام المتقين و خاتم
النبين محمد عبدك و رسولك،

علی محمد و علی آل محمد، كما
 صليت علی ابراهيم و علی آل
 ابراهيم .
 علی محمد و علی آل محمد، كما
 صليت علی ابراهيم و علی آل
 ابراهيم .

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔
 نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۳)

اس میں دو وجہ ضعف ہیں:

اول: یحییٰ الحماني سخت ضعیف تھا۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۷۵۹)
 دوم: یونس مولیٰ بنی ہاشم کا ثقہ و صدوق ہونا معلوم نہیں ہے۔

[۶۳] حدثنا عبد الله بن مسلمة
 عن مالك عن نعيم بن عبد الله
 المجرم أن محمد بن عبد الله بن
 زيد الأنصاري _ وعبد الله بن زيد
 هو الذي كان رأى النداء في الصلاة
 _ أخبره عن أبي مسعود الأنصاري
 قال: أتانا رسول الله ﷺ في
 مجلس سعد بن عبادَة، فقال بشير
 ابن سعد: أمرنا الله أن نصلّي عليك
 يا رسول الله! فكيف نصلّي عليك؟
 ہمیں عبد اللہ بن مسلمہ (القعنی) نے
 حدیث بیان کی، انھوں نے مالک (بن
 انس المدنی) سے انھوں نے نعیّم بن
 عبد اللہ الحمر سے، انھیں محمد بن عبد اللہ بن
 زید الانصاری نے خبر بیان کی، عبد اللہ بن
 زید (رضی اللہ عنہ) وہ تھے جنھوں نے خواب میں
 نماز کی اذان دیکھی تھی، انھوں (محمد بن
 عبد اللہ بن زید) نے ابو مسعود الانصاری
 (عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے فرمایا:
 ہمارے پاس سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) کی

قال: فسكت رسول الله ﷺ مجلس میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے
حتى تمنينا أنه لم يسأله، ثم قال تو بشیر بن سعد (رضی اللہ عنہ) نے کہا: یا رسول اللہ!
رسول الله ﷺ: اللہ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا
(قولوا: اللهم صلّ على محمد ہے لہذا ہم آپ پر کس طرح درود پڑھیں؟
وعلى آل محمد كما صليت على پھر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حتی کہ
آل إبراهيم وبارك على محمد و ہم نے یہ تمنا کی کہ (کاش) انھوں نے
على آل محمد، كما باركت على آپ سے سوال ہی نہ کیا ہوتا پھر رسول اللہ
إبراهيم في العالمين، إنك حميد ﷺ نے فرمایا: کہو:

مجيد والسلام كما علمتم. ((اللهم صلّ على محمد وعلى آل
محمد كما صليت على آل محمد
إبراهيم وبارك على محمد وعلى
آل محمد، كما باركت على
إبراهيم في العالمين، إنك حميد
مجيد والسلام كما علمتم.))
اور سلام اسی طرح ہے جیسے تمہیں علم ہے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے ابو داؤد (۹۸۰) نے عبد اللہ بن مسلمہ القعنسی سے اور مسلم (۴۰۶) نے امام مالک
کی سند سے روایت کیا ہے۔ یہ روایت موطا امام مالک (روایت یحییٰ ۱۶۵، ۱۶۶) میں
موجود ہے۔

[۶۴] حدثنا محمود بن خداش قال: ثنا جرير عن مغيرة عن أبي معشر عن إبراهيم قال قالوا: يا رسول الله! قد علمنا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قال: ((قولوا: اللهم صلّ على [محمد] ^① عبدك ورسولك واهل بيته كما صليت على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد وبارك عليه و[علي] ^① اهل بيته كما باركت على إبراهيم، إنك حميد مجيد.))

ہمیں محمود بن خداش نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں جریر (بن عبد الحمید) نے حدیث بیان کی، انھوں نے مغيرة (بن مقسم) سے، انھوں نے ابو معشر (زیاد بن کلب) سے، انھوں نے ابراہیم (نخعی/ تابعی) سے، انھوں نے کہا:

لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام (پڑھنا/تشہد میں) جان لیا ہے، پس آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: کہو:

((اللهم صلّ على [محمد] عبدك ورسولك واهل بيته كما صليت على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد وبارك عليه و[علي] اهل بيته كما باركت على إبراهيم، إنك حميد مجيد.))

تحقیق ﴿﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ابن جریر طبری نے تفسیر (۳۲/۳۱۲۲) میں ابن حمید (ضعیف): ثنا جریر عن مغيرة عن زیاد (ابی معشر) عن ابراہیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۳)

① اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبدالحق الترکمانی (ص ۱۶۶-۱۶۷)

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: یہ مرسل یعنی منقطع ہے اور اصول حدیث میں یہ مقرر ہے کہ مرسل و منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔

دوم: مغیرہ بن مقسم مدلس تھے۔ دیکھئے طبقات المدلسین (الفتح المبین ۱۰۷/۳، ص ۶۴)
اصول حدیث میں یہ مسئلہ بھی مقرر ہے کہ مدلس کی عن والی روایت (غیر صحیحین میں) ناقابل حجت یعنی ضعیف ہوتی ہے۔ دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح (ص ۹۹)

[۶۵] حدثنا سليمان بن حرب سمعت الحسن قال: لما نزلت: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَ الْمَلٰٓئِكَةَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِيِّؐ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ قالوا: يا رسول الله! هذا السلام قد علمنا كيف هو فكيف تأمرنا أن نصلي عليك؟ قال: ((تقولون: اللهم اجعل صلواتك و بركاتك على آل محمد كما جعلتها على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.))

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سری بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حسن (بصری) سے سنا، انھوں نے فرمایا: جب ﴿إِنَّ اللَّهَ وَ الْمَلٰٓئِكَةَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِيِّؐ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ بے شک اللہ نبی پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے نبی پر درود پڑھتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم آپ (ﷺ) پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو۔ [الاحزاب: ۵۶] نازل ہوئی تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ سلام تو ہم جانتے ہیں کہ کیسے ہے لہذا آپ ہمیں درود کس طرح پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کہو: اللهم اجعل صلواتك

و برکاتک علی آل محمد کما
جعلتها علی آل ابراهیم، إنک
حمید مجید .

❖ تحقیق ❖ اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۳) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۵۰۸ ح ۶۳۶۸)

[۶۶] حدثنا إسحاق الفروي قال :
ثنا عبد الله بن جعفر عن ابن الهاد
عن عبد الله بن خباب عن أبي
سعيد الخدري قال قالوا :
يا رسول الله ! هذا السلام عليك قد
عرفناه فكيف الصلاة ؟ قال :
((تقولون : اللهم صلّ على محمد
عبدك ورسولك كما صليت على
آل ابراهيم وبارك على محمد و
على آل محمد كما باركت على
إبراهيم .))
ہمیں اسحاق (بن محمد) الفروی نے حدیث
بیان کی ، کہا : ہمیں عبد اللہ بن جعفر (بن
یحییٰ) نے حدیث بیان کی ، اُس نے (یزید
بن عبد اللہ) ابن الہاد سے ، انھوں نے
عبد اللہ بن خباب سے ، انھوں نے ابوسعید
الخدری (رضی اللہ عنہ) سے ، انھوں نے
فرمایا : لوگوں نے کہا : یا رسول اللہ ! اس
سلام کو تو ہم نے پہچان لیا ہے ، پس درود
کس طرح پڑھنا ہے ؟ آپ نے فرمایا : تم
(کہو) : ((اللهم صلّ علی محمد
عبدک ورسولک کما صلیت علی
آل ابراہیم وبارک علی محمد و
علی آل محمد کما بارکت علی
إبراہیم .))

❖ تحقیق ❖ صحیح ہے۔

اسے ابن ماجہ (۹۰۳) نے عبد اللہ بن جعفر کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی سند امام علی بن عبد اللہ المدینی کے والد عبد اللہ بن جعفر کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن آنے والی حدیث میں دو ثقہ راویوں نے اس کی متابعت کر رکھی ہے لہذا یہ روایت بھی صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث: ۶۷

[۶۷] حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: هميس ابراهيم بن حمزه (بن محمد بن حمزه ثنا يعني عبد العزيز بن أبي حازم و عبد العزيز بن محمد^① عن يزيد عن عبد الله بن خباب عن أبي سعيد الخدري قال قلنا: يا رسول الله! هذا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قال: ((قولوا: اللهم صلّ على محمد عبدك ورسولك كما صليت على إبراهيم وبارك على محمد وآل محمد كما باركت على إبراهيم وآل إبراهيم.))

ہمیں ابراہیم بن حمزہ (بن محمد بن حمزہ المدنی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یعنی عبد العزیز بن ابی حازم اور عبد العزیز بن محمد (الدر اور دی) نے حدیث بیان کی، انھوں (دونوں) نے یزید (بن عبد اللہ بن الہاد) سے، انھوں نے عبد اللہ بن خباب سے، انھوں نے ابوسعید الخدری (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے کہا: ہم نے کہا:

یا رسول اللہ! یہ آپ پر سلام ہے لہذا آپ پر درود کس طرح پڑھنا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہو ((اللہم صلّ علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم.))

① عبد الحق الترمذی کے نسخے میں ”حدثنا إبراهيم بن حمزة قال: حدثنا عبد العزيز _ يعني ابن أبي حازم _ و عبد العزيز بن محمد عن يزيد“ لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے ص ۱۶۸

﴿تحقیق﴾ اس کی سند صحیح ہے۔

اسے امام بخاری (۶۳۵۸، ۴۷۹۸) نے بھی ابراہیم بن حمزہ سے روایت کیا ہے۔

[۶۸] حدثنا علي بن عبد الله: ہمیں علی بن عبد اللہ (المدینی) نے
حدثني محمد بن بشر قال: ثنا حدیث بیان کی (کہا): مجھے محمد بن بشر
مجمع بن يحيى عن عثمان بن (بن الفرافصه العبدی) نے حدیث بیان
موهب عن موسى بن طلحة _ قال کی، کہا: ہمیں مجمع بن یحییٰ (الانصاری)
القاضي: أراه عن أبيه، سقط من نے حدیث بیان کی، انھوں نے عثمان بن
كتابي عن أبيه _ قال قلت: (عبد اللہ بن) موہب سے، انھوں نے
يارسول الله! كيف الصلاة عليك؟ موسى بن طلحہ سے۔

قال ((قل: اللهم صلّ على محمد قاضی (اسماعیل بن اسحاق / صاحب
كما صليت على إبراهيم، إنك کتاب) نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ انھوں
حميد مجيد وبارك على محمد نے اپنے ابا سے حدیث بیان کی، جس کا
وعلى آل محمد كما بارك على ذکر میری کتاب سے ساقط ہو گیا ہے۔
إبراهيم، إنك [حميد مجيد] .))

فرمایا: میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ پر
درود کس طرح پڑھنا ہے؟ آپ نے فرمایا:
کہہ ((اللهم صلّ على محمد كما
صليت على إبراهيم، إنك حميد
مجيد وبارك على محمد وعلى آل
محمد كما بارك على إبراهيم،
إنك [حميد مجيد] .))

﴿تحقیق﴾ حسن حدیث ہے۔

اسے نسائی (۳۸/۳ ح ۱۲۹۱) اور احمد (۱۶۲/۱) وغیرہا نے محمد بن بشر سے اسی سند کے ساتھ موسیٰ بن طلحہ عن ابیہ... الخ روایت کیا ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث: ۶۹

[۶۹] حدثنا علي بن عبد الله قال: هميس علي بن عبد الله (المديني) نے حدثنا مروان بن معاوية قال: ثنا عثمان بن حكيم عن خالد بن سلمة عن موسى بن طلحة قال: أخبرني زيد بن خارجة _ أخو بني الحارث بن الخزرج _ قال قلت: يا رسول الله! قد علمنا كيف نسلم عليك فكيف نصلي عليك؟ قال: ((صلوا علي و قولوا: اللهم بارك علي محمد و علي آل محمد كما باركت علي إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.))

هميس علي بن عبد الله (المديني) نے حدثنا مروان بن معاوية (الفراري) نے حديث بيان کی، کہا: ہميس مروان بن عثمان بن حكيم عن خالد بن سلمة عن موسى بن طلحة قال: أخبرني زيد بن خارجة _ أخو بني الحارث بن الخزرج _ قال قلت: يا رسول الله! قد علمنا كيف نسلم عليك فكيف نصلي عليك؟ قال: ((صلوا علي و قولوا: اللهم بارك علي محمد و علي آل محمد كما باركت علي إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.))

انھوں نے خالد بن سلمہ (المخزومي) سے، انھوں نے موسیٰ بن طلحہ سے، انھوں نے محمد بنو الحارث بن الخزرج کے بھائی زید بن خارجہ نے خبر دی کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام کا طریقہ جان لیا ہے لہذا درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھو اور کہو: ((اللهم بارك علي محمد و علي آل محمد كما باركت علي إبراهيم و آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.))

﴿تحقیق﴾ اس کی سند حسن ہے۔ اسے نسائی (۳۹/۳ ح ۱۲۹۳) اور احمد (۱۹۹/۱) وغیرہا نے عثمان بن حکیم کی سند سے اور طبرانی (المعجم الکبیر ۵/۲۱۸ ح ۵۱۳۳) نے ابو خلیفہ: ثعالی بن المدینی... الخ کی سند سے روایت کیا ہے۔

[۷۰] حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن أنس عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن عمرو بن سليم الزرقی قال: أخبرني أبو حميد الساعدي أنهم قالوا: يا رسول الله! كيف نصلي عليك؟ فقال رسول الله ﷺ: ((قولوا: اللهم صلّ على محمد و أزواجه و ذريته كما صليت على آل إبراهيم وبارك على محمد و أزواجه و ذريته كما باركت على آل إبراهيم، إنك حميد مجيد.))

ہمیں عبد اللہ بن مسلمہ (القعنی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے مالک بن انس سے، انھوں نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے، انھوں نے اپنے ابا (ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم) سے، انھوں نے عمرو بن سلیم الزرقی سے، انھوں نے کہا: مجھے ابو حمید الساعدی (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی کہ اُن لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود پڑھیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو ((اللهم صلّ علی محمد و أزواجه و ذریته كما صليت علی آل إبراهیم وبارک علی محمد و أزواجه و ذریته كما بارکت علی آل إبراهیم، إنک حمید مجید.))

تحقیق ﴿﴾ اس کی سند صحیح ہے۔

اسے بخاری (۳۳۶۹) مسلم (۴۰۷) اور ابوداؤد (۹۷۹) وغیرہم نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ موطاً امام مالک (روایت یحییٰ بن یحییٰ ۱۶۵/۱، روایت ابن القاسم: ۳۱۳ تحقیق) میں موجود ہے۔

[۷۱] حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد عن عبد الرحمن بن بشر ابن مسعود قال قيل: يا رسول الله! أمرتنا أن نسلّم عليك وأن نصلي عليك وقد علمنا كيف نسلّم عليك، فكيف نصلي [عليك]؟^①

قال: ((تقولون: اللهم صلّ على آل محمد كما صليت على آل إبراهيم، اللهم بارك^② على آل محمد كما باركت على إبراهيم.))

همیں سلیمان بن حرب کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے ایوب (السخنیانی) سے، انھوں نے محمد (بن سیرین) سے انھوں نے عبد الرحمن بن بشر بن مسعود (الانصاری) سے، انھوں نے کہا: کہا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر سلام کہیں اور آپ پر درود پڑھیں، ہم نے آپ پر سلام کہنا تو جان لیا ہے، پس درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: کہو ((اللهم صلّ علی آل محمد كما صليت علی آل إبراهيم، اللهم بارک علی آل محمد كما بارکت علی إبراهيم.))

تحقیق صحیح ہے۔ اسے ابن جریر الطبری نے تفسیر (۳۲/۲۲) میں صحیح سند کے ساتھ ایوب السخنیانی سے روایت کیا ہے۔

اس کی سند میں انقطاع کا شبہ ہے لیکن امام نسائی (۳/۳۷۷ ح ۱۲۸۷) نے اسے عبد الوہاب بن عبد المجید: حدثنا هشام بن حسان عن محمد (بن سیرین) عن عبد الرحمن بن بشر (بن مسعود) عن ابی مسعود الانصاری (عقبہ بن عمرو) رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

① اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۷۲)

② عبد الحق الترمذی کے نسخے میں ”وبارک علی آل محمد“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۷۲

❖ **فائدہ** ❖ امام علی بن المدینی نے فرمایا: ہشام کی محمد (بن سیرین) سے حدیثیں صحیح ہیں۔ دیکھئے کتاب الجرح والتعدیل (۵۵/۹) و سندہ صحیح (اور الفتح المبین (ص ۶۶)

[۷۲] حدثنا مسدد قال: یزید بن زریع قال: ثنا ابن عون عن محمد ابن سیرین عن عبد الرحمن بن بشر بن مسعود قال قالوا: یا رسول اللہ! قد علمنا کیف نسلّم عليك فكيف الصلاة عليك؟ قال: ((قولوا^①: اللهم صلّ علی محمد کما صلیت علی آل ابراهیم، اللهم بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراهیم.))

ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبداللہ) ابن عون نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے عبدالرحمن بن بشر بن مسعود سے کہ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام کہنا تو جان لیا ہے پس آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: کہو ((اللهم صلّ علی محمد کما صلیت علی آل ابراهیم اللهم بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراهیم.))

❖ **تحقیق** ❖ صحیح حدیث ہے۔

اسے نسائی (عمل الیوم واللیلہ: ۵۱، السنن الکبریٰ: ۹۸۷۹) نے یزید بن زریع کی سند

سے روایت کیا ہے۔

دیکھئے حدیث سابق: ۷۱

① اصل میں ”قالوا“ چھپ گیا ہے، جبکہ عبدالحق الترمذی کے نسخے میں ”قولوا“ ہے (ص ۱۷۲) اور یہی صحیح ہے۔

[۷۳] حدثنا نصر بن علي قال: ثنا عبد الأعلى قال: ثنا هشام عن محمد عن ^① عبد الرحمن بن بشر ابن مسعود قال قلنا أو قيل للنبي ﷺ: أمرنا أن نصلّي عليك و نسلّم عليك، فأما السلام فقد عرفناه ولكن كيف نصلّي عليك؟ قال: ((تقولون: اللهم صلّ على آل محمد كما صليت على آل إبراهيم، اللهم بارك على محمد كما باركت على آل إبراهيم)).

ہمیں نصر بن علی (اجہضمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد الاعلیٰ (بن عبد الاعلیٰ البصری السامی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام (بن حسان) نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد (بن سیرین) سے، انھوں نے عبد الرحمن بن بشر بن مسعود سے، انھوں نے کہا: ہم نے کہا یا، نبی ﷺ سے کہا گیا کہ ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور سلام کہنے کا بھی، سلام تو ہم نے پہچان لیا ہے لیکن آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: کہو ((اللهم صلّ علی آل محمد كما صليت علی آل إبراهيم، اللهم بارک علی محمد كما بارکت علی آل إبراهيم)).

صحیح حدیث ہے۔ **تحقیق**

دیکھئے حدیث سابق: ۷۱

فائدہ ثقہ کی زیادت مقبول ہوتی ہے لہذا اگر کوئی ثقہ راوی متصل بیان کرے اور دوسرے ثقہ راوی مرسل و منقطع بیان کریں تو روایت معلول نہیں ہوتی الا یہ کہ محدثین کرام بالا جماع کسی روایت کو معلول قرار دیں۔

① اصل میں ”محمد بن عبد الرحمن“ چھپ گیا ہے، جبکہ عبد الحق الترمذی کے نسخے میں ”محمد بن عبد الرحمن“ ہے (دیکھئے ص ۱۷۳) اور یہی صحیح ہے۔

[دُرود کے بغیر دعا معلق رہتی ہے]

[۷۴] حدثنا سليمان بن حرب
قال: ثنا عمرو بن مسافر: حدثني
شيخ من أهلي قال: سمعت سعيد
ابن المسيب يقول: ما من دعوة لا
يصلّي على النبي ﷺ قبلها إلا
كانت معلقة بين السماء والأرض.
ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عمرو بن مسافر نے حدیث
بیان کی (کہا): مجھے میرے خاندان کے
ایک شیخ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے
سعد بن المسیب (رحمہ اللہ) کو فرماتے
ہوئے سنا: جس دعا میں پہلے نبی ﷺ پر
درود نہ پڑھا جائے تو وہ آسمان اور زمین
کے درمیان معلق رہتی ہے۔

❖ **تحقیق** ❖ اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۳، ۱۳۴)

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: عمرو بن مسافر (عمر بن مساور) مجروح راوی ہے۔ (دیکھئے لسان المیزان ۴/۳۳۶-۳۳۱)
دوم: خاندان کا شیخ مجہول العین ہے۔

[درود صرف انبیاء کے لئے ہے]

[۷۵] حدثنا عبد الله بن عبد
الوهاب قال: ثنا عبد الرحمن بن
زياد: حدثني عثمان بن حكيم بن
عباد بن حنيف عن عكرمة عن ابن
عباس أنه قال: لا تصلّوا صلاة على
ہمیں عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں عبد الرحمن بن زیاد نے
حدیث بیان کی (کہا): مجھے عثمان بن حکیم
بن عباد بن حنیف نے حدیث بیان کی،
انھوں نے عکرمہ (مولیٰ ابن عباس) سے،

أحد إلا على النبي ﷺ ولكن يدعى للمسلمين والمسلمات بالاستغفار .
 انھوں نے (عبداللہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے علاوہ کسی پر بھی (خاص اور انفرادی) درود نہ پڑھو، لیکن مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کی دعا کی جاتی ہے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند میں نظر ہے۔

اسے طبرانی (الکبیر ۱۱/۳۰۵ ح ۱۱۸۱۳) اور عبد الرزاق (۲/۲۱۶ ح ۳۱۱۹) وغیرہ نے سفیان ثوری عن عثمان بن حکیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ اگر عبداللہ بن عبد الوہاب سے مراد ابو محمد الحنفی البصری ہیں اور عبدالرحمن بن زیاد سے مراد الرصاصی ہیں تو پھر یہ سند صحیح ہے۔

﴿فائدہ﴾ ابن ابی شیبہ (۲/۵۱۹ ح ۸۷۱۶) نے صحیح سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا: ”ما أعلم الصلاة تنبغي من أحد على أحد إلا على النبي ﷺ“

میرے علم کے مطابق نبی ﷺ کے علاوہ کسی پر (خاص اور انفرادی طور پر) درود پڑھنا جائز نہیں ہے۔ [بعض الناس کا خیال ہے کہ عبدالرحمن بن زیاد سے مراد عبدالواحد بن زیاد ہے۔ واللہ اعلم]

[۷۶] حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال: ثنا حسين بن علي عن جعفر بن برقان قال: كتب عمر بن عبد العزيز: أما بعد! فإن أناساً من الناس قد التمسوا الدنيا بعمل الآخرة وإن الناس من القصاص قد أحدثوا [من] ①
 ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حسین بن علی (الجعفی) نے برقان قال: کتب عمر بن عبد العزیز: اما بعد! فإن أناساً من الناس قد التمسوا الدنيا بعمل الآخرة وإن الناس من القصاص قد أحدثوا [من] ①
 ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے جعفر بن برقان سے، انھوں نے کہا: عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) نے لکھا: اما بعد! لوگوں میں سے کچھ لوگ آخرت کے اعمال

① اصل میں ”فی الصلاة“ چھپ گیا ہے، جبکہ عبدالحق الترمذی کے نسخے میں ”من الصلاة“ ہے (ص ۱۷۶) اور یہی صحیح ہے۔

الصلاة على خلفائهم و أمرائهم عدل
 صلاتهم على النبي ﷺ فإذا جاءك
 كتابي هذا فمرهم أن تكون
 صلاتهم على النبيين و دعاؤهم
 للمسلمين عامة و يدعوا ما سوى
 ذلك .

سے دنیا چاہتے ہیں اور لوگوں میں سے
 بعض قصہ گو خطیبوں نے اپنے خلفاء و امراء
 کے لئے نبی ﷺ پر درود جیسے درود کو ایجاد
 کر لیا ہے لہذا جب میرا یہ خط تمہارے
 پاس پہنچے تو انھیں حکم دو کہ وہ نبیوں پر درود
 پڑھیں اور عام مسلمانوں کے لئے دعا
 کریں اور اس کے علاوہ دوسری باتیں
 چھوڑ دیں۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳/۲۶۸ ج ۳۵۰۸۳) میں موجود ہے۔

[غیر نبی پر ”صلی اللہ“ کا استعمال اور اس کا مفہوم]

[۷۷] حدثنا حجاج قال: ثنا أبو
 عوانة عن الأسود بن قيس عن نبيح
 العنزي عن جابر بن عبد الله: أن
 امرأة قالت: يا رسول الله أصل عليّ
 و عليّ زوجي (صلی اللہ علیک^①)
 و سلم) فقال: ((صلی اللہ علیک و
 علی زوجک))

ہمیں حجاج (بن منہال) نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ نے حدیث بیان
 کی، انھوں نے اسود بن قیس سے، انھوں
 نے نبيح العنزي سے، انھوں نے جابر بن
 عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) سے:

ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھ
 پر اور میرے شوہر پر درود پڑھیں (یعنی

① اصل میں ”علیہ وسلم“ ہے، جبکہ عبد الحق الترمذی کے نسخے میں ”علیک وسلم“ ہے۔ (دیکھئے ص ۱۷۶)

ہمارے لئے دعا کریں) (صلی اللہ علیہ وسلم)
تو آپ نے فرمایا: ((صلی اللہ علیہ
و علی زوجک)) اللہ تجھ پر اور تیرے
شوہر پر رحم کرے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے ابوداؤد (۱۵۳۳) اور احمد (۳۹۷۳) وغیرہا نے ابوعوانہ و ضاح بن عبد اللہ
الیشکری کی سند سے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
دیکھئے موارد الظمان (۱۹۵۰-۱۹۵۲)

[۷۸] حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد: أنه كان يدعو للصغير و يستغفر كما يدعو للكبير . فقليل له: إن هذا ليس له ذنب؟ فقال: النبي ﷺ قد غفر الله له ما تقدم من ذنبه و ما تأخر و قد أمرت أن أصلي عليه .

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے ایوب (السخنی) سے، انھوں نے محمد (بن سیرین رحمہ اللہ) سے: وہ چھوٹے بچے کے لئے دعا واستغفار کرتے تھے جس طرح بڑے کے لئے دعا واستغفار کرتے تھے۔ پھر انھیں کہا گیا: اس کا تو کوئی گناہ نہیں ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی اگلی اور پچھلی اجتہادی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں اور مجھے آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

[تلبیہ (لبیک) کے بعد درود پڑھنا]

[۷۹] حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قال: ثنا عبد الله بن عبد الله الأموي عن صالح بن محمد بن زائدة قال: سمعت القاسم بن محمد يقول: كان يستحب للرجل إذا فرغ من تلبيته أن يصلي على النبي ﷺ. كهنه من فارغ هو تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ نبی ﷺ پر درود پڑھے۔

ہمیں یعقوب بن حمید بن کاسب نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن عبد اللہ الاموی نے حدیث بیان کی، انھوں نے صالح بن محمد بن زائدہ سے، اس نے کہا: میں نے قاسم بن محمد (بن ابی بکر) کو کہتے ہوئے سنا: آدمی جب لبیک کہنے سے فارغ ہو تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ نبی ﷺ پر درود پڑھے۔

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے دارقطنی (۲/۲۳۸ ح ۲۳۸۵) نے یعقوب بن حمید کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۶) اس میں صالح بن محمد بن زائدہ المدنی اللیثی ضعیف ہے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۲۸۸۵) اور سنن ابی داود (۲۷۱۳ تحقیقی) اور عبد اللہ بن عبد اللہ الاموی لین الحدیث (یعنی ضعیف) تھا۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۳۳۱۹)

[مساجد کے پاس سے گزرتے وقت درود پڑھنا]

[۸۰] حدثنا يحيى بن عبد الحميد قال: ثنا سيف بن عمر التميمي عن سليمان العباسي عن علي بن حسين قال: قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: إذا مررتُم بالمساجد فصلّوا على النبي ﷺ. ہمیں یحییٰ بن عبد الحمید (الحمانی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سیف بن عمر التمیمی عن سلیمان العباسی عن علی بن حسین قال: قال علی بن ابی طالب رضي الله عنه: إذا مررتُم بالمساجد فصلّوا على النبي ﷺ. سے، اُس نے علی بن حسین (رحمہ اللہ) سے، انھوں نے کہا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم مسجدوں کے پاس سے گزرو تو نبی ﷺ پر درود پڑھو۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ (نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر ۲۲۱/۵)

یحییٰ بن عبد الحمید الحمانی سخت مجروح تھا۔

دیکھئے تقریب التہذیب (۵۹۱ و لفظہ: حافظ إلا أنهم اتهموه بسرقة الحديث) سیف بن عمر التمیمی ضعیف الحدیث اور ضعیف فی التاریخ تھا۔ اس پر جرح کے لئے دیکھئے تہذیب التہذیب (۲۹۵/۳-۲۹۶) و کتب المجر و حین . سیدنا علی بن حسین رحمہ اللہ (زین العابدین) کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے لہذا یہ سند منقطع بھی ہے۔

[۸۱] حدثنا عارم بن الفضل قال : ہمیں عارم (محمد) بن الفضل (السدوسی) ثنا عبد الله بن المبارك قال : ثنا نے حدیث بیان کی ، کہا : ہمیں عبد اللہ بن زکریا [عن الشعبي] ^۱ عن وهب المبارک نے حدیث بیان کی ، کہا : ہمیں ابن الأجدع قال : سمعت عمر بن زکریا (بن ابی زائدہ) نے حدیث بیان الخطاب يقول : إذا قدمتم فطوفوا کی ، (انھوں نے عامر بن شراحیل الشعبي بالبیت سبعاً و صلّوا عند المقام سے) انھوں نے وہب بن الاجدع سے ، ركعتين ثم أتوا الصفا انھوں نے کہا : میں نے عمر بن الخطاب فقوموا [عليه] ^۱ من حيث ترون (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا : جب تم البيت فكبروا سبع تكبيرات [بين (مکہ) آؤ تو بیت اللہ کے سات چکر لگا کر كل] تكبيرتين حمد لله و ثناء عليه طواف کرو اور مقام ابراہیم کے پاس دو ركعتين پڑھو پھر صفا پر آؤ تو وہاں کھڑے ہو وصلا ته على النبي ﷺ ، و مسألة جاؤ جہاں سے تمھیں بیت اللہ نظر آئے پھر لنفسك ، و على المروة مثل ذلك . سات تکبیریں کہو ، ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد و ثنا اور نبی ﷺ پر درود ہے اور اپنے لئے دعا مانگو ، مروہ پر بھی اسی طرح کرو۔

تحقیق ﴿ اس کی سند ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۷، ۳۷۹) ﴾

① اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بتحقیق عبد الحق الزکامانی (ص ۱۷۹)

اسے امام بیہقی (۹۴۵) نے جعفر بن عون: أنبأنا زكريا بن أبي زائدة... الخ کی سند سے بیان کیا ہے۔ عارم السدوسی رحمہ اللہ پر اختلاف کا الزام مردود ہے۔
 زکریا بن ابی زائدہ مدلس تھے۔ دیکھئے طبقات المدلسین مع الفتح المبین (۲/۴۷ ص ۳۸) اور فتح الباری (۹/۶۰۰ تحت ح ۵۴۷) اور یہ روایت عن سے ہے لہذا ضعیف ہے۔
 نیز دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ (۱۰/۳۷۰ ح ۲۹۶۲۹)

[مسجد میں داخل ہوتے وقت درود]

[۸۲] حدثنا يحيى بن عبد الحميد ہمیں یحییٰ بن عبد الحمید (الحمانی) نے
 قال: ثنا عبد العزيز بن محمد عن حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن
 عبد الله بن الحسن عن أمه فاطمة محمد (الدروردی) نے حدیث بیان کی،
 بنت الحسين عن فاطمة بنت النبي انھوں نے عبداللہ بن الحسن سے، انھوں
 ﷺ قالت: قال لي رسول الله نے اپنی ماں فاطمہ بنت الحسین سے،
 ﷺ: ((إذا دخلت المسجد انھوں نے نبی ﷺ کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا)
 فقولي: بسم الله والسلام على سے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ
 رسول الله، اللهم صل على محمد نے مجھے فرمایا: جب تم مسجد میں داخل ہو تو
 وعلى آل محمد و اغفر لنا و سهل کہہ: بسم اللہ والسلام علی
 لنا أبواب رحمتك، فإذا فرغت رسول اللہ، اللہم صل علی محمد
 فقولي مثل ذلك غير أن قولي: و و علی آل محمد و اغفر لنا و سهل
 سهل لنا أبواب فضلك.)) لنا أبواب رحمتك. پھر جب (نماز
 سے) فارغ ہو جاؤ تو اسی طرح کہہ سوائے
 اس کے کہ ”و سهل لنا أبواب فضلك“

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ترمذی (۳۱۴) ابن ماجہ (۷۷۱) اور احمد (۲۸۲/۶، ۲۸۳) وغیرہم نے عبد اللہ بن الحسن کی سند سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی نے فرمایا: اور اس کی سند متصل نہیں ہے، فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ عنہا نے فاطمہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا (بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں پایا۔

منقطع روایت کو حسن قرار دینا غلط ہوتا ہے، الا یہ کہ اس کا حسن شاہد یا متابعت مل جائے۔

فائدہ ① حدیث مسلم (۱۳۷۳ ب) اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

② عبد العزیز بن محمد الدراوردی سے اسے موسیٰ بن داود نے بھی بیان کیا ہے۔

دیکھئے حافظ ابن حجر کی کتاب: نتائج الافکار (۲۸۳/۱)

[۸۳] حدثنا يحيى قال: ثنا قيس
عن عبد الله بن الحسن عن أمه
فاطمة ابنة الحسين عن فاطمة
بنت النبي ﷺ قالت قال لي
رسول الله ﷺ: ((يا بنية! إذا
دخلت المسجد فقولي: بسم الله
والسلام على رسول الله، اللهم
صل على محمد وعلى آل محمد،
اللهم اغفر لنا وارحمنا وافتح لنا
أبواب رحمتك.))

ہمیں یحییٰ (بن عبد الحمید الحماني) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قیس (بن الریج)
نے حدیث بیان کی، اُس نے عبد اللہ بن
الحسن سے، انھوں نے اپنی ماں فاطمہ بنت
الحسین سے، انھوں نے نبی ﷺ کی بیٹی
فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے، انھوں نے کہا کہ
رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے میری
بیٹی! جب تم مسجد میں داخل ہو تو کہہ:
بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ،
اللهم صل علی محمد وعلی آل
محمد، اللهم اغفر لنا وارحمنا
وافتح لنا أبواب رحمتك .

﴿تحقیق﴾ اس کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دیکھئے حدیث سابق: ۸۲

[۸۴] حدثنا يحيى بن عبد الحميد بن (الحماني) نے
الحميد قال: ثنا شريك عن ليث
عن عبد الله بن الحسن عن أمه
فاطمة بنت الحسين عن فاطمة
بنت النبي ﷺ عن النبي ﷺ
مثل ذلك .
ہمیں یحییٰ بن عبد الحمید بن (الحمانی) نے
حدیث بیان کی، کہا ہمیں شریک (بن
عبد اللہ بن الحسن) نے حدیث بیان کی،
انھوں نے (عن کے ساتھ) لیث (بن
ابی سلیم) سے، اُس نے عبد اللہ بن الحسن
سے، انھوں نے اپنی ماں فاطمہ بنت
الحسین سے، انھوں نے نبی ﷺ کی بیٹی
(سیدہ) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے، انھوں نے
نبی ﷺ سے اس جیسی حدیث بیان کی۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دیکھئے حدیث سابق: ۸۲

[۸۵] حدثنا سليمان بن حرب
قال: ثنا شعبة عن أبي إسحاق قال:
سمعت سعيد بن ذي حدان قال:
قلت لعقمة: ما أقول إذا دخلت
المسجد؟ قال: تقول: صلى الله و
ملائكته على محمد، السلام عليك
أيها النبي ورحمة (الله و بر كاته) .
ہمیں سلیمان بن حرب
کی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے
حدیث بیان کی، انھوں نے ابو اسحاق
(عمر و بن عبد اللہ السبعی) سے، انھوں نے
کہا: میں نے سعید بن ذی حدان سے سنا
کہ میں نے علقمہ (بن قیس بن عبد اللہ)
سے کہا: جب میں مسجد میں داخل ہوں تو کیا

کہوں؟ انھوں نے کہا: کہہ صلی اللہ و
ملائکتہ علی محمد، السلام
علیک ایہا النبی ورحمة اللہ و
برکاتہ) .

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۱۰/۳۰۷ ح ۶۰۷۹۷) نے سفیان الثوری عن ابی اسحاق
کی سند سے روایت کیا ہے۔ دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۷)
سعید بن ذی حدان مجہول (الحال) راوی ہے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۲۳۰۰)

[۸۶]۔ حدثنا عارم بن الفضل قال: ہمیں عارم (محمد) بن الفضل (السدوسی)
ثنا حماد بن زید عن منصور [بن] نے حدیث بیان کی، کہنا: ہمیں حماد بن زید
المعتمر^۱ عن یزید بن ذی حدان نے حدیث بیان کی، انھوں نے منصور
قال: قلت لعلقمة: یا أبا شبل! ما (بن المعتمر بن سلیمان) سے، انھوں نے
أقول [إذا] ^۲ دخلت المسجد؟ یزید بن ذی حدان سے، اس نے کہا: میں
قال تقول: صلی اللہ و ملائکتہ نے علقمہ (بن قیس) سے کہا: اے ابو شبل!
علی محمد، السلام علیک ایہا جب میں مسجد میں داخل ہوں تو کیا کہوں؟
النبي ورحمة اللہ. قال قلت: من انھوں نے کہا: کہو صلی اللہ و
حدثك؟ أنت سمعته؟ قال: لا، ملائکتہ علی محمد، السلام
حدثني أبو إسحاق الهمداني. علیک ایہا النبی ورحمة اللہ .

① اصل میں ”منصور عن ایہ“ ہے، جبکہ عبدالحق الترمذی کے نسخے میں اسی طرح ہے جس طرح ہم نے
متن میں لکھا ہے۔ دیکھئے ص ۱۸۵

② اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبدالحق الترمذی (ص ۱۸۵)

میں نے کہا: یہ کس نے آپ کو بتایا ہے؟ کیا
آپ نے اسے (کسی سے) سنا ہے،
انہوں نے کہا: نہیں، مجھے ابو اسحاق
الہمدانی (عمر بن عبد اللہ السبعی) نے بتایا
ہے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔

یزید بن ذی حدان مجہول راوی ہے، اُس کے حالات کہیں بھی نہیں ملے۔
نیز دیکھئے حدیث سابق: ۸۵

[صفا و مروہ پر تکبیرات اور درود کا اہتمام]

[۸۷] حدثنا هذبة بن خالد قال: . ہمیں ہذبہ بن خالد نے حدیث بیان کی،
ثنا همام بن يحيى قال: ثنا نافع أن کہا: ہمیں ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان
[ابن] ① عمر كان يكبر على الصفا کی، کہا: ہمیں نافع (مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ)
ثلاثاً، يقول: لا إله إلا الله وحده لا نے حدیث بیان کی کہ بے شک (ابن)
شريك له، له الملك و له الحمد، عمر (رضی اللہ عنہ) صفا (کی پہاڑی) پر تین دفعہ
وهو على كل شيء قدير. ثم يصلي تکبیر کہتے (اور) فرماتے: لا إله إلا
على النبي ﷺ ثم يدعو و يطيل اللہ و وحدہ لا شريك له، له الملك و
القيام و الدعاء ثم يفعل على له الحمد، وهو على كل شيء قدير
المروة نحو ذلك . [ایک اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں، اس کا کوئی

① اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بتحقیق عبد الحق الزرکمانی (ص ۱۸۵)

شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے [پھر نبی ﷺ پر درود پڑھتے پھر لمبا قیام کرتے ہوئے دعا کرتے رہتے۔ پھر مروہ پر بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تحقیق صحیح ہے۔

نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۳۷۹) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۱۰/۳۷۰ ح ۲۹۶۳۰)

[تکبیراتِ عید اور درود]

[۸۸] حدثنا مسلم بن إبراهيم قال: ثنا هشام بن أبي عبد الله الدستوائي قال: ثنا حماد بن أبي سليمان^① عن إبراهيم عن علقمة أن ابن مسعود و أبا موسى و حذيفة خرج عليهم الوليد بن عقبة قبل العيد يوماً، فقال لهم: إن هذا العيد قد دنا، فكيف التكبير فيه؟ قال عبد الله: تبدأ فتكبر تكبيرة تفتح بالصلاة^② و تحمد ربك و

ہمیں مسلم بن ابراہیم (الازدی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں هشام بن ابی عبد اللہ الدستوائی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علقمہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم (نخعی) سے، انھوں نے علقمہ (بن قیس نخعی) سے: (عبد اللہ) ابن مسعود، ابو موسیٰ (الاشعری) اور حذیفہ (بن الیمان) رضی اللہ عنہم کے پاس ولید بن عقبہ عید سے پہلے ایک دن آیا تو انھیں کہا: یہ عید قریب

① اصل میں سلیمان کے بجائے سلمان چھپ گیا ہے۔ تصحیح کے لئے دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بتحقیق عبدالحق الزکامی ص ۱۸۶ ② الزکامی کے نسخے میں ”تفتح بها الصلاة“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۸۶

تصلیٰ علی النبی محمد ﷺ، ثم تدعو و^① تکبر، و تفعل مثل ذلك، ثم تکبر و تفعل مثل ذلك، ثم تکبر و تفعل مثل ذلك، ثم تقرأ، ثم تکبر و ترکع، ثم تقوم فتقرأ و تحمد ربك، و تصلیٰ علی النبی محمد ﷺ، ثم تدعو و تکبر اللہ و تفعل مثل ذلك، ثم تکبر و تفعل مثل ذلك، ثم ترکع .

فقال: حذيفة و أبو موسى: صدق أبو عبد الرحمن .

ہے لہذا اس پر تکبیر کس طرح ہے؟ عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ابتداء میں تکبیر افتتاح کہو جس کے ساتھ نماز شروع ہوتی ہے اور رب کی حمد بیان کرو اور نبی محمد ﷺ پر درود پڑھو پھر دعا مانگو اور تکبیر کہو اور اسی طرح کرو۔ پھر تکبیر کہو اور اسی طرح کرو پھر قراءت کرو پھر تکبیر کہو اور رکوع کرو پھر (سجدے سے) اٹھو تو قراءت کرو اور رب کی حمد بیان کرو اور نبی محمد ﷺ پر درود پڑھو پھر دعا کرو اور اللہ کی تکبیر کہو اور اسی طرح کرو پھر تکبیر کہو اور اسی طرح کرو پھر رکوع کرو۔

تو حذیفہ اور ابو موسیٰ (رضی اللہ عنہما) نے کہا:
ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)
نے سچ کہا ہے۔

❖ تحقیق ❖ اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے بیہقی (۲۹۱/۳) نے مسلم بن ابراہیم کی سند سے روایت کیا ہے۔
نیز دیکھئے المعجم الکبیر للطبرانی (۹/۳۵۱ ح ۹۵۱۵) اور تفسیر ابن کثیر (۵/۲۲۸) وقال:
”اسنادہ صحیح“ (!)

① اصل میں ”او“ ہے۔ تصحیح کے لئے دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ متحقق عبدالحق الزکامی ص ۱۸۷

اس میں دو وجہ ضعف ہیں:

- اول: ابراہیم الخثعمی مدلس تھے۔ (دیکھئے الفتح المبین ص ۳۳) اور سند عن سے ہے۔
دوم: حماد بن ابی سلیمان مدلس تھے۔ (دیکھئے الفتح المبین ص ۳۸) اور سند عن سے ہے۔
اس سلسلے کی دیگر ضعیف روایات کے لئے دیکھئے میری کتاب انوار السنن فی تحقیق آثار السنن (ح ۹۹۵-۹۹۹)

[۸۹] حدثنا علي بن المديني بهذا الحديث عن خالد بن الحارث عن هشام فقال فيه: ثم تكبر فتر كع . فقال حذيفة والأشعري: صدق أبو عبد الرحمن .
ہمیں علی بن المدینی نے یہ حدیث بیان کی، خالد بن الحارث سے، انھوں نے ہشام (بن ابی عبد اللہ المستوائی) سے... تو اس (روایت) میں کہا: پھر تم تکبیر کہو تو رکوع کرو، پھر حذیفہ اور (ابو موسیٰ) الاشعری (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا ہے۔

❖ تحقیق ❖ اس کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۸۸

[نماز جنازہ میں درود]

[۹۰] حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا حماد بن سلمة عن عبد الله بن أبي بكر قال: كنا بالخيف و معنا عبد الله بن أبي عتبة، فحمد الله و أثنى عليه و صلى على النبي ﷺ
ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن ابی بکر سے، انھوں نے کہا: ہم (منیٰ/ مکہ) میں خیف (ایک مقام) کے پاس تھے اور

ودعا بدعوات، ثم قام فصلّي بنا . ہمارے ساتھ عبد اللہ بن ابی عتبہ تھے۔
 انھوں نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور نبی
 ﷺ پر درود پڑھا اور دعائیں مانگیں پھر
 اٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۳۶)

بعض علماء کا خیال ہے کہ عبد اللہ بن ابی بکر سے مراد عبید اللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک ہے۔

[۹۱] حدثنا محمد بن كثير قال: ہمیں محمد بن کثیر (غالباً العبدی) نے
 ثنا سفیان بن سعید: حدثني حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان بن سعید
 أبو هاشم الواسطي عن الشعبي قال: (الثوري) نے حدیث بیان کی، (کہا):
 أول تكبيرة من الصلاة على الجنابة مجھے ابو ہاشم الواسطی (یحییٰ بن دینار) نے
 ثناء على الله عز وجل والثانية صلاة حدیث بیان کی، انھوں نے (عامر بن
 على النبي ﷺ، والثالثة دعاء شراحیل) الشعمی رحمہ اللہ سے، انھوں نے
 للميت والرابعة السلام . کہا: نماز جنازہ کی پہلی تکبیر میں اللہ کی ثنا
 ہے، دوسری میں نبی ﷺ پر درود ہے،
 تیسری میں میت کے لئے دعا ہے اور
 چوتھی میں سلام ہے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند صحیح ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (۲۹۶/۳ ح ۱۱۳۷۸) نے وکیع عن سفیان (الثوری) عن ابی ہاشم
 عن الشعبي کی سند سے روایت کیا ہے۔

﴿فائدہ﴾ تابعی کے اس قول میں اللہ کی ثنا سے مراد سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہے، جس کی

دلیل وہ مشہور حدیث ہے جس میں سورہ فاتحہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
 ”حمدنی عبدي أثنى عليّ عبدي“ میرے بندے نے میری حمد بیان کی...
 میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ (دیکھئے صحیح مسلم: ۳۹۵، ترقیم دارالسلام: ۸۷۸)
 مصنف ابن ابی شیبہ (۲۹۵/۳ ح ۱۱۳۷۵) میں حفص بن غیاث عن اشعث عن الشعبي
 والی روایت میں ”یبدأ بحمد الله و الثناء عليه“ کے الفاظ ہیں، جن سے حمد و ثناء کا
 قطعی تعین ہوتا ہے لیکن یہ سند ضعیف ہے۔

[۹۲] حدثنا عبد الله بن مسلمة همیں عبد الله بن مسلمہ (القنصی) نے
 قال: ثنا نافع بن عبد الرحمن بن حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نافع بن
 أبي نعيم القاري عن نافع عن ابن عبد الرحمن بن ابی نعیم القاری نے حدیث
 عمر: أنه يكبر على الجنازة ويصلي بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے
 على النبي ﷺ، ثم يقول: اللهم (عبد الله) بن عمر (رضی اللہ عنہ) سے، وہ
 بارك فيه وصل عليه و اغفر له جنازے کی تکبیر کہتے اور نبی ﷺ پر درود
 وأورده حوض نبيك ﷺ پڑھتے پھر کہتے: اے اللہ! اس میں برکتیں
 ڈال اور اس پر رحم کرا اور اسے بخش دے اور
 اسے اپنے نبی ﷺ کے حوض پر پہنچا
 دے۔

تحقیق اس کی سند حسن ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۴۱۴/۱۰ ح ۲۹۷۷۸) نے عبید اللہ بن عمر عن نافع مولى
 ابن عمر کی سند سے مختصر روایت کیا ہے۔

[۹۳] حدثنا أبو مصعب عن مالك
ابن أنس عن سعيد بن أبي سعيد
المقبري عن أبيه عن أبي هريرة:
سئل كيف نصلي على الجنازة؟
قال: أنا لعمر الله أخبرك، أتبعها من
أهلها، فإذا وضعت كبرت و
حمدت الله و صليت على نبيه
ﷺ، ثم أقول: اللهم هذا
عبدك [و] ^① ابن عبدك وابن أمتك
كان يشهد أن لا إله إلا أنت و أن
محمدًا عبدك و رسولك و أنت
أعلم به، اللهم إن كان محسنًا فزد
من إحسانه و إن كان مسيئًا
فتجاوز عنه، اللهم لا تحرمنا أجره
و لا تفتنا بعده .

ہمیں ابو مصعب (الزہری، احمد بن ابی
بکر) نے حدیث بیان کی، انھوں نے
مالک بن انس سے، انھوں نے سعید بن
ابی سعید المقبری سے، انھوں نے اپنے
والد (ابو سعید کیسان المقبری) سے، انھوں
نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، اُن سے پوچھا
گیا کہ ہم نماز جنازہ کس طرح پڑھیں؟
انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تجھے بتاتا
ہوں، میت کے گھر کے پاس سے اُس کے
ساتھ چلتا ہوں پھر جب میت کو رکھ دیا جاتا
ہے تو تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمد (یعنی سورہ
فاتحہ) پڑھتا ہوں اور اللہ کے نبی ﷺ پر
درود پڑھتا ہوں پھر میں کہتا ہوں:

اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے، تیرے بندے کا
بیٹا ہے اور تیری بندی کا بیٹا ہے، یہ گواہی
دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی الہ (معبود برحق)
نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) تیرے
بندے اور رسول ہیں اور تو اسے سب سے
زیادہ جانتا ہے۔

اے اللہ! اگر وہ نیکیاں کرنے والا تھا تو اس

① اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بتحقیق عبدالحق الترمذی (ص ۱۸۹)

پر بہت زیادہ احسان فرما اور اگر وہ خطا کار
تھا تو اُس سے درگزر فرما۔ اے اللہ! اس
کے اجر و ثواب سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور
اس کے بعد ہمیں فتنے میں مبتلا نہ کرنا۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے ابن المذہر (اللاوسط ۵/۴۳۹) اور بغوی (شرح السنہ: ۱۴۹۶) وغیرہا نے امام
مالک کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ موقوف روایت موطاً امام مالک (روایۃ ابی مصعب الزہری: ۱۰۱۶، روایۃ یحییٰ بن
یحییٰ ۱/۲۲۸ ح ۵۳۶) میں موجود ہے۔

فائدہ اس اثر میں حمد سے مراد فاتحہ ہے جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ
مرفوع حدیث قدسی سے ثابت ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۹۱

[۹۴] حدثنا محمد بن المثنیٰ ہمیں محمد بن المثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا:
قال: ثنا عبد الأعلى قال: ثنا معمر ہمیں عبد الأعلى (بن عبد الأعلى) نے
عن الزهري قال: سمعت أبا أمانة حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معمر (بن راشد)
ابن سهل بن حنيف: يحدث سعيد نے حدیث بیان کی، انھوں نے (محمد بن
ابن المسيب قال: إن السنة في مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب)
صلاة الجنازة، أن يقرأ بفاتحة الكتاب الزہری سے، انھوں نے کہا: میں نے
ويصلي على النبي ﷺ، ثم ابوامامہ بن سہل بن حنيف (رضی اللہ عنہ) کو سعید
يخلص الدعاء للميت حتى ① بن المسيب (رحمہ اللہ) سے حدیث بیان

① اصل میں ”متی یفرغ“ ہے۔ تصحیح کے لئے دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۹۲)

یفرغ ولا یقرأ إلا مرة واحدة ثم کرتے ہوئے سنا:
 یسلم فی نفسه . نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کی
 قراءت کی جائے اور نبی ﷺ پر درود
 پڑھا جائے پھر جب فارغ ہو تو میت کے
 لئے خالص دعا کی جائے اور صرف ایک
 دفعہ قراءت کی جائے پھر اپنے دل میں
 (یعنی سرّاً) سلام پھیر دیا جائے۔

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔ (نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر ۲/۲۲۱)
 اسے ابن ابی شیبہ (المصنف ۳/۲۹۶ ح ۱۱۳۷۹) نے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ سے اور
 ابن الجارود (المستفی: ۵۴۰) وغیرہ نے معمر بن راشد کی سند سے بیان کیا ہے۔
فائدہ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ صحابی صغیر (بلحاظ رؤیت) تھے، انھوں نے یہ یا اس
 جیسی روایت نبی ﷺ کے ایک صحابی (یعنی صحابی کبیر) سے سنی تھی۔ رضی اللہ عنہ
 دیکھئے شرح معانی الآثار (۱/۵۰۰) وسندہ صحیح، باب التکبیر علی الجناز کم ہو؟

[اللہ کی طرف ”صلوٰۃ“ کی نسبت اور اس کا مفہوم]

[۹۵] حدثنا نصر بن علي قال: ثنا
 خالد بن يزيد عن أبي جعفر عن
 الربيع بن أنس عن أبي العالية:
 ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى
 النَّبِيِّ﴾ قال: صلاة الله عز
 وجل عليه: ثناؤه عليه، وصلاة
 ہمیں نصر بن علی (الکچھ ضمنی) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں خالد بن یزید (العسکی)
 نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو جعفر
 (الرازی) سے، انھوں نے الربیع بن انس
 سے، انھوں نے ابو العالیہ (الریاحی) سے:
 ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى

الملائكة عليه: الدعاء .

النَّبِيِّ ﷺ [الاحزاب: ٥٦]

انھوں (ابو العالیہ) نے کہا: اللہ تعالیٰ کا
صلوٰۃ کہنا، آپ (ﷺ) کی ثنا کہنا ہے
اور فرشتوں کا صلوٰۃ کہنا آپ کے لئے دعا
مانگنا ہے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔

ابو جعفر الرازی (صدوق حسن الحدیث عن غیر الربیع بن انس) کی ربیع بن انس بن
زیاد البکری سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔
دیکھئے سنن ابی داود (۱۱۸۲ تحقیقی) اور کتاب الثقات لابن حبان (۲۲۸/۴)

[۹۶] حدثنا نصر بن علي قال: ثنا
محمد بن سواء عن جويسر عن
الضحاك قال: صلاة الله: رحمة و
صلاة الملائكة: الدعاء .
ہمیں نصر بن علی (الجبھضمی) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن سواء نے حدیث
بیان کی، انھوں نے جویر سے، اُس نے
ضحاک (بن مزاحم) سے، انھوں نے کہا:
اللہ کی صلوٰۃ اُس کی رحمت ہے اور فرشتوں
کی صلوٰۃ دعا ہے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

دیکھئے جلاء الافہام (ص ۱۵۸)
جویر بن سعید الازدی البخی نزیل الکوفہ، سخت ضعیف راوی تھا۔
دیکھئے تقریب التہذیب (۹۸۷)

[۹۷] و حدثنا محمد بن أبي بكر: ثنا محمد بن سواء قال: ثنا جوير عن الضحاك: ﴿هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ﴾ قال: صلاة الله: مغفرته و صلاة الملائكة: الدعاء .

اور ہمیں محمد بن ابی بکر (المقدمی) نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں محمد بن سواء نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں جویر نے حدیث بیان کی، اُس نے ضحاک (بن مزاحم) سے: ﴿هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ﴾ [الاحزاب: ۴۳]

کہا: اللہ کی صلوة اُس کی (طرف سے) مغفرت ہے اور فرشتوں کی صلوة دعا ہے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ (دیکھئے جلاء الافہام ص ۱۵۸، اور حدیث سابق: ۹۶)

[نبی ﷺ کی قبر پر درود]

[۹۸] حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار أنه قال: رأيت عبد الله بن عمر يقف على قبر النبي ﷺ، ويصلي على النبي ﷺ و أبي بكر، و عمر رضي الله عنهما .

ہمیں عبد اللہ بن مسلمہ (القنعنی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے مالک (بن انس) سے، انھوں نے عبد اللہ بن دینار، انھوں نے کہا: میں نے عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کو نبی ﷺ کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا اور وہ نبی ﷺ، ابو بکر (الصدیق) اور عمر رضی اللہ عنہما پر درود (وسلام) پڑھتے تھے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند صحیح ہے۔

اسے امام بیہقی (۲۳۵/۵) نے بھی امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ روایت موطاً امام مالک (روایۃ یحییٰ بن یحییٰ ۱۶۶/ح ۳۹۸ تحقیقی) میں موجود ہے۔

[۹۹] حدثنا علي قال: ثنا سفیان: ہمیں علی (بن المدینی) نے حدیث بیان
 حدثني عبد الله بن دينار قال: کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے
 رأيت ابن عمر إذا قدم من سفر حدیث بیان کی (کہا): مجھے عبد اللہ بن
 دخل المسجد، فقال: السلام دینار نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے
 عليك يا رسول الله! السلام علي (عبد اللہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا، جب
 أبي بكر، السلام علي أبي، و آپ سفر سے آتے (تو) مسجد میں داخل
 يصلي ركعتين. ہوتے پھر فرماتے: السلام عليك يا
 رسول الله، السلام علي أبي بكر،
 السلام علي أبي.
 اور دو رکعتیں پڑھتے۔

❖ تحقیق ❖ اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۹۸، آنے والی حدیث: ۱۰۰،

اور مصنف ابن ابی شیبہ (۳۴۱/۳ ح ۱۱۷۹۲)

جب نبی ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر الصديق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ کے جسم
 مبارک کو ہاتھ لگایا پھر آپ کے چہرہ مبارک سے پردہ اٹھا کر جھک کر آپ کا بوسہ لیا اور
 رونے لگے پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! اللہ آپ پر دو موتیں
 جمع نہیں کرے گا، آپ کے لئے یہ موت جو لکھی ہوئی تھی آگئی ہے۔ (صحیح بخاری: ۴۴۵۲، ۴۴۵۳)
 پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے (خطبہ) فرمایا: تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی عبادت
 کرتا تھا تو بے شک محمد ﷺ پر موت آگئی ہے اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ زندہ ہے وہ
 کبھی نہیں مرے گا۔ (صحیح بخاری: ۴۴۵۴)

[۱۰۰] حدثنا سليمان بن حرب قال: ثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع: أن ابن عمر كان إذا قدم من سفر دخل المسجد، ثم أتى القبر فقال: السلام عليك يا رسول الله! السلام عليك يا أبابكر! السلام عليك يا أبتاه!.

ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے ایوب (السخنیانی) سے، انھوں نے نافع (مولیٰ ابن عمر) سے: بے شک (عبداللہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہ) جب سفر سے واپس آتے تو (نبی ﷺ کی) مسجد میں داخل ہوتے پھر قبر کے پاس آ کر فرماتے: السلام عليك يا رسول الله! السلام عليك يا أبابكر! السلام عليك يا أبتاه!

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے امام بیہقی (۲۳۵/۵) نے سلیمان بن حرب کی سند سے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے سابقہ حدیثیں: ۹۸، ۹۹

[۱۰۱] حدثني إسحاق بن محمد قال: ثنا عبد الله بن عمر عن نافع أن ابن عمر كان إذا قدم من سفر صلى سجدتين في المسجد، ثم يأتي النبي ﷺ، فيضع يده اليمين على قبر النبي ﷺ ويستدبر القبلة، ثم يسلم على النبي ﷺ، ثم على أبي بكر وعمر

ہمیں اسحاق بن محمد (الفروی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن عمر (العمری المکبر) نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے: بے شک ابن عمر (رضی اللہ عنہ) جب سفر سے واپس آتے تو مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے پھر نبی ﷺ (کی قبر) کے پاس آتے تو اپنا دایاں ہاتھ نبی ﷺ کی قبر پر رکھتے اور قبلے کی طرف پیٹھ کرتے پھر نبی

رضی اللہ عنہما .
 ﷺ پر سلام کہتے پھر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر
 سلام کہتے تھے۔

تحقیق اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

اس میں وجہ ضعف یہ ہے کہ اسحاق بن محمد الفروی ضعیف راوی تھا۔
 دیکھئے حدیث سابق: ۳۵، ۳۶

[نبی ﷺ کی قبر پر فرشتوں کا درود پڑھنا]

[۱۰۲] حدثنا معاذ بن أسد قال: ہمیں معاذ بن اسد نے حدیث بیان کی،
 ثنا عبد الله بن المبارك: أخبرنا ابن کہا: ہمیں عبد اللہ بن المبارک نے حدیث
 لهيعة: حدثني خالد بن يزيد (عن بیان کی) کہا: ہمیں (عبد اللہ) ابن لہیعہ
 سعيد) بن أبي هلال عن نبيه^۱ بن نے خبر دی (کہا): مجھے خالد بن یزید نے
 وهب أن كعبًا دخل على عائشة حدیث بیان کی انھوں نے سعید بن ابی
 فذكروا رسول الله ﷺ، فقال ہلال سے، انھوں نے نبیہ بن وہب سے
 كعب: ما من فجر يطلع إلا وينزل کہ بے شک عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس کعب
 سبعون ألفاً من الملائكة حتى (الاحبار) گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کا ذکر
 يحفوا بالقبر يضربون بأجنحتهم ہوا تو کعب نے کہا: جب بھی فجر طلوع
 [القبر]^۲ و يصلون على النبي ہوتی ہے تو ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے
 ﷺ حتی إذا أمسوا عرجوا وهبط ہیں، حتی کہ وہ قبر کے پاس چلے آتے

① اصل میں غلطی سے منہ بن وہب چھپ گیا ہے۔

تصحیح کے لئے دیکھئے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۹۶)

② اضافہ از نسخہ فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ تحقیق عبد الحق الترمذی (ص ۱۹۶)

سبعون ألفاً حتى يحفوا بالقبر
يضربون بأجنحتهم، فيصلون على
النبي ﷺ سبعون ألفاً بالليل و
سبعون ألفاً بالنهار حتى إذا انشقت
الأرض خرج في سبعين ألفاً من
الملائكة يزفونه .

ہیں اور اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں اور نبی
ﷺ پر درود پڑھتے ہیں، حتیٰ کہ جب
شام ہوتی ہے تو (آسمان پر) چڑھ جاتے
ہیں۔ اور ستر ہزار دوسرے (فرشتے)
اترتے ہیں حتیٰ کہ قبر کے پاس آتے ہیں،
اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں پھر نبی ﷺ پر
درود پڑھتے ہیں، ستر ہزار رات کو اور ستر
ہزار دن کو، حتیٰ کہ جب زمین پھٹے گی تو
آپ باہر آئیں گے اور ستر ہزار فرشتے
آپ کے ساتھ چلیں گے۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند میں نظر ہے۔

دیکھئے کتاب الزہد لابن المبارک (ص ۵۵۸ ح ۱۶۰۰، رواہ عن ابن لہیعہ)

اسے امام لیث بن سعد المصری نے بھی خالد بن یزید سے روایت کیا ہے۔

دیکھئے سنن الدارمی (۴۴۱ ح ۹۴) شعب الایمان للبیہقی (طبعہ محققہ ۵۵/۶-۵۶)
ح ۳۸۷، طبعہ آخری ۴۹۲/۳-۴۹۳ ح ۴۱۷۰، فیہا تصحیف فی السند (حلیۃ الاولیاء لابن
نعیم ۳۹۰/۵) فیہا تصحیف فی السند (کتاب العظمتہ لابن الشیخ (۳/۱۸ ح ۵۳۷/۴۳)
النبایہ فی الفتن والملاحم لابن کثیر) (تحقیقی ۳۱۴ ح ۵۶۱)

نبیہ بن وہب کی کعب الاحبار سے ملاقات یا معاشرت ثابت نہیں ہے اور نہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا
سے اُن کی کسی روایت کا ثبوت ملا ہے لہذا اس سند میں انقطاع کا شبہ ہے۔

حسین سلیم اسد نے کہا: اور اس میں انقطاع بھی ہے کیونکہ نبیہ بن وہب نے کعب کو نہیں
پایا۔ واللہ اعلم (تحقیق مسند الدارمی ۲۲۸)

﴿فائدہ﴾ سعید بن ابی ہلال کا مخطوط ہونا ثابت نہیں ہے۔ اختلاط کے بارے میں امام احمد کا قول ساجی نے بغیر کسی سند کے نقل کیا ہے لہذا یہ نقل ناقابلِ حجت ہے۔ یاد رہے کہ سعید بن ابی ہلال سے خالد بن یزید کی روایت صحیحین میں ہے لہذا یہاں اختلاط کا الزام سرے سے مردود ہے۔

[آیت: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کا مفہوم]

[۱۰۴] حدثنا علي بن عبد الله
قال: ثنا سفيان قال: ثنا ابن أبي
نجيح عن مجاهد: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ
ذِكْرَكَ﴾ قال: لا أذكر إلا ذكرت،
أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن
محمدًا رسول الله.

ہمیں علی بن عبد اللہ نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن
عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
(عبد اللہ) ابن ابی نَجِیح نے حدیث بیان کی،
انہوں نے مجاہد (بن جبر رحمہ اللہ) سے:
﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ اور ہم نے

آپ کا ذکر بلند کیا۔ [الانشرح: ۴]

کہا: جب مجھے یاد کیا جاتا ہے تو آپ کو بھی
یاد کیا جاتا ہے۔ (یعنی موزن وغیرہ کا
گواہی دینا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے سوا کوئی الہ نہیں (اور) گواہی دیتا ہوں
کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

﴿تحقیق﴾ اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے امام شافعی نے کتاب الرسالہ (ص ۱۶، فقرہ: ۳۷) میں سفیان بن عیینہ سے نقل
کیا ہے۔ حافظ ابن حجر کے نزدیک عبد اللہ بن ابی نَجِیح طبقہ ثالثہ کے مدلس تھے۔

دیکھئے طبقات المدلسین (۳/۷۷) اور روایت عن سے ہے لہذا ضعیف ہے۔
بعض علماء ابن ابی نجیح کی مجاہد سے روایات کو صحیح سمجھتے ہیں لیکن یہ مسلک مرجوح ہے۔

[۱۰۴] حدثنا محمد بن عبيد: ہمیں محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، کہا:
ثنا محمد بن ثور عن معمر عن ثنا محمد بن ثور نے حدیث بیان کی،
قتادة: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ فقال انھوں نے معمر سے، انھوں نے قتادہ
النبي ﷺ: ((ابدؤوا بالعبودية^۱ (رحمہ اللہ) سے: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ
وثنوا بالرسالة.)) ذِکْرُكَ اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔

قال معمر: أشهد أن لا إله إلا الله، [الاشراح: ۳]
وأن محمدًا عبده، فهذا العبودية تو نبی ﷺ نے فرمایا: عبودیت سے ابتدا
ورسوله أن يقول: عبده ورسوله . کرو پھر رسالت کا ذکر کرو۔

معمر (بن راشد) نے کہا: میں گواہی دیتا
ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ (معبود برحق)
نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اُس کے
بندے ہیں، یہ عبودیت (بندگی) ہے۔ اور
(محمد ﷺ) اس کے رسول ہیں کہ یہ
کہے: اس کے بندے اور رسول ہیں (یہ
رسالت ہے۔)

﴿تحقیق﴾ قتادہ کا قول صحیح ہے اور مرفوع حدیث مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف

ہے۔

۱ عبدالحق الترمذی کے نسخے میں ”بالعبودية“ ہے۔ دیکھئے ص ۱۹۸

اس روایت کی سند قنادہ تک صحیح ہے۔
اسے طبری نے تفسیر (۱۵۱/۳۰) میں صحیح سند کے ساتھ محمد بن ثور سے روایت کیا ہے۔

[خطبہ وعظ اور درود ہے]

[۱۰۵] حدثنا عمرو بن مرزوق: ہمیں عمرو بن مرزوق نے حدیث بیان کی
ثنا زهير عن أبي إسحق: أنه راآهم (کہا): ہمیں زہیر (بن معاویہ) نے
يستقبلون الامام إذا خطب ولكنهم حدیث بیان کی، انھوں نے ابو اسحاق
كانوا لا يسعون^۱ إنما هو قصص (عمرو بن عبد اللہ السبعی) سے: انھوں نے
وصلاة على النبي ﷺ. لوگوں کو خطبے کی حالت میں امام کی طرف
رُخ کرتے ہوئے دیکھا اور لیکن لوگ دوڑ
نہیں رہے تھے: یہ تو وعظ ہے اور نبی ﷺ
پر درود ہے۔

❖ تحقیق ❖ اس کی سند ضعیف ہے۔

زہیر بن معاویہ کی ابو اسحاق السبعی سے روایات میں نظر ہے۔ امام ابو زرہ الرازی نے کہا:
وہ ثقہ ہیں لیکن انھوں نے ابو اسحاق سے اُن کے اختلاط کے بعد سنا ہے۔

(کتاب الجرح والتعديل ۵۸۹/۳)

امام احمد بن حنبل نے کہا: زہیر کی ابو اسحاق سے روایت میں کمزوری ہے، انھوں نے ابو اسحاق
سے اُن کے آخری دور میں حدیثیں سنی تھیں۔ (کتاب الجرح والتعديل ۵۸۸/۳ و سندہ صحیح)
یاد رہے کہ صحیحین میں زہیر بن معاویہ کی ابو اسحاق سے تمام روایات متابعات اور
شواہد کی وجہ سے صحیح ہیں۔

❶ عبد الحق الترمذی کے نسخے میں ”لا یسبون“ ہے، یعنی وہ اسلاف کو گالیاں نہیں دیتے تھے۔ دیکھئے ص ۱۹۸

[نماز میں دعا اور درود]

[۱۰۶] حدثنا محمد بن أبي بكر (المقدمي) نے حدیث بیان کی، ہمیں عبد اللہ بن یزید (المقری) نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے حیوہ (بن شریح) نے حدیث بیان کی (کہا): مجھے ابو ہانی حمید بن عمرو بن مالک نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی فضالہ بن عبید (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا، جس نے اللہ کی بزرگی بیان نہیں کی اور نہ نبی ﷺ پر درود پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے جلدی کی ہے۔ پھر اسے بلایا تو اسے یاد دوسرے شخص سے کہا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی بزرگی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر نبی ﷺ پر درود پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگ لے۔

قال: ثنا عبد الله بن يزيد: حدثني حيوة: أخبرني أبو هاني حميد بن هاني: أن أبا [علي] عمرو بن مالك حدثه أنه سمع فضالة بن عبيد - صاحب رسول الله ﷺ - يقول: سمع رسول الله ﷺ رجلاً يدعو في صلاته، لم يمجّد الله، ولم يصلّ على النبي ﷺ، فقال رسول الله ﷺ: ((عجل هذا)) ثم دعاه فقال له أو لغيره: ((إذا صلى أحدكم فليبدأ بتمجيد الله و الشاء عليه، ثم يصلي على النبي ﷺ، ثم يدعو بعد بما شاء.))

تحقیق اس کی سند حسن ہے۔

اس امام احمد (۱۸/۶) ابوداؤد (۱۳۸۱) اور ترمذی (۳۴۷۷) وغیرہم نے امام ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید المقری سے اس سند و متن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اسے ترمذی، ابن خزیمہ (۷۰۹، ۷۱۰) ابن حبان (الموارد: ۵۱۰) حاکم (۲۶۸، ۲۳۰/۱) اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

[قنوت میں درود]

[۱۰۷] حدثنا محمد بن المثنیٰ ہمیں محمد بن المثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: قال: ثنا معاذ بن هشام: حدثني أبي ہمیں معاذ بن هشام (بن ابی عبد اللہ عن قتادة عن عبد الله بن الحارث: المستوائی) نے حدیث بیان کی (کہا): أن أبا حليمة _ معاذ _ كان يصلي مجھے میرے ابا (ہشام بن ابی عبد اللہ على النبي ﷺ في القنوت . المستوائی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ (بن دعامة) سے، انھوں نے [عن کے ساتھ] عبد اللہ بن الحارث سے: بے شک ابو حلیمہ معاذ (بن الحارث بن ارقم الانصاري القاري رضي الله عنه) نبی ﷺ پر قنوت میں درود پڑھتے تھے۔

کتاب مکمل ہوگئی۔

والحمد لله وحده وصلوته على سيدنا محمد وآله وسلم .

تحقیق اس کی سند ضعیف ہے۔

اسے حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (۵۰۲/۱۸-۵۰۳) میں اپنی سند کے ساتھ

اسماعیل بن اسحاق القاضی سے روایت کیا ہے۔

نیز دیکھئے حلیۃ الاولیاء (۲/۲۱) اور جلاء الافہام (ص ۳۶۳)

قائدہ رحمہ اللہ مشہور مدلس تھے، حافظ ابن حجر نے انھیں طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔ (طبقات المدلسین ۳/۹۲) اور یہ روایت عن سے ہے لہذا ضعیف ہے۔

✽ **فائدہ** ✽ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قنوت وتر کے تقریباً آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے تھے۔ دیکھئے صحیح ابن خزیمہ (۱۱۰۰، ملخصاً وسندہ صحیح)

ترجمہ ختم (۲۶/ ستمبر ۲۰۰۹ء)

بیت امیر محمد اخو حافظ شیر محمد، باجوڑی، بیاز، تحصیل ملکوت (کوہستان) ضلع دیر بالا

والحمد للہ رب العالمین

حافظ زبیر علی زئی

محدثین کرام نے ضعیف روایات کیوں بیان کیں؟

اگر کوئی کہے کہ امام اسماعیل بن اسحاق القاضی کی کتاب: فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں بہت سی ضعیف روایات ہیں لہذا سوال یہ ہے کہ محدثین کرام نے کتب صحیحہ کے علاوہ دوسری کتابوں میں ضعیف اور مردود روایات کیوں لکھی ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا: ”بل اکثر المحدثین فی الأعصار الماضیۃ من سنة مائتین وھلم جرأ إذا ساقوا الحدیث بإسناده اعتقدوا أنهم برؤا من عہدہ . واللہ أعلم“

بلکہ سن دو سو ہجری سے لے کر بعد کے گزشتہ زمانوں میں محدثین جب سند کے ساتھ حدیث بیان کر دیتے تو یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس کی مسئولیت سے بری ہو چکے ہیں۔ واللہ اعلم

(لسان المیزان ج ۳ ص ۷۵ ترجمہ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، دوسرا نسخہ ج ۳ ص ۳۵۳، اللالی المصنوعہ للسیوطی ج ۱ ص ۱۹، دوسرا نسخہ ص ۲۵، تذکرۃ الموضوعات للفتنی ص ۷)

حافظ ابن تیمیہ نے فرمایا: لیکن (ابونعیم الاصبہانی نے) روایات بیان کیں جیسا کہ اُن جیسے محدثین کسی خاص موضوع کے بارے میں تمام روایتیں بیان کر دیتے تھے تاکہ (لوگوں کو) علم ہو جائے۔ اگرچہ ان میں سے بعض کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی تھی۔ (منہاج السنہ ج ۴ ص ۱۵)

سخاوی نے کہا: اکثر محدثین خصوصاً طبرانی، ابونعیم اور ابن مندہ جب سند کے ساتھ حدیث بیان کرتے تو وہ یہ عقیدہ رکھتے یعنی سمجھتے تھے کہ وہ اس کی مسئولیت سے بری ہو چکے ہیں۔

(فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث ج ۱ ص ۲۵۴، الموضوع)

ان تحقیقات سے معلوم ہوا کہ صحیحین کے علاوہ کتب حدیث مثلاً الادب المفرد للبخاری اور مسند احمد وغیرہما میں ضعیف حدیثیں بھی ہیں، جنہیں سند کے ساتھ روایت کر کے محدثین کرام بری الذمہ ہو چکے ہیں۔ یہ روایات انھوں نے بطور حجت و استدلال نہیں بلکہ بطور معرفت و روایت بیان کر دی تھیں لہذا اصول حدیث اور اسماء الرجال کو مد نظر رکھنے کے بغیر صحیحین کے علاوہ دیگر کتب حدیث کی روایات سے استدلال یا حجت پکڑنا اور انھیں بطور جزم بیان کرنا جائز نہیں ہے۔ وما علینا إلا البلاغ

(۶/ دسمبر ۲۰۰۹ء)

إطراف الأحاديث والآيات

- آمين ١٩، ١٥
- آمين آمين آمين ١٨
- ابدؤا بالعبودية ١٠٤
- أتاني آت من ربي فقال ١٣
- أتاني جبريل فقال : رغم أنف امرئ ١٥
- أتاني جبريل ، قال : من صلّى عليك ٧
- أجل أتاني الآن آت ١
- أجل إنه أتاني ملك ٢
- أحسن يا عمر! حين تنحيت ٥
- أحسن يا عمر! حين وجدتنى ٤
- احضروا المنبر ١٩
- إذا دخلت المسجد فقولى : بسم الله ٨٢
- إذا صلّى أحدكم فليبدأ بتمجيد الله ١٠٦
- إذا صليتم عليّ فقولوا: اللهم صلّ على محمد ٥٩
- (إذا صليتم على النبي فأحسنوا الصلوة عليه) ☆ ٦١
- (إذا قدمتم فطوفوا بالبيت سبعة) ٨١
- (إذا مررتم بالمساجد فصلوا على النبي صلى الله عليه وسلم) ٨٠
- إذن يغفر لك ذنبك كله ١٤
- إذن يكفيك الله ١٣
-

☆ يدل ما بين القوسين على أن الحديث ليس بالمرفوع بل: موقوف أو مقطوع التابعي .

- أكثرُوا علي الصلوة يوم الجمعة ٢٩، ٢٨
- أكثرُوا علي من الصلوة يوم الجمعة ٤٠
- (اللهم اجعل صلواتك وبركاتك) ٦٢
- (اللهم بارك فيه وصلّ عليه) ٩٢
- (اللهم تقبل شفاعة محمد الكبرى) ٥٢
- (اللهم صلّ على محمد النبي الأمي) ٦٠
- (أن أبا حليمة معاذ كان يصلّي على ١٠٧
- إن أبخل الناس من ذكرت عنده فلم ٣٧
- (أن ابن عمر كان إذا قدم من سفر) ١٠١، ١٠٠
- إن الله حرّم على الأرض أن تأكل ٢٢
- ﴿إن الله وملائكته يصلون﴾ ٩٥، ٦٥
- إن البخيل الذي إذا ذكرت عنده لم يصلّ عليّ ٣٤
- إن البخيل لمن ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ ٣١
- إن البخيل من ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ ٣٥، ٣٣
- إن جبريل عرض لي فقال: بعد من ١٩
- (إن السنة في صلوة الجنازة) حديث مرفوع ٩٤
- إن شئت ١٣
- إن في الجنة مجلساً لم يعطه أحد قبل ٥١
- إن لله في الأرض ملائكة سياحين ٢١
- (أن ملكاً موكل يوم الجمعة) ٢٧
- إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة ٢٢
- إن الوسيلة درجة عند الله ٤٩
- (أنا لعمر الله أخبرك) ٩٣

- ٤٧ إنها أعلى درجة في الجنة
- ١٠٥ (أنه رآهم يستقبلون الإمام إذا خطب)
- ٧٦ (أما بعد فإن أناساً من الناس قد التمسوا الدنيا)
- ٩١ (أول تكبيرة من الصلوة على الجنازة)
- ٣٨ بحسب امرئ في البخل أن أذكر عنده فلا
- ٣٢ البخيل من ذكرت عنده فلم يصلّ علي
- ٢٤ (بلغني والله أعلم أن ملكاً موكل)
- ٨٨ (تبدأ فتكبر تكبيرة تفتح بالصلوة)
- ٨٦، ٨٥ (تقول : صلى الله وملائكته على محمد)
- ٦٥ تقولون : اللهم اجعل صلواتك وبركاتك
- ٧٣ تقولون : اللهم صلّ على آل محمد
- ٧١، ٦٦، ٥٨ تقولون : اللهم صلّ على محمد
- ١٤ الثلاثان أكثر
- ٨٩ (ثم تكبر فتركع)
- ٢٦، ٢٥ حياتي خير لكم
- ٩٩ (رأيت ابن عمر إذا قدم من سفر)
- ٩٨ (رأيت عبد الله بن عمر يقف)
- ١٦ رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم
- ٤٨ سلوا الله لي الوسيلة
- ١٤ الشطر
- ٤٥ صلّوا على أنبياء الله ورسله
- ٤٧، ٤٦ صلّوا عليّ فإن صلّاتكم عليّ زكاة لكم
- ٦٩ صلّوا عليّ وقولوا : اللهم بارك على محمد

- صلّوا في بيوتكم ولا تجعلوا بيوتكم مقابر ٣٠
- (صلوة الله عز وجل ثناء ه عليه) ٩٥
- (صلوة الله مغفرته) ٩٧
- (صلوة الله ورحمته) ٩٦
- صلّى الله عليك وعلى زوجك ٧٧
- عجل هذا ١٠٦
- قال لي جبريل : رغم أنف عبد ١٨
- قالوا: اللهم صلّ على محمد ٧٢
- قل : اللهم صلّ على محمد ٦٨
- (قولوا: اللهم اجعل صلاتك ورحمتك) ٦١
- قولوا: اللهم صلّ على عبدك ورسولك ٦٤
- قولوا: اللهم صلّ على محمد ٧٠، ٦٧، ٦٣، ٥٧، ٥٦
- (كان يدعو للصغير ويستغفر) ٧٨
- (كان يستحب للرجل إذا فرغ من تليته) ٧٩
- (كان يكبر على الصفا ثلاثاً) ٨٧
- (كانوا يستحبون) ٦٠
- كفى به شحاً أن يذكرني قوم فلا يصلون ٣٩
- (كنا بالخيف ومعنا عبد الله بن أبي عتبة) ٩٠
- (لا إله إلا الله وحده) ٨٧
- لا تأكل الأرض جسد من كلمه ٢٣
- لا تجعلوا قبوري عبداً ٢٠
- (لا تصلوا صلوة على أحد إلا على النبي صلى الله عليه وسلم) ٧٥
- ما جلس قوم مجلساً لم يذكروا الله ٥٤

- (ماقوم يقعدون ثم يقولون ولا يصلّون علي) ٥٥
- مالك ١٠
- (ما من دعوة لا يصلّي علي النبي صلى الله عليه وسلم قبلها) ٧٤
- ما من عبد يصلي علي إلا ٦
- (ما من فجر يطلع إلا وينزل) ١٠٢
- من ذكرت عنده فلم يصل علي خطي ٤٤، ٤٢
- من صلّي عليّ أو سأل لي الوسيلة ٥٠
- من صلّي عليّ صلّي الله عليه ٨
- من صلّي عليّ مرة واحدة كتب الله له ١١
- (من صلّي علي النبي صلى الله عليه وسلم كتب) ١٢
- من صلّي عليّ واحدة صلى الله عليه ٩، ٣
- من قال : اللهم صلّ علي محمد وأنزله المقعد المقرب ٥٣
- من نسي الصلوة علي خطي طريق الجنة ٤٣
- من ينسى الصلوة علي خطي طريق الجنة ٤٢، ٤١
- (النبي صلى الله عليه وسلم قد غفر الله له) ٧٨
- هذه سجدة سجدتها شكراً ١٠
- ﴿هو الذي يصلي عليكم وملائكة﴾ ٩٧
- (ورفعنا لك ذكرك) ١٠٤، ١٠٣
- الوسيلة أعلى درجة في الجنة ٤٦
- يا بنية إذا دخلت المسجد فقول: بسم الله ٨٤، ٨٣

فهرس الرواة

ابراهيم بن الحجاج ٢٢، ٢٣
ابراهيم بن حمزه ٣٠، ٣١، ٣٢
ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف ١٠
ابراهيم بن يزيد النخعي ٦٣، ٨٨
ابن ابي ليلى عبد الرحمن بن ابي ليلى
ابن ابي مريم سعيد بن الحكم بن ابي مريم
ابن ابي شح عبد الله بن ابي شح
ابن شريح وفاء بن شريح
ابن عون عبد الله بن عون
ابن الهاد يزيد بن عبد الله بن الهاد
ابو ابي طلحة الانصاري (?) ٣
ابو الاحوص سلام بن سليم
ابو اسحاق السبعي عمرو بن عبد الله الهمداني
ابو الاشعث الصنعاني ٢٢
ابو امامه بن سهل بن حنيف <small>رضي الله عنه</small> ٩٣
ابو بكر بن ابي اويس عبد الحميد بن ابي اويس
ابو بكر بن ابي شيبة ٤٦
ابو بكر الجشعي عيسى بن طهمان
ابو بلج يحيى بن سليم
ابو ثابت محمد بن عبيد الله بن محمد المدني
ابو جعفر الرازي ٩٥
ابو جره (واصل بن عبد الرحمن البصري) ٢٩، ٣٩

ابو حلیمہ	معاذ القاری
۷۰	ابو حمید الساعدی <small>رضی اللہ عنہ</small>
۳۷	ابو ذر الغفاری <small>رضی اللہ عنہ</small>
۶۷، ۶۶، ۵۵، ۴۹	ابو سعید الخدری <small>رضی اللہ عنہ</small>
کیسان	ابو سعید المقبری
ذکوان	ابو صالح
۳۱	ابو طلحہ <small>رضی اللہ عنہ</small>
۳	ابو طلحہ الانصاری (?)
۹۵	ابو العالیہ الریاحی
وضاح بن عبد اللہ	ابو عوانہ
سعید بن علاقہ	ابو فاختہ
عقبہ بن عمرو	ابو مسعود الانصاری <small>رضی اللہ عنہ</small>
۹۳	ابو مصعب الزہری (احمد بن ابی بکر)
زیاد بن کلیب	ابو معشر
۸۸	ابو موسیٰ الاشعری <small>رضی اللہ عنہ</small>
یحییٰ بن دینار	ابو ہاشم الواسطی
۹۳، ۵۴، ۴۶، ۴۵، ۱۸، ۱۶، ۱۱، ۹، ۸	ابو ہریرہ <small>رضی اللہ عنہ</small>
۱۴	ابی بن کعب <small>رضی اللہ عنہ</small>
۵۹	احمد بن عبد اللہ بن یونس
۳۳	احمد بن عیسیٰ
۳	اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ
۱۹	اسحاق بن کعب بن عجرہ
۱۰۱، ۶۶، ۴۹، ۳۶، ۳۵، ۳	اسحاق بن محمد الفروی
۴۱، ۳۱، ۱	اسماعیل بن ابی اویس

- اسماعيل بن جعفر ٣٩، ٣٦، ٣٥
- اسود بن قيس ٤٤
- اسود بن يزيد ٦١
- انس بن عياض ٥
- انس بن مالك رضي الله عنه ١٥، ٢١
- اوس بن اوس رضي الله عنه ٢٢
- ايوب السخثاني ١٠٠، ٤٨، ٤١، ٢٣
- باسم الصيرفي ٢٢
- بكر بن سواده المعافري ٥٣
- بكر بن عبد الله المزني ٢٦، ٢٥
- بشر بن المفضل ١٦، ١١
- ثابت بن اسلم البناني ٢١
- جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله عنه ٤٤
- جرير بن حازم ٣٠، ٣٨، ٢٣
- جرير بن عبد الحميد ٦٣
- جعفر بن ابراهيم بن محمد بن علي ٢٠
- جعفر بن برقان ٤٦
- جعفر بن محمد الصادق ٢٢، ٢١
- جوهر بن سعيد ٩٤، ٩٦
- ججاج بن المنهال ٤٤، ٣٤، ٢٦
- حذيفة بن اليمان رضي الله عنه ٨٨
- الحسن البصري ٦٥، ٣٠، ٣٨، ٢٩، ٢٨، ٢٣
- حسن بن حسن ٣٠
- الحسين بن علي رضي الله عنه ٣٦، ٣٥، ٣٢، ٣١، ٢٠

٤٦، ٢٢	حسين بن علي الجعفي
٢٤	حصين بن عبد الرحمن
٥٦	حكم بن عتيبة
٨٨	حماد بن ابي سليمان
١٠٠، ٨٦، ٤٨، ٤١، ٣٣، ٢٥	حماد بن زيد
٩٠، ٦٠، ٣٤، ٢٦، ٢	حماد بن سلمه
٥٥	حفص بن عمر
١٠٦	حيوه بن شريح
١٠٦	حميد بن هاني ابو هاني
٨٩	خالد بن الحارث
٦٩	خالد بن سلمه
١٠٢، ٩٥	خالد بن يزيد
٥٥	ذكوان ابو صالح
٩٥	ربيع بن انس
٣٤	رجل من اهل دمشق
١٢	رجل من بني اسد
٥٣	رويفع الانصاري رضي الله عنه
٢١	زاذان
١٠٥، ٥٩	زهير بن معاوية
٦٣	زياد بن كليب ابو معشر
٥٣	زياد بن نعيم الحضرمي
٥٣، ١٠	زيد بن الحباب
٦٩	زيد بن خارجة رضي الله عنه
	زيد بن عبد الله
	يزيد بن عبد الله بن الشخير

- زکریا بن ابی زائده ۸۱
- الزهری محمد بن مسلم
- زهیر بن معاویه الجعفی ۵۹
- السری بن یحییٰ ۶۵
- سعد بن ابراهیم ۱۰
- سعد بن اسحاق بن کعب ۱۹
- سعید بن ابی سعید المقبری ۹۳، ۱۶
- سعید بن ابی هلال ۱۰۲
- سعید بن ایاس البحریری ۶۰
- سعید بن الحکم بن ابی مریم ۱۹
- سعید بن ذی حدان ۸۵
- سعید بن زید ۴۶
- سعید بن سلام العطار ۱۴
- سعید بن علاقه ابوفاخته ۶۱
- سعید بن المسیب ۹۴، ۷۴
- سفیان بن سعید الثوری ۹۰، ۵۴، ۲۱، ۱۴
- سفیان بن عیینہ ۱۰۳، ۹۹، ۵۲، ۴۲، ۱۳
- سلام بن سلیم: ابوالاحوص ۵۸
- سلم بن سلیمان الضحی ۳۹، ۲۹
- سلمه بن وردان ۱۵، ۵، ۴
- سلیمان العبسی ۸۰
- سلیمان بن بلال ۴۱، ۳۶، ۳۲، ۳۱، ۱
- سلیمان بن حرب ۵۵، ۴۶، ۴۳، ۳۸، ۲۵، ۲۳، ۲
- ۱۰۰، ۹۰، ۸۵، ۷۸، ۷۴، ۷۱، ۶۵، ۶۰، ۵۶

٥٥	سليمان بن مهران الأعمش
٢	سليمان مولى الحسن بن علي
٣٠	سهيل بن أبي سهيل
٨٠	سيف بن عمر التميمي
٨٣	شريك القاضي
٨٥، ٥٦، ٥٥، ٦	شعبة بن الحجاج
	الشعمي
	عامر بن شراحيل
٤٣	شيخ من اهلي
٤٩	صالح بن محمد بن زائدة
٥٣	صالح مولى التوأمة
٥٠	صفوان بن سليم
٣٨	ضحاك بن مخلد
٩٤، ٩٦	ضحاك بن مزاحم
٥٢	طاووس
١٣	طفيل بن أبي بن كعب
٦٨	طلحة رضي الله عنه
	عازم
	محمد بن الفضل السدي أبو النعمان
٦	عاصم بن عبيد الله
٦١، ٥٥، ٦	عاصم بن علي
١٠٢	عائشة رضي الله عنها
٦	عامر بن ربيعة
٩١	عامر بن شراحيل الشعمي
٩٣، ٤٣	عبد الأعلى بن عبد الأعلى
٣٢، ٣١، ١	عبد الحميد بن أبي أويس: أبو بكر

- عبدالرحمن بن ابی لیلی ۵۸-۵۶
- عبدالرحمن بن اسحاق المدنی ۱۷، ۱۶، ۱۱
- عبدالرحمن بن بشر بن مسعود ۷۳-۷۱
- عبدالرحمن بن زیاد (?) ۷۵
- عبدالرحمن بن عبداللہ بن عتبہ المسعودی ۶۱
- عبدالرحمن بن عمرو ۱۲
- عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ۱۰، ۷
- عبدالرحمن بن محمد بن عبد القاری ۵۱
- عبدالرحمن بن واقد العطار ۲۷، ۱۲
- عبدالرحمن بن یزید بن تمیم (صح) ۲۲
- عبدالرحمن بن یزید بن جابر (!) ۲۲
- عبدالرحمن بن یعقوب ۱۱، ۹، ۸
- عبدالعزیز بن ابی حازم ۶۷، ۱۸، ۸
- عبدالعزیز بن محمد الدراوردی ۸۲، ۶۷، ۳۳، ۳۰، ۷
- عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ۹۰، ۷۰
- عبداللہ بن ابی طلحہ ۳، ۲
- عبداللہ بن ابی عتبہ ۹۰
- عبداللہ بن ابی نجیح ۱۰۳
- عبداللہ بن جعفر (?) ۵۱
- عبداللہ بن جعفر بن نجیح ۶۶، ۳۶
- عبداللہ بن الحارث ۱۰۷
- عبداللہ بن الحسن ۸۳-۸۲
- عبداللہ بن خباب ۶۷، ۶۶

٩٩، ٩٨	عبد اللہ بن دینار
٦٣	عبد اللہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ
٢١	عبد اللہ بن السائب
٥٢	عبد اللہ بن طاووس (صح)
٦	عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ
٥٤، ٥٢، ٢٨	عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
٤٩	عبد اللہ بن عبد اللہ الاموی
٤٥	عبد اللہ بن عبد الوہاب
٣٦-٣٢	عبد اللہ بن علی بن الحسین
١٠١، ١٠٠، ٩٩، ٩٨، ٩٢، ٦٢	عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
١٠١، ١	عبد اللہ بن عمر العمری الکبیر
٦٢، ٥٠	عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
٤٢	عبد اللہ بن عوف
١٠٢، ٥٣	عبد اللہ بن لہیعہ
١٠٢، ٨١	عبد اللہ بن المبارک
١٣	عبد اللہ بن محمد بن عقیل
٨٨، ٦١، ٢١	عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
٩٨، ٩٢، ٤٠، ٦٣، ١٥، ٣	عبد اللہ بن مسلمہ القعنسی
٣٣	عبد اللہ بن وہب
١٠٦	عبد اللہ بن یزید المقرئ
٤	عبد الواحد بن محمد
١	عبید اللہ بن عمر العمری المصغر
٤٩، ٦٩	عثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف
٦٨	عثمان بن مویہ

- عقبة بن عمرو أبو مسعود رضي الله عنه ٦٣، ٥٩
- عكرمة ٤٥
- العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب ١١، ٩، ٨
- عالمقة بن قيس النخعي أبو شبل ٨٨، ٨٦، ٨٥
- علي بن أبي طالب رضي الله عنه ٨٠، ٣٢، ٢٠
- علي بن حسين بن علي ٨٠، ٣٦، ٣٥، ٣٣-٣١، ٢٠
- علي بن عبد الله بن جعفر المديني ١٠٣، ٩٩، ٨٩، ٦٩، ٦٨، ٥٢، ٣٢، ٣٦، ٢٢، ١٣، ١٠
- عمارة بن غزيرة ٣٩، ٣٦-٣٢
- عمر بن الخطاب رضي الله عنه ٨٤، ٨١، ٥
- عمر بن عبد العزيز ٤٦
- عمر بن علي المقدي ٥٠
- عمر بن هارون البلخي ٣٥
- عمرو بن أبي عمرو ٣١، ٤
- عمرو بن الحارث ٣٣، ٣٢
- عمرو بن دينار ٣٣، ٣٢
- عمرو بن سليم الزرق ٤٠
- عمرو بن عبد الله، أبو اسحاق السبيعي ١٠٥، ٨٦، ٨٥
- عمرو بن مالك: أبو علي ١٠٦
- عمرو بن مرزوق ١٠٥
- عمرو بن مسافر ٤٣
- عوام بن حوشب ١٢
- عوف بن عبد الله ٦١، ٥١
- عوف بن مالك ٣٤
- عيسى بن طهمان أبو بكر الجشمي ٥٠

- عيسى بن مينا ٩
- غالب القطان ٢٥
- فاطمة بنت الحسين ٨٢-٨٣
- فاطمة رضي الله عنها بنت النبي ﷺ ٨٢-٨٣
- فضاله بن عبيد رضي الله عنه ١٠٦
- قاسم بن محمد بن أبي بكر ٤٩
- قزادة بن دعامة ١٠٤، ١٠٥
- قيس بن الربيع ٨٣
- قيس بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة ١٠
- كثير أبو الفضل ٢٦
- كثير بن زيد ١٨
- كعب؟ ٣٤، ٣٦
- كعب الأحبار ١٠٢
- كعب بن عجرة رضي الله عنه ٥٨-٥٦، ١٩
- كيسان أبو سعيد المقبري ٩٣
- ليث بن أبي سليم ٨٢، ٣٤، ٣٦
- مالك بن انس المدني ٩٨، ٩٣، ٤٠، ٦٣
- مالك بن اوس بن الحارث ٥
- مبارك بن فضاله ٢٨
- محمد بن ابراهيم بن الحارث ٥٩
- محمد بن أبي بكر المقدمي ١٠٦، ٩٤، ٥١، ٥٠، ٣٨، ٣٤، ٣٥، ١٤
- محمد بن اسحاق (الصافاني) ١٩
- محمد بن اسحاق بن يسار ٥٩

۶۸	محمد بن بشر
۴۵	محمد بن ثابت
۱۰۴	محمد بن ثور
۹	محمد بن جعفر
۹۷، ۹۶	محمد بن سواء
۷۸، ۷۳، ۷۱	محمد بن سیرین
۶۳	محمد بن عبداللہ بن زید
۵۹	محمد بن عبداللہ بن یزید
۱۰۴	محمد بن عبید
۱۸، ۸	محمد بن عبید اللہ بن محمد: ابو ثابت
۴۴، ۴۱	محمد بن علی بن الحسین الباقر
۴۸	محمد بن عمرو بن عطاء
۸۷، ۸۱، ۴۳، ۴۰	محمد بن الفضل السدوسی: عارم
۹۰، ۵۴	محمد بن کثیر؟ (العبدی البصری)
۱۰۷، ۹۴	محمد بن المثنی
۹۴	محمد بن مسلم الزہری
۱۹	محمد بن ہلال
۱۰۳	مجاہد بن جبر
۶۸	مجمع بن یحییٰ
۵۱	محمود
۶۴	محمود بن خدّاش
۶۹	مروان بن معاویہ الفزّاری
۷۲، ۵۸، ۵۷، ۴۱، ۲۶، ۱۱	مسدد

المسعودی	عبدالرحمن بن عبداللہ بن عتبہ
مسلم بن ابراہیم القراہیدی الازدی	۸۸، ۲۸
معاذ بن اسد	۱۰۲
معاذ بن الحارث ابو حلیمہ القاری <small>رضی اللہ عنہ</small>	۱۰۷
معاذ بن ہشام	۱۰۷
معبد بن ہلال العنزى	۳۷
معتمر بن سلیمان	۸۶، ۴۷
معمر بن راشد	۱۰۴، ۹۴، ۵۲
مغیرہ بن مقسم	۶۴
المقدی	محمد بن ابی بکر
منصور بن المعتمر بن سلیمان	۸۶
منیع المکی	۱۳
موسیٰ بن طلحہ	۶۹، ۶۸
موسیٰ بن عبیدہ	۴۸، ۴۵، ۱۰
موسیٰ بن وردان	۴۹
نافع بن عبدالرحمن بن ابی نعیم القاری	۹۲
نافع مولیٰ ابن عمر	۱۰۱، ۱۰۰، ۹۲، ۸۷
نیج العنزى	۷۷
نبیہ بن دھب	۱۰۲
نصر بن علی الجہضمی	۹۶، ۹۵، ۷۳
نعیم بن عبداللہ الحمر	۶۳
وضاح بن عبداللہ: ابو عوانہ	۷۷
وفاء بن شریح	۵۳

- ۱۸ ولید بن رباح
- ۸۱ وہب بن الاعدع
- ۴۴، ۲۴ وھیب بن خالد
- ۸۷ ہدبہ بن خالد
- ۱۰۷، ۸۹، ۸۸ ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی
- ۷۳ ہشام بن حسان
- ۶۲، ۵۷، ۲۷، ۱۲ ہشیم
- ۸۷ ہمام بن یحییٰ
- ۹۱ یحییٰ بن دینار: ابو ہاشم الواسطی
- ۲۱ یحییٰ بن سعید القطان
- ۶۲ یحییٰ بن سلیم: ابو بلج
- ۸۴، ۸۲، ۸۰، ۶۲، ۵۳، ۳۶، ۳۲، ۷ یحییٰ بن عبدالحمید الحمافی
- ۲۷ یزید بن ابان الرقاشی
- ۵۸، ۵۷ یزید بن ابی زیاد
- ۸۶ یزید بن ذی حدان
- ۷۲، ۱۷ یزید بن زریج
- ۶۰ یزید بن عبداللہ بن الشخیر
- ۶۷، ۶۶ یزید بن عبداللہ بن الہاد
- ۷۹، ۵ یعقوب بن حمید بن کاسب
- ۱۳ یعقوب بن زید بن طلحہ
- ۶۲ یونس مولیٰ بنی ہاشم

فضائل
دُرود و سلام
فصل اول در فضیلت دُرود و سلام

